

# بد مذہبوں کی گستاخیاں

بد مذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور  
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں کے شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ،  
شان صحابہ اور شان اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے  
(بد مذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:

مولانا محمد طفیل ضوی

مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بچم اللہ مسجد کھارادر۔ کراچی



# بد مذہبوں کی گستاخیاں

بد مذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور  
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں کے شان باری تعالیٰ شانہ رسالت ﷺ،  
شان صحابہ اور شان اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے  
(بد مذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)



مؤلف:

مولانا محمد طفیل ضوی



مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بزمِ اللہ مسجد کھارادر کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بدمذہبوں کی گستاخیاں
نام مصنف	:	محمد طفیل رضوی
بار اول	:	1100
صفحات	:	192
سن اشاعت	:	2013ء
قیمت	:	250
ناشر	:	مکتبہ فیضانِ مشاق، کھارادر، کراچی

پاکستان بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں۔



نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں

کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا تو انگریزوں نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دانشمندوں، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرا نہیں جو

روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان میں یہ جذبہ ختم نہ کیا جائے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات کو خریداجائے اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جائیں جس میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر بحث ہو کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہئے۔

شیخ نجدی وہابیوں کے پیشوا شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے کتاب التوحید اور اوضح البراہین وغیرہ نامی کتابیں لکھ کر دنیائے عرب میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ واریت کا بیج بوچکا تھا۔ اس فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کے لئے انگریزوں کو ایک شخص کی تلاش تھی۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام ”اسماعیل دہلوی“ تھا، آگیا اور اس سے ایک کتاب لکھوائی گئی، جس کا نام اس نے ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی، لیکن حقیقت میں ”تقویۃ الایمان“ یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

پھر عجم میں مولوی اسماعیل دہلوی نے ”تقویۃ الایمان“ نامی کتاب لکھ کر پورے عجم خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کی۔ انگریزوں نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ انگریزوں کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں، نفرتیں پیدا ہوں، ایک دوسرے کو مشرک اور بدعتی کہیں اور اس طرح امت مسلمہ کا



شیرازہ بکھر جائے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے خوشہ چین حضرات نے اس ناپاک مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کئی کتابیں لکھیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے ان گستاخوں، بے ادبوں اور شریکوں کی کتابوں کا اصل ٹائٹل اور اصل صفحہ پیش کیا ہے تاکہ امت مسلمہ پر واضح ہو جائے کہ ان لوگوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا حلوے ماٹھے کا نہیں بلکہ اختلافات کی بنیاد اکابرین دیوبند، اکابرین اہلحدیث اور نجدی پیشواؤں کی شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ اور شان اولیاء میں گستاخیاں اور بے ادبیاں ہیں مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی، اہلحدیث، وہابی اور سعودی نجدی ان گستاخ مولویوں کو اپنا امام، پیشوا، اکابر اور رہنما تسلیم کرتے ہوئے ان گستاخوں کی شان میں قصائد پڑھتے ہیں۔

جن جن فرقے کے مولویوں کی گستاخیاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں۔ یہ سب مولوی موجودہ فرقوں کے رہنما اور ان کی پہچان بنے ہوئے ہیں لہذا مانتا پڑے گا کہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام ہی لوگ ان گستاخوں اور بے ادبوں کی گستاخیوں پر راضی ہیں۔ یاد رکھئے جو شخص کسی کے فقر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔

لہذا اس کتاب کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں اور غور کریں کہ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا کوئی سچا مسلمان اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور اسلامی عقائد کے متعلق ایسی باتیں لکھ سکتا ہے؟

ہماری یہ کتاب ہمارے ان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دیتی ہے جو اکثر و بیشتر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، بد مذہب بھی مسلمان ہیں۔ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات و خیرات کرتے ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں پھر بھی آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان کو برا کہتے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور ذرا سوچیں کہ جن کے عقائد و نظریات ایسے گستاخانہ ہوں، کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی تعریف کی جاسکتی ہے؟

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھ کر اس امت میں فتنہ برپا کیا ہے۔ ان لوگوں نے امت میں نفرتوں کا بیج بویا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد امت کی اصلاح نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں گمراہیت کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کتاب کو تیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات تحریر ہیں، یہ تمام کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین



(حصہ اول)

اکابرِ دیوبند اور دیوبندی

مولویوں کی گستاخیاں

اور بے ادبیاں

انہیں کی کتابوں سے



## کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں اور بے ادبیاں

دہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں کی ہیں۔

- 1= غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں (تقویۃ الایمان، ص 8)
- 2= ہر مخلوق بڑا ہویا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص 16)
- 3= اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان، ص 35)
- 4= جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص 47)
- 5= اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیرو شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں (تقویۃ الایمان، ص 68)
- 6= سرور کونین ﷺ کی طرف یہ جملہ منسوب کر کے لکھا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، ص 69)
- 7= جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان، ص 72)

محترم بھائیو! سرکارِ دو عالم ﷺ کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب کبریٰ ﷺ کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچتا تو درکنار خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لئے برتتے ہیں۔ اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔ دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی اسماعیل دہلوی کو شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی گستاخانہ کتابوں تقویۃ الایمان اور صراطِ مستقیم کی تعریف کرتے ہوئے اسے دعا دی۔ جبکہ دوسری جانب غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۃ الہدایت میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے مولوی اسماعیل دہلوی کو اپنے اسلاف میں شمار کیا اور اس کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کو لا جواب کتاب قرار دیا۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسماعیل دہلوی دونوں فرقوں دیوبندی اور اہلحدیث کا پیشوا ہے۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں (معاذ اللہ)

فتویٰ الایمان

۸

مَسْئَلَةُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

قیادت شیخ حافظ حمید اللہ متافنیل سکرٹری المدینہ

کامفرنس دہلی



بسم اللہ

مفتی فضل جمیل صاحب

جمع کتبائے یوسف گدگد علی قلمینا

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ سَيَقُولُ كَوْنْ بِلَدِّ قُلْ قَاتِي تَحْجُزُونَ هَمْز جَمْعُ كَبَرٍ  
کون ہے وہ شخص کہ اس کے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہہ دیجئے کہ اللہ ہے کہ پھر یہاں سے خلی ہو جاتے ہوتے یعنی جب کافر نے وہی پوچھئے کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہ ہو سکے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا محض غلط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بت کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور غیث ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا بھی ان کا کفر و شرک تھا جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے سو سمجھنا چاہئے کہ شرک مبنی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اصل کے مقابل بدلنے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کی چھرائی ہیں وہ چیزیں اور کچھ واسطے کرنی چھوئے بعدہ کرنا اور اس کے نام کا ہونا کرنا اور اس کی منت ماننی اور شکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سوان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی ہو جو اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھے اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بہت و پنی میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کر گیا وہ شرک ہو جائیگا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیروں و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے بیست بوجھواؤں پر غصہ کیا

مشرکین کا تصور: مشرکین کا تصور یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ لات و منات وغیرہ ایسے عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی، میں تم پر یہ حمایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو۔ میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ شرک اور کفر ہے، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطاے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کی مقرب ترین حتیٰ کہ حضور ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور عطاے ذاتی کے قائل نہیں اس کے باوجود اسماعیل دہلوی کا مسلمانوں کے عقیدے کو مشرکین کے کفر و شرک کے برابر لکھنا، اسماعیل دہلوی کی گمراہیت کی واضح دلیل ہے۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ  
ہر مخلوق بڑا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے

۱۶

تقویۃ الایمان

اور ان کو شرک کی آفت سے بچا دے آمین قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَادَّ قَالَ  
لَقَدْ لَبِثْتُ لَابْنِي وَهُوَ يَعْطِيهِ يَنْبِيَّ لَا تُشْرِكْ يَا اللَّهُ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ  
ترجمہ: اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ لقمن میں جب کہا لقمان نے اپنے  
بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اسکو بے بیٹے میرے مت شرک بتا اللہ کا شریک  
شرک بتانا بڑی بے انصافی ہے یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقل  
دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور  
کسی کو کپڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے  
کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک ہمارے سر پر  
رکھ دیتے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے  
کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چارے سے بھی زیادہ ذلیل  
ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے  
کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہ معلوم ہوتا  
ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی  
میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ  
سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا  
أَكْرَمْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ سُلَاطِنٍ إِلَّا كُنَّا فِي آيَاتِنَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
فَاعْبُدْ وَنَ ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ انبیاء میں اور نہیں سمجھا ہے  
تجھے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو ہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی ملے  
کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی تجھے پیغمبر آئے  
سو وہ انکی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوائے  
کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب  
شرعوں میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اس کے سوائے اور سب راہیں غلط  
ہیں وَأَخْرَجَ مُوسَىٰ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَسَمًا خِصَّةً اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ

مَا سَأَلَ لِقَاءَ رَبِّهِ إِلَّا يَسْأَلُهُ

قائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فاضل سکرٹری الہمدیہ

کافر نس دہلی



ماہنامہ قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع کتبائے عربیہ و اسلامیہ

☆ اسماعیل دہلوی نے ہر مخلوق کو بڑا یا چھوٹا چھارے سے زیادہ ذلیل لکھا جبکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو عزت والا فرمایا۔

القرآن: والله العزة والرسوله وللمؤمنين ولكن المتفقيين لا يعلمون

ترجمہ: اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے

تقریر الایمان

۳۵

ہے اسکو کان رکھ کر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ دنیا دار و دنیا کی شفاعت پرست ہوں ہو ہیں اور اس کے معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہو جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لے تو ایک تو یہ صورت ہو کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکی آئین کے موافق اسکو سزا پہنچتی ہو مگر اس امیر سے دب کر اس کی سفارش مان لیتا ہو اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت کا بڑا رکن ہو اور اسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہو سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہ اپنی غصہ کو تمام لینا اور ایک چور سے درگزر کر جانا بہتر ہو اس سے کچھ بڑے امیر کو ناخوش کر دیکھے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاویں اور سلطنت کی رونق گھٹ جائے اسکو شفاعت و حاجت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجہت کے سبب اسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفعہ سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہو اور بڑا جاہل کہ اسنے خدا کے سنے کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہو کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں

نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کرے کہ اس کے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہوجاتی ہے کسی کیواسے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور جو سب لوگ اپنے اور بچے اور آدمی اور جن بھی سب ملکر جبرئیل اور غیبی سے ہوجاویں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سب کچھ رونق بڑھ جائے گی اور جو سب شیطان



☆ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت اس آیت قرآنی کے خلاف ہے:

القرآن: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین ۝ (سورۃ احزاب، آیت 40 پارہ 22)

ترجمہ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

☆ جب آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی پھر یہ لکھنا کہ اللہ تعالیٰ کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے، آیت قرآنی کے خلاف ہے



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ  
جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقوۃ الامان

۴۷

ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں پھر اس طرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں وہاں نہ اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سوسب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص ہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص کہ اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال و سوس اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہو کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہو دے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلے اور کسی کا حکم اس کے مقابل میں برگزیدہ ملینے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اس کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اس کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے شہر لائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے سو اسے اللہ کے نزدیک پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا محدث و قطب کی یا مولوی و مشائخ کی یا باب دادوں کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور اسے حدیث کے مقابل میں پرستادہ کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو بوجہ کہ شرع انہیں کا حکم ہے انکا جو بھی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی کو سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا



☆ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت قرآن و حدیث کے خلاف ہے:

القرآن: انا اعطینک الکولہ ترجمہ: اے محبوب ﷺ ایک ہم نے ساری کثرت جہیں عطا فرمائی (سورہ کوثر، آیت 1، پار 30)

حدیث شریف: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا

والی اعطیت مفاتیح الخزان الارض او مفاتیح الارض ترجمہ: بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنیاں عطا کی گئیں یا زمین کی کنیاں

(بخاری شریف، کتاب الجواز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)



## وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ انبیاء کرام ہمارے بڑے بھائی ہیں

۶۸

تفویذ الایمان

شرک کرتے ہوں وہاں اللہ کے نام کا بھی جانور نہ لیرا ہے اور کسی طرح انہیں نہ شریک ہونہ  
ابھی نیت سے نہ نری نیت سے کہ کشتہ مشابہت کرنی خود نری بات ہے۔ انہوں نے ہر ایک  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفْسِهِ  
مِنْ الْمُنَاجِيرِ بَيْنَ وَالْأَنْصَارِ رَاجِعًا بَعْدَ أَنْ تَجِدَ لَهُ فَيَقَالَ أَصْحَابُيَا رَسُولَ اللَّهِ  
اللَّهُ يَجِدُ لَكَ الْبَهَائِمَ وَالْمَنْجَرِ مَنْجَرًا أَحَقَّ أَنْ تَجِدَ لَكَ فَقَالَ أَجِدُ  
مِنْكُمْ وَأَكْرَهُهُمُ أَحَقَّكُمْ سَرَّجَةً مَشْكُورَةً كَبَابِ عَشْرَةِ النَّسَارِ مِنْ كَلْبَانِ  
الامام احمد نے ذکر کیا کہ نبی کی عادت تھی کہ نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
جسے کہ آیا ایک اونٹ بھرا سے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سوا ان کے اصحاب کہنے لگے  
اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت سو ہم کو نہ سجدہ کرنا چاہیے کہ تمکو سجدہ کریں  
سو فرمایا بندگی کرو اپنے رب کی اور تعلیم کرو اپنے بھائی کی یعنی انسان آپس میں سب  
بھائی ہیں جو بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سوا کسی بڑے بھائی کی سی تعلیم کیجئے اور ہر ایک  
جسکا اللہ کی بندگی اسکو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہو گا ولید اور انبیاء و امام زادہ  
پر شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندہ  
ما جزا ویر ما ہے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہر ایک کی فرمائش  
کا حکم ہے ہم کئے چھوٹے ہیں سو انکی تعلیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور  
یہ بھی معلوم ہو گا کہ بعض بزرگوں کو بعض درخت اور بعض جانور کہتے ہیں چنانچہ بعض  
درگاہوں پر شیر یا منر ہوتے ہیں اور بعض پر باغی اور بعض پر بھیڑیے مگر آدمی کو انکی  
کچھ سند نہ پڑنی چاہیے بلکہ آدمی وہی ہی تعلیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع کیا  
ماجز ہوتا قبر و نہر ہی وہ بتا شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی  
شیر یا منر نہ بننا چاہیے تو اسکی سند نہ پڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنا  
چاہیے اخبرنا عن ابي عبد الله عن قيس بن سعد قال اتيته الحيرة فخر ايتهم  
سعد وبن لمر بن ابراهيم فقلت لمر بن سعد ان الله صلى الله عليه وسلم احب  
ان يبعث لى ما تيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت انى اتيته

مَا سَأَلَ لَقِيَهُ إِلَّا كَابَا لِلَّهِ

مفتی اش شیخ حافظ حمید اللہ متافائل سکرٹری المحدث

کافر نس دہلی



فاصلی فاضل جمیل صاحب کے

مطبع کتبائیل بدنگہ علی قلی

مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ عقیدہ اسلامی عقیدے کے خلاف ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضور ﷺ کی مثل جب کوئی نہیں تو وہ ہمارے بڑے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں۔

حدیث شریف: قال لست کا حد منکم..... آپ ﷺ نے فرمایا، میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔

(بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1961، ص 315، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

حدیث شریف: لکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں..... لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں

(مسلم، جلد اول، کتاب صلوٰۃ، المسافرین و قصرہا، حدیث 1612، ص 571، مطبوعہ شہیر برادرز لاہور)



49

مطبع کتب اسلامیکہ دہلی

-4-



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر نبی امت کا اسی طرح سردار ہے جس طرح قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ہوتے ہیں

۷۲

نقوۃ الایمان

بھی اختصار ہی کرو اور اس میں ان میں منحور و گہرے کی طرح مت دوڑو کہ کہیں تندر  
کی جناب میں سجاد بنی ہو جائے آپ سنا چاہیے کہ سوار کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک  
تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر میں  
بادشاہ سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے ان معنوں کے لئے سوائے کوئی مترادف نہیں  
دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کی حکم دہاں  
اُس کے اور اس کی زبان اور اس کو پوچھ جیسا سر قوم کا چودھری اور گاؤں کے زمیندار  
سوان معنوں کے ہر سنی پرانی امت کا سرداری اور سر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور  
ہر مہمہ اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنی مرید و تلمیذ کا اور ہر عالم اپنے شاگرد و تلمیذ کے  
لوگ اول حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں ورنہ اپنے چوٹوں کو سبک دیتے ہیں سو سیدنا  
سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ بڑا ہے  
اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سے کئے میں ان کے  
محتاج ہیں ان معنوں کو انکو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ضروریوں  
جانشین ہیں اور ان پہلے معنوں سے ایک چوتھی کا بھی سردار انکو نہ دینے کیونکہ وہ  
اپنی طرف سے ایک چوتھی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے اخراج الیغاری عن عائشہ  
اَنتِ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَعْرِفُنَا نَصْرُوْنَا فَلَمَّا اُتِیَ سُوْدَانَ لَیْلَۃً عَلَیْہِ رَکْبٌ مِنْ رُحَلَاءِ  
قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا یَدْخُلُ فَعَرَفَتْ فِی وَجْہِ الْکَرَامِیَّةِ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ  
اللّٰہِ اَتَاكَ اِلٰی اللّٰہِ عَلٰی رَسُوْلٍہِ مَا ذَا الَّذِیْ نَبِیْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَا نَالَ هٰذَا الْکَرَمَ قَالَتْ قُلْتُ اَسْتَرْسِیْ لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْہَا  
تَوَسَّطَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِنْ اَصْحَابَ هٰذِہِ الْقَصْرِ  
یَعْدُوْنَ یَوْمَ الْقِیَۃِ وَیَقَالُ لَہُمْ اَحْضُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ  
لِلْقَوْمِ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ شَرَحَ مَشْکُوۃَ الْبَابِ لَمَّا دَرَسَ لَکِی سَمَہُ کَرْنِی  
سے ذکر کیا کہ نبی کے نفس کیا کہ نبیوں نے خیرہ ایک غار پر کہ اس میں تصویریں تھیں  
ہم نے اس کو دیکھا پھر اسے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ نے اسے سوچا ہی بنا

مَا سَأَلَ لَقِيَهُ رَبُّكَ

جسبائش شیخ حافظ حمید اللہ متافاضل سکرٹری الملحد

کافر نس دہلی



باسمہ

قاضی فضل جمیل علیہ السلام کے

مطبع کتبائیل پورہ کتبائیل



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتب ”صراط مستقیم“ اور ”تقویۃ الایمان“ کی تعریف کی اور مولوی کو دعادی

تہذیبیہ  
۲۶۵  
کتاب  
(۲) جب کسی زمین غیر وقف میں میت کے انخواب پر سیدہ ہوا تو اس پر زراعت و نسلا اس پر زراعت  
کے ہیں۔ زراعت کا لگا تا پلٹنا پھر ناسب درست ہوا اور زمین کا کھرو تا بھی درست ہوا۔ التباس  
کی کلا حد میں نہیں۔ شوزمین میں جلد مردہ ہو سیدہ ہوا تاکہ۔ غیر شوزمین میں بدیر فطرت اللہ تعالیٰ اعلم  
کتبہ لاہور رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔  
رشید احمد

## مسائل مشورہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مرکز  
سوال ۱۔ انجمن حمایت الاسلام کا مذہب کیا ہے اور اس انجمن نے جو کتابیں اردو میں دیہیات  
کی تالیف فرمائی ہیں کون کون کا پرچا نامہ سفید ہو گیا نہیں۔

جواب ۱۔ انجمن حمایت الاسلام کا مذہب الہی سنت و الجماعت ہے اور ان کی کتابیں  
دیہیات کی ایسی ہیں جو گمراہی کے تمام کمال دکھائیں ہیں ان کے پرچا نامے سے بھروسہ کرنا فساد و فتنہ  
ہو گا فطرت اللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان و صراط مستقیم  
سوال ۲۔ کتاب تقویۃ الایمان و الصلاح الحق و صراط مستقیم تینوں کتب کس کی تعریف سے  
ہیں اور کتب جہنم اللہ اللہ کس کی تعریف سے ہے یعنی اس کے مؤلف کون ہیں۔

جواب ۱۔ جہنم اللہ اللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور  
صراط مستقیم و تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ایضاً الحق  
بد مذہبوں کی تالیف ہے کس کی تالیف باقی ان تینوں کتابوں سے ہیں واقف ہوں اور اس  
غلامان سے مستفید اور ان کے عقائد و خیالات پر لڑا مطاع و سوم مروجہ کو جناب مولانا محمد اسماعیل  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر امتیاز فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے مجلس  
مولانا اور اس میں قیام وغیرہ کی نسبت بار بار لکھا گیا ہے دوبارہ کہنے کی ضرورت نہیں۔  
فطرت اللہ تعالیٰ اعلم۔

کامل  
فتاویٰ رشیدیہ  
محبوب بطرز جدید  
از افادات مبارکہ  
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی  
ناشرانہ  
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و کتاب  
اردو بازار کراچی

☆ اس سے پہلے چلا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اکابر دیوبند بھی تائید کر رہے ہیں



## ہمارے اسلاف لکھ کر غیر مقلدین الہدیت نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں

عبدالرشید عراقی

ہمارے اسلاف

شاہ محمد اسماعیل شہید دہلویؒ

۱۱۹۳ھ - ۱۲۴۶ھ

کے وعظ توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں ہوتے تھے۔ آپ سامعین کو غیر شرعی امور سے باز رہنے اور توحید و تقویٰ کے سیدھے ہدایت پر گامزن ہونے کی نصیحت فرماتے۔ ان کی فصاحت و بلاغت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:

میری تقریر اسماعیل نے لے لی۔ تحریر رشید الدین نے اور

تقویٰ اسحاق نے۔ (تواریخ ص ۱۳۲)

دہلی میں توحید کی تبلیغ کے دوران ہی پنجاب سے مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم و ستم کی خبریں آنے لگیں۔ اس زمانے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے توہندوستان کے متعلق دارالحرب کا تقویٰ دیا۔ لیکن اس دارالحرب کو دارالسلام بنانے کی کوشش کرنے والے حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے نہ صرف جہاد شروع کیا۔ جس کے دور رس نتائج نکلے۔

اعتراف عظمت

شاہ محمد اسماعیل شہید فرزند توحید تھے۔ ایک جہد عالم دینی مقلد قاطع بدعت بلند پایہ مبلغ اور عظیم مجتہد تھے۔ وہ غیر معمولی عظمت کے مالک ذہین و فطین اور صاحب بصیرت تھے۔ دین اسلام سے انتہا کی محبت رکھنے والے متقی و پرہیزگار و زہد و ورع کے پیکر شجاعت میں بے مثال اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ در ریاضت و رسائی

فکر یگانہ روزگار و مشارالہ علما کی بار بود

یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور مولانا شاہ ولی اللہ کے پوتے

دیانت اور فہم و فکر میں یگانہ روزگار تھے۔ حلقہ علمائے کبار میں مشار

الیہ تھے۔ (تذکرہ علمائے ہند ص ۱۷۹)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید

دہلوی کی شخصیت کا درجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

یعنی اس خاندان ولی اللہی دہلوی کا ہر فرد علم و عمل و فہم

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا شمار

"ائمہ دین اور بلند پایہ محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسماعیل ۱۱۹۳ھ

۱۲۴۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں ان کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن

مجید سے ہوا۔ اور دو سال میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد

صرف و محاورہ و فقہ و متقول کی کتابیں اپنے والد محترم شاہ عبدالغنی سے پڑھیں۔

۱۲۲۷ھ میں ان کے والد محترم نے وفات پائی۔ تو ان کی تعلیم و تربیت ان کے

تایا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم

اسلامیہ کی تحصیل اپنے تایا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ محمد اسماعیل کو مافکہ کی غیر معمولی نعت سے

نوازا تھا۔ آپ نہایت ذہین و فطین تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں

مرحوم فرماتے ہیں کہ:

مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی علوم متقول و منقول میں اس درجہ

ماہر تھے کہ انہیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد ذہن سے نکل جاتی۔

علوم قرآن و حدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے اور فقہ و متقول میں

انہیں پوری مشق حاصل تھی۔ (اتحاف المصلا ص ۴۷)

سرسید احمد خاں نے بھی آپ کی ذہانت اور فطانت کا اعتراف کیا ہے

وہ لکھتے ہیں کہ:

شاہ محمد اسماعیل کی ذہانت کی وہم تمام شہر میں تھی۔

(آثار اللہ ص ۹۹)

حضرت شاہ محمد اسماعیل دہلوی علوم اسلامی کی تحصیل کے ساتھ ساتھ

جسمانی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوئے۔ آپ نے تیر اندازی اور تیراکی

میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت سید احمد

شہید رائے بریلوی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ ۱۲۳۷ھ

میں حضرت شاہ محمد اسماعیل نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ حرمین شریفین

کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت سے شرف ہوئے۔

مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی بہت بڑے خطیب بھی تھے۔ ان کی ذہانت کا

شہرہ پوری دہلی میں تھا۔ آپ جامع مسجد اہلی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ



## اسمعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتاب ”تقویۃ الایمان“ کو لا جواب کتاب قرار دیا

پاکستانی عوام

خادم الحرمين الشريفين الملك  
عبدالله بن عبدالعزيز آل سعود

کو ان کی صحت یابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک  
باد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کی درازی  
عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ زلزلہ زدہ علاقوں کی بحالی  
کا معاملہ ہو یا سیلاب سے متاثرہ عوام کی خدمت  
سعودی عرب کا کردار ہمیشہ منفرد اور محبتوں کا آئینہ  
دار رہا ہے۔

خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن عبدالعزيز  
آل سعود کا پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہوئے  
پاکستانی افرادی قوت کی درآمدی پالیسی کی وجہ سے  
پاکستان کے سالانہ زرمبادلہ میں بے پناہ اضافہ آج و  
عمرہ کے زائرین کے لیے آپ کی خدمات قابل  
ستائش اور سعودی عرب اور پاکستان کے دیرینہ مراسم  
اور لازوال برادرانہ تعلقات کی عظیم مثال ہیں۔

اہل پاکستان دعا گو ہیں کہ

خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن

عبدالعزیز آل سعود

ہر دل عزیز شفیق شخصیت تمام اسلامی دنیا کے لیے  
امن اور خوشحالی کا محور بنی رہے۔

زور تقریر فصاحت تحریر اور عقائد و ایمان اور مراتب و  
ولایت میں یگانہ روزگار فرید و ہر اور وحید عصر تھا۔ ان کی اولاد کی  
اولاد بھی انہی درجات بلند پر فائز تھے۔ یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔  
(اتحاد العلماء ص ۴۳۰)  
حضرت شاہ محمد اسمعیل جس بلند و مرتبہ مقام اور مرتبہ کے شخص تھے۔  
اور کوئی شخص ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔  
علامہ اقبال کا فرمان ہے۔

ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسمعیل  
کی ذات تھی۔ (رسپنس آف شاہ اسمعیل شہید ص ۴۴)  
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی حضرت شاہ محمد اسمعیل شہید  
دہلوی کی ساعی جیلہ کے محرف تھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔  
الحمد لله الذي وهب لي على الكبر اسمعيل واسحاق  
(الحیات بعد الممات ص ۱۰۸)

تصانیف

رد الاشرار (عربی)۔ تقویۃ الایمان (اردو)۔ صراط مستقیم (فارسی)  
منصب امامت (فارسی)۔ توبہ الغنیم فی اثبات رفع الیدین (عرب)۔  
طبقات (عربی)۔ اصول فقہ (عربی)۔ ایضاح الحق الصریح فی احکام امامت  
والصریح (فارسی)  
تقویۃ الایمان

اثبات توحید اور تردید شرک میں لا جواب کتاب ہے۔ اس کتاب کی  
مقبولیت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بقول مولانا رشید احمد گنگوہی۔ اس (تقویۃ  
الایمان) سے بہت نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمعیل کی حیات ہی میں دو  
ذرائع لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو نفع ہوا۔ اس کا تو  
اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

(امیر الروایات مطبوعہ در مجموعہ حکایات اولیاء ص ۹۲۔ طبع لاہور)

وفات

حضرت شاہ محمد اسمعیل نے ۲۳ / ذی قعدہ ۱۲۳۲ھ مطابق ۵ / مئی  
۱۸۳۱ء کو حضرت سید احمد شہید رائے بریلی کے ہمراہ بمقام بالا کوٹ  
شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا لله والیہ راجعون۔  
بنا کر دے خوش رہے نجاک و خون لعلیدین  
فدا رحمت کنند این عاشقان پاک طینت را

صحیفہ

☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اہم حدیث فرقتے کے مولوی تائید کرتے ہیں۔



غیر مقلد اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری لوگوں کو رسوائے زمانہ کتاب  
تقویۃ الایمان پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں

اب اقل نقاد و مہاترین

۸۷

نادر ثناء جیلانی

ہم آپ کی جاسے پیدائش مکہ مکرمہ اور آپ کی جاسے ہجرت مدینہ منورہ کو حرم ملتے ہیں،  
ہم آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو مسنون اہل کار و اہل بیت جانتے ہیں۔ ہم خلافت کو آپ  
کے خاندان قوش میں مختص ملتے ہیں۔ قیامت تک ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہو گا۔ آپ کی تمام  
امت میں سب سے زیادہ افضل اور بزرگ خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں  
آپ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت  
عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔  
امام بہمدی علیہ السلام کی امت برحق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زعمہ آسمان پر اٹھائے  
گئے ہیں۔ وہ اب تک زعمہ ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ رجال کو  
قتل کر دیں گے۔ وضو۔ (محمد باقر محمدی ناٹھ دی) ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ  
سوال۔ کلام ہمد میں بکثرت کلمات شرک کی رد میں وارد ہیں۔ مشرک کے لئے اللہ ذوالجلال نے  
سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ تلاوت کے وقت طبیعت خائفہ ہوتی ہے کہ اس مرض سے نجات  
کیسے ہوگی۔ مہربانی فرما کر شرک کی جامع مانع تعریف تحریر فرمائیے۔

محمد عتی فضل الرحمن از جیل شہر

جواب۔ شرک کی جامع مانع تعریف اور اس کے اقسام سمجھنے کے لئے مولانا اسماعیل شہید کی  
کتاب تقویۃ الایمان پڑھیے (اہل حدیث جلد ۲۲ ص ۱۱)  
قشریخ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بَدَّأَ الْإِسْلَامَ شَيْئًا وَسَيُخْلَقُ الْكَلْبُ  
بَدَّأَ الْكَلْبُ فِي الْغُرَبَاءِ الْكَلْبُ يَنْصَلِحُونَ مَا أَفْسَدَ الْكَافِرُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ  
یعنی خدا کا دین اسلام شروع شروع مسافروں کو دشمن میں چلا گیا۔ ترقی کے بعد ہر مسافر اور مسافر  
میں ہو جائے گا جو شرک ہو ان مسافروں کو جو میری ملت میں لوگوں نے جو بگاڑ کیا ہو گا اس  
کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریف میں اسلام کی زندگی کے چار مراتب فرمائے ہیں  
(۱) پہلی حالت ہے کسی کی تھی جو ہجرت سے قبل کہ موافقہ میں گزری (۲) دوسرے درجہ میں

۳ سفر مدینہ مسجد نبوی روضہ منورہ میں داخل ہو کر سنے کی نیت سے ہونا چاہیے  
پھر روضہ مطہرہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہے (۴) ۵ اسلام حالت فطریہ میں قبول ہونا چاہیے  
آخر زمانہ میں ہر حالت میں ہو جائے گا۔ نہ خلیفہ اب نہ بیانات کے لیے وقت میں اصلاح مناسبات کا کام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مکتبہ محمد اودراز

مکتبہ صحیفۃ الحدیث

حافظ یلازہ مچھلی منڈی

بالتعمام خلا دم استیلا سے اردو و فارسی



غیر مقلد اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے گستاخ رسول مولوی اسماعیل دہلوی کو مصنف عالیشان، مجاہد فی سبیل اللہ، شہید اور حد تو یہ ہے کہ ”رضی اللہ عنہ“ تک لکھ دیا (معاذ اللہ)

باب نقل عقائد و مہات دین

۹۹

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول

کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے۔ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہید کا یہ مسک نہ تھا بلکہ وہی تھا جو ممدوح نے خود بتایا ہے  
مولانا کے مسک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تزیین العین سے ہوتی ہے جو مسند فی مین کے اشہات میں ہے جس کا خلاصہ ان دو لفظوں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیا چہ میں لکھے ہیں۔  
یثاب فاعلہ ولا یلا مرثا کہہ یعنی عدل کو عدل دین کرنا ثواب کا کام ہے۔  
کیا رلع دین کے متعلق علماء حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو نعم الوفاق و ناظرین کرام! سبذالاتفاق مختصر یہ ہے کہ مولانا اسماعیل شہید کا مسک وہی تھا جو ان کے دارا مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب محدث اسرار ہم کا تھا کہ اولاً وبالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔  
گویا ان کا یہ قول تھا ہے

ہر شعر میں مولانا شیراز کا انداز پیدا  
اتھنا حدیث

اسے داغ مقلد میں اسی طرز کے ہم بھی  
(۴۴ صفر ۱۳۳۵ھ)

شیخ بشیر احمد بی لے معتمد محمد قاسم  
ولی اللہ سو ساسی لاہور :-  
اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ولی اللہ ہارٹی کے کارکن کی حیثیت سے جو امام عبد العزیز کی قیادت میں کام کر رہا تھا۔ فقط حنفی فقہ کو ماننا کلیتہً ضروری تھا مگر خلیفۃ المسلمین بن جانے کے بعد ان کی دعوت میں عمومی اگلی جس کے ساتھ نجدی اور یمنی طریقوں سے کام کرنے والوں کا زور چڑھ گیا۔ جو فقہ حنفی کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے اس کا انجام یہ ہوا کہ اختلاف کو جو فقہ حنفی کے شدت سے پابند تھے مجاہدین کے ساتھ دشمنی ہو گئی۔ یہ بات وہاں بیت کی تاریخ میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہابی کی اصطلاح کا عمومی اطلاق ”جماعت اہل حدیث“ پر ہوتا ہے مستند احمد شہید کی جماعت میں فی حقیقت اہل حدیث ہی کا غلبہ تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسماعیل شہید اعتقاداً و عملاً اہل حدیث تھے اور آپ لشکر کے کاندھڑا خلیفہ پانچ سالہ تھے راخمار زمزم لاہور۔ ۷ رجبی ۱۳۳۵ھ عطا جلد ۸

تقویۃ الایمان! او اس کا مصنف عالیشان  
اسماعیل و ناظرین کرام! اسماعیل  
کتاب تقریر الایمان پر ذکر الکاہل پور ہے۔ کتاب کی نسبت بحث ایک عالم الذریعہ

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام  
ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مکتبہ محمد اودراز

مکتبہ صحب الحدیث  
حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
بالمقابر جلال دین ہسپتال یو آر ڈی بازار لاہور



غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان  
کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کو پکا اہلحدیث لکھا

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ۳۸۲ باب اول مختصر وہاں

باتوں کا ذکر ہے۔ لَمْ يَقُولُوا مَا لَا تَقُولُونَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَقُولُونَ۔ مگر ایسا شخص دعا کے تو سننا چاہیے۔ [الحدیث: در سوال مستحکم]  
سوال: تلاوت قرآن کو سچو کر دیکر وظائف کرنا اور پھر ان وظائف کو قرآن مجید کی  
تلاوت پر ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین وظیفہ ہے۔ اسے کم درجہ سمجھ کر اور وظیفہ کرنے والا اپنے  
غفلت کرتا ہے۔ بہت جدا سے تو کرنی چاہیے۔ قرآن مجید میں قرآن کا نام احسن الکریم  
آیا ہے۔ [رد المحتار جلد ۳۳]

سوال: شریعت، طریقت، معرفت کی جامع مانع تعریف اہل ان کی تفریق بخل طور پر  
محمد قاسم الیمو

جواب: شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ ان احکام کو  
بجسور قلب دل ٹھاکر اور ناظرین اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے مخالف نہیں ہو سکتا  
بلکہ حقیقت شریعت کے لئے طریق کار کا نام ہے۔ اس لئے حضرت مجدد صاحب سر سبز  
قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کل حقیقۃ مردتہ الشریعۃ فہی نہ مذقہ دکتوات  
یعنی حقیقت کے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی اتحاد اور بیرہنی ہے یہ تینوں  
طریقت، حقیقت اور معرفت دراصل شرعی احکام کے طریق کار کا نام ہیں۔ اور تینوں  
در اصل ایک ہیں۔ [رد المحتار جلد ۳۳]

سوال: اگر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسینؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، نواب صاحب  
خان حنفی تھے کیا یہ حق ہے؟

جواب: یہ تینوں صاحب کچے اہلحدیث تھے۔ مولانا نذیر حسین صاحب کی کتاب میر  
اور مولانا اسماعیل شہیدؒ کی تقویۃ الایمان وغیرہ اور نواب صاحب مرحوم کی بیشمار کتابیں  
تعلیم میں موجود ہیں۔ [۲۱ اپریل ۱۳۸۵]

سوال: کتاب حنفیاں میں لکھا ہے کہ امام بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، دارقطنیؒ  
ابن ماجہؒ وغیرہ امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔

جواب: امام بخاریؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، دارقطنیؒ، ابن ماجہؒ کے مقلد کتابت سے  
نے کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی یہ تو کئی جگہ امام شافعیؒ کی تردید بھی کرتے ہیں [۱۱ اپریل ۱۳۸۵]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام جتوئی  
ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول  
ترغیب محمد اودراز

مکتبہ صحیفۃ الحدیث  
حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
بالمعین حلال دین مسپتال یونڈویار راولپنڈی



فتاویٰ نذیریہ میں غیر مقلد اہل حدیث کے شیخ الکمل نے ایک سوال کے جواب میں کتاب تقویۃ الایمان اور مولوی اسمعیل دہلوی کی تعریف کی

کتاب الایمان والمعتقد

۱۴

تاریخ ہندوستان جلد اول

لأمك لان كلامك في رسالتك كان هنديا وانا رجل عربي لا افهم الهندى الرجل  
 البنجابى قد افترى عليك واغلط فى الترجمة كما قد افلأ تغضب - تمت  
 الرسالة المصنفة للعلامة النبيل محمد اسماعيل الدهلوى ابن الاخ  
 لاجل الاجليل شاه عبد العزيز قدس سرهما -

سوال علمائے دین و فضلاء محققین موعودین سے یہ ہے، کہ کتاب مسیٰ بہ تقویۃ اللہ بیان  
تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی، اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب  
کی جس میں شرک کی برائی کا بیان ہے، ان دونوں کا کیا حال ہے، آیا ان پر عمل کرنا، اور ان  
کے موافق عقیدہ رکھنا بدایت ہے یا گمراہی، اور ان کا مضمون موافق اہل سنت کے ہے  
یا نہیں، اور جو شخص ان کے مصنفوں کو، اور ان پر عمل کرنے والوں کو یہ سب اس تصنیف  
کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اس کا کیا حال ہے، اور اس کے پیچھے ساز و دست ہے

انجواب نصیحت المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہیں گذرے گا۔ اس کے مصنف کا تفصیل  
حال معلوم ہے۔ لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی باری کا بیان ہے، تو اس کے اچھے ہونے میں کس  
کو کام ہے۔ اور تقویٰ الایمان کو نظر اجمال سے دیکھا ہے، یا اعتبار اصول و ماہر اصل مقصود کے  
پرست خوب ہے۔ اور مولوی سخیل صاحب کو ایسا دیکھا، کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا۔ یہ لوگ ان  
ش کے ہیں کہ جن کے حق میں حق سجانہ تھامے گئے فرمایا ہے و لکن منکم امتیاد حو  
ال الخیو و یسرون بلعروفت و ینہون من المنکر و اولئک هم القلحون اھ یہ فرمایا  
ان النین امنوا والذین ہاجروا جہاد وافی سبیل اللہ اولئک یرحمہم رحمتہ  
اللہ واللہ غفور رحیم بیختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم  
پس جو ان کو کافر اہل گمراہ کہے، وہ آپ گمراہ ہے، طاعتا علم بالصواب۔

محمد عبد الله الدين

عن محمد بن عبد الله بن

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فناؤی اندر

شیخ الکل حضرت مولانا

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

اقول

مکتبہ صحیبا الحدیث

حَاقِظُ پِلَازِہِ مَچھلی مَندِی  
بِالْمُقَابِلِ جَلالِ دینِ مُشیّتالِ نیوآرْدُو بازارِ لاهور

ہالمقابل جلال دین حسینیال نیوارڈو بازار لاہور



اقول اگر مراد از محال متمنع لذات است که تحت قدرت الہیہ و اعلیٰ نیست پس لازم کہ کذب مذکور محال یعنی مسطور باشد چه مقدمہ قضیہ غیر مطابقہ مواقع و القائے آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرت الہیہ نیست و الا لازم آید کہ قدرت انسانی از قدرت حق تعالیٰ باشد چه عقد قضیہ غیر مطابقہ مواقع و القائے آں بر مخاطبین در قدرت اکثر افراد انسانی است. کذب مذکور لے منافی حکمت است پس مستبعد بالظہر است۔  
لہذا ہم کذب با ادکالات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ آں طرحے کند خلاف اہل حق و اہل ایمان را کہ بعد ہم کذب طرحے کند و نیز ظاہر است

وَلَا تَسْتَلْزِمُنِي عِلْقَ الْفِتْنَةِ الْاِثْمِ فَاَوْفِ بِمَا اَوْفَا اِذَا الْاَرْضُ اَنْتَ لَهَا لَكُنْ فَيَوْمَئِذٍ  
 دین پہ لکھیں۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان  
 جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کرے۔ ضرور وہ قادر ہے۔ ضرور وہ قادر  
 ہے۔ یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچا ہے۔ یہ کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے۔ یہ کہ جو کہتا ہے وہ سچا ہے۔

**ایک روز** فارسی

انصاف

حضرت مولینا شاہ محمد امین شہید

ناشر

فاروقی کتب خانہ بکسیر سلطنت

تعداد کتب ۱۰۰

قیمت ۳۰ روپے

صدر دفتر پریس

یک روزہ کا صفو نمائش



14

اقول۔ ایں دلیل کہری تیس اولست یعنی جرح مشمت است داخل حقوت  
قسط۔ ایسہ نیست۔  
حقنی مانند کہ اگر ملوا از لفظ متعہ میں مقام متعہ ملای متکہا میں مقدمہ سلم  
ست لا مفید نیست زیرا کہ جرح و دل مذکور قطع ذاتی نیست تعلق کہری منوعہ گردد





## وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ”صراط مستقیم“ میں سنگین گستاخی

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

نماز میں زنا کے سو سے سو بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آجانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے لئے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان تلاوت کرے اور معنوں کی طرف خیال نہ جائے، لہذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی تکلیف مالا یطاق ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: صلوا کما رایتُمونی اصلی یعنی نماز کی ادائیگی میں میری ادائیگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ زنا مجامعت، بیل اور گدھے جیسے حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جائے۔

”صراط مستقیم“ کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے بلکہ یہاں تو صراحتاً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برقی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی کی کتاب ”صراط مستقیم“ فارسی کا عکس جس میں اس نے نماز میں حضور ﷺ کے خیال آنے کو گدھے کے خیال سے بدتر لکھا ہے

[illegible]

صراطِ ستقیم فاسی صفحہ ۸۷ کا اصل نوٹ

فارسی

صراطِ مستقیم

یعنی

مَقْصُودُ الْخَلْقِ الْمُسْلِمِ فِي تَعْلِيلِ تَرْكِ الْبُخْلِ وَتَرْغِ الْبَخْسِ

۱۲۱۱ھ — ۱۲۳۹ھ

مع و ترتیب

• سید محمد اسماعیل شہید شہید الرحمن  
مر ۱۲۴۹ھ

• مولانا عبدالحی بدھانوی علیہ الرحمۃ  
مر ۱۲۴۳ھ

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

صراطِ استقیم کا صفحہ نمائش

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمائیے۔  
حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے منہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل بیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر دو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرادیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
☆ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ بکھنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔



والله اعلم  
مستقيم  
صراط  
مستقيم  
مؤلف تباري  
جناب قطاب جرنیل حضرت شاہ  
محمد اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ  
بہارِ حیات  
لکھنؤ محمد اسحاق علی کیب خان رحیمہ بیگم

۱۲۔ یسوع مزید یہ جوہرے میں سترے ہوئے بعض ادا پر ہیں۔

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمائیے۔  
حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر دو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرادیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ نکلنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔



دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے لکھا کہ آپ ﷺ پل صراط سے گزر رہے تھے تو  
میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا (معاذ اللہ)

[illegible]

مبشرات

رَأَيْتُ سَيِّدِي مُحَمَّدًا مَثَانِ اعطاني تفسير القرآن مغفيرا لعمي فقلت اهو تفسير من القرآن قال نعم ورايت ابي اُميئت  
 بتفسير من الرب قال قلت له رايت ان عليه الصلوة والسلام اخذني في حجره وادخل سانه المبارك في فمي وعلقني على راسه  
 فني ورايت ان عليا رضي الله عنه قال لي يا مربي تبصيف تفسير القرآن لما ريت ان الله ..... تبارك وتعالى يقول  
 في غفرته لك ولعمي انتك رايت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فني وذهب بي في معانقه على الصراط الذي بي من  
 رايت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبني خنزة فتم عليه بيده المباركة وكان معه الكركي الاكبر ودوت حديد الله  
 المحرم ثم جئت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت الصلوة والسلام عليك يا رسول الله خالفني صلى الله عليه وسلم فني وعلقني  
 وادخل سانه المباركة في فمي وعلقني على راسه ورايت ان يسقط ناسكته واهضته من السقوط لعبرت في ذلك الوقت ان المراد بانه ربه ..... وعلقني على راسه  
 قيل لي من ينال ذلك في التوحيد هم دعا اول كذا اول فحدثت عند مزار الامام الزباني فخال لي في الملكا شفته بيان مسلة التوحيد  
 اعلى ووجه من السلوك رايت الانبيا اكهم من آدم الى نبينا صلى الله عليه وسلم بهم يامدق يا علي عار ان من دعا غير الله تعالى  
 مستعد ان يعلم ويسع فبواقره

تخصیص

کذا فی صبح منبسطه من الشفا حونا ، افریبا کهدر فرور رشتی المصور ، با مکانی راسری حصصه و در نوحه صولای نورانی عوی سده جیش و در شکر کلا کلا  
در نذر روی جناب حافظ کهدر مادی صاحب قاضی و پسند خطیب جامع ثولیان لا پور -  
استقام یافت هو الله المستعان

کتاب احکمت آیات فی فضیلت من لدن حکیم خدیو

تفسيره في علم الحديث وفتح كتاب من كتب  
تفسيره في علم الحديث وفتح كتاب من كتب

بُلْغَةُ الْحَكِيمَانِ  
فِي  
رَبْطِ آيَاتِ الْفُرْقَانِ

[illegible]

والله اعلم بالصواب

بلغتہ المیران کا صنوم مائیل



دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے حضور ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب سے بغیر عدت کے نکاح کر لیا

496

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة الشفاء

[illegible]

کتاب احکامات ایاں، ثم فصلت من لدن حکیم خدیو

تفسيره في بيان حلاله وحرمة ما فيه من غير أن يكون  
تفسيره كلام مجيد وشرح قرآن كريم بطريق جديد وبعيد لطيف ورائع المست

بُلْغَةُ الْحَيْرَانِ  
فِي  
رَبْطِ آيَاتِ الْفُرْقَانِ

از جدّه المفسرین، عمّه المحدثین، رئیس افتخار، الصنیعی الاصفهانی مولانا حسین علی عرفیه المفسر المجددی  
تکبیر شد و در بار شید احمد القصبه الجبوری دهس سره و مولانا محمد منظر ناو توئی مرتبه انضطیبه  
بابی منظر معلوم سالین یور

وہی میں نے اپنے ساتھ لایا تھا کہ میں اسے اپنے پاس رکھوں اور اسے اپنے پاس رکھوں

بلغت البحران صفحہ ۲۶۷ کا اصل قزو

بلغتہ الحیران کا صنوبر ٹامیل



### رسالہ الامداد: مطبوعہ تھانہ بھون، ص 34/35

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں آپ کے ملفوظات و افادات پر مبنی ”الامداد“ نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے صفر المظہر ۱۳۲۶ھ کے شمارے میں تھانوی کے ایک مرید کا حال اور تھانوی کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی لکھتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی۔ مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ تھانوی مسند افتاء اور سجادہ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ قبیح سنت ہے۔ اگر اسے پہچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل سجدہ تمکین نے بھی حالت بے خودی و حالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔



دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ”الامداد“ کا ٹائٹل صفحہ





اشرف علی تھانوی کے مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ  
اور اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ رہا ہے

کتابت حضرت

۳۵

۱۲ ماہ دین صومرہ ۱۲۰۰ھ

۳۴

کتابت حضرت

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب : بکثرت ہوں کہ کر شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں  
لیکن محمد رسول اللہ کی مجھے حضور کا نام پتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی  
کر شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کر شریف پڑھتا ہوں دل پر  
تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے سیاختم بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے  
اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان  
سے یہی نکل نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے منہ سے دیکھتا ہوں اور یہی  
جند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا ہو کر اس کے کہ  
رفت جاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک جج جاری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ  
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں ہستہ  
بے حس تھی اور وہ اثر تا حلقہ برستو تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہی خیال  
تھا لیکن حالت بیداری میں کر شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اگر اس خیال  
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ میری غلطی ایسی غلطی نہ ہو جائے باقی خیال بندہ بندہ گیا اور پھر  
دوسری کو ثابت کر کر شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کثرت ہوں اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ  
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز  
ایسا ہی کہ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رفت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات  
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ انکے مرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

۱۲ سوال حضرت  
سوال جناب محمد دستاویز مولانا محمد رفیع صاحب علیکم السلام درود اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نارسا وادو  
ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچیز حضرت جد امجد قبلہ عالم ملک العالی کا پڑاؤ اس مولوی.....  
صاحب مرحوم کا لڑکھاپہ اس میں مطبوع نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت  
بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دنیا میں شائع کرنا کوئی کوشش نہیں فرمایا مگر آپ سے

داعی ہو تا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص مشابہ حضرت صدیق اکبر  
کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرماتے تھے مگر محض محبت خبیثہ سے نہ کہ محبت شریعہ سے پس خواب میں  
ایسے غلوؤں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو دہم با شان ہی تھا باقی ظاہر ہے و السلام  
۱۲ سوال حضرت

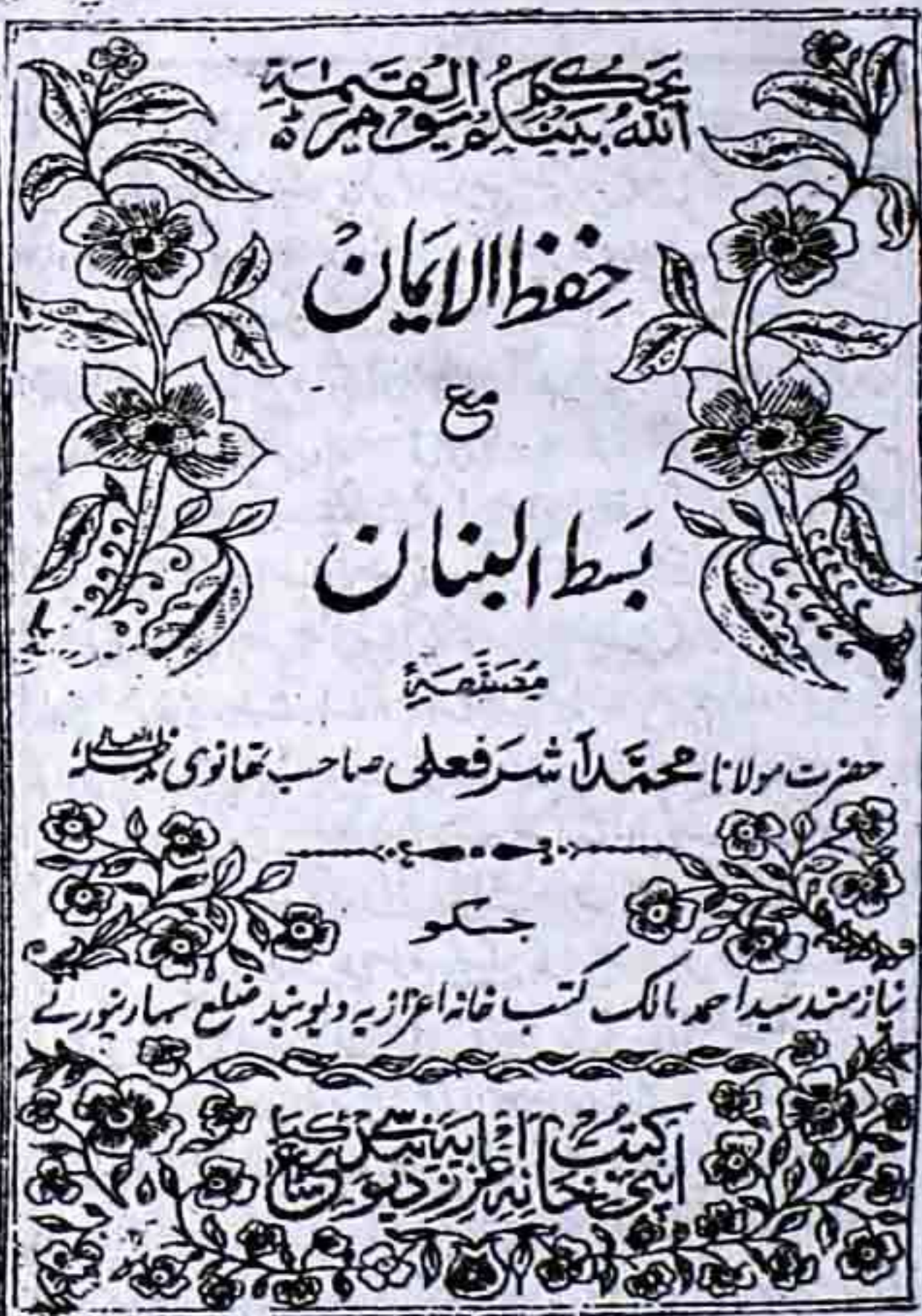
سوال۔ اب وجہ اس کی مرض کرتا ہوں کہ محبت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی  
طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع کرنے  
کہ پھر کیا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و  
مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم  
سے یہ غرض تھی کہ مجھے بتایا کہ کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خواب ہی ہوں  
ان کو بلا وجہ ترجیح دی جائے اس غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک  
ہیں مادہ اگر مولوی صاحبان مولانا مولوی اور حضور کے درمیان کسی فرد عات میں اختلاف بھی ہو  
تو اس میں جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف ہندو کتابیں زیر مطالعہ  
رہی ہیں جن میں سے بستی زبور و تحزبان ہے اور شیخ شہنوی مولانا مولوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ  
انہی چند تصانیف نظر سے گزر رہی ہیں (۳) ایک دفعہ پھر ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں  
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب نے غالب علم تھے ان کے پاس پتہ بھرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی  
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی بہت ہو گئی ٹوٹنا  
گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تمام بھون سے دور سالہ الامداد اور حسن العزیز بھی باہواری  
آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب غالب علم  
نے چند برس اور مجھ کو دیکھنے کے واسطے آئے احمد شرجی بظفت ان سے آٹھایا بیان سے باہر ہے  
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور وہ پھر کا وقت تھا کہ خیریت غلبہ کیا اور سو جائے کہ  
ارادہ کیا کہ سالہ حسن العزیز کو ایک بڑے مکہ یا مکین جب بندہ سے دوسری طرف کر دے جلی تو  
دل میں خیال آیا کہ اگر آپ کو پیش ہو گئی اگلے سالہ حسن العزیز کو آٹھایا اپنے سر کی جانب سے لکھایا

جواب میں تھانوی صاحب کو چاہئے تھا کہ مرید کو توبہ کی تلقین کرتے مگر تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اس واقعہ  
میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔  
تھانوی صاحب ایسا خواب اگر مرید نے دیکھا بھی تو اس کو اپنے رسالے میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟



دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے علم غیب کو حیوانوں، چوپایوں، بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی

جواب سوال سوم مطلق غیب سے مراد الحقائق شرعیہ میں ہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے  
اور اس کے لئے کوئی واسطہ اور دلیل ہو اسی بنا پر کہ انہیں غیب میں فی الشہادات والافعال الغیبیۃ والا  
اعمال اور لوگنت اعلو الغیب وغیرہ قرار دیا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہر اشیاء غیب کا اطلاق مناجہ قرین  
ہے تو بذاتہ تریہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق سو ہم متحرک ہو سکیں جو اسے منزع و ناجائز ہر گاہ کہ قرآن مجید میں لفظ  
اعمال کا مانعیت اور حدیث مسلم میں جدی و احسنی و ربی کہنے سے نہی۔ اس لیے کہ اس نے  
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوا لہذا اگر ایسی دلیل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز  
ہو تو حقائق اور دراز قیاس و غیرہ بتا دینا اسناد الی سبب کے بھی اطلاق کرنا جائز نہ ہو گا کیونکہ آپ اچھا اور فاضل  
عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا ہی نے انہیں ہر گز وہی مطلق کتابی درست ہر گز اور جو طرح آپ پر عالم الغیب کا  
الطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہو گا اس طرح وہ مری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے  
بھی جائز ہو گا یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ الدیالی کے لئے ثابت نہیں ہوں گے لیکن ذہن میں سنی ثانی  
کو حاضر کر کے کوئی کتابچہ نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالی شانہ عالم الغیب نہیں  
(نمودہ اندیشہ) تو کیا اس کلام کو نہ سے نکالنے کی کوئی ماحول سند میں اہمازت و بنا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر  
تو بذاتہ تحقیقوں کی تائید یہود و نصاریٰ ہی خلاف شیعہ نہ ہو گی تو شیعہ کیا ہو اچھوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا  
بنا لیا جب چاہا و یا پھر یہ کہ آپ کی ذات مطہرہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا ہے اگر لفظ قرآن یہ صحیح ہو تو وہ افسانہ  
یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا اس غیب کے بعض علم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا  
غیب ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو و بلکہ ہر مری و مجنون بلکہ جمیع حیوانات ہائے کائنات ہی حاصل ہے کہ کوئی  
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو وہ کسی شخص سے سنی ہے تو چاہے کہ وہ عالم غیب کا یا  
پھر اگر وہ اس کا التزام کرے کہ اس میں سب کو عالم الغیب کو چاہے تو پھر علم غیب کو جو کلمات نبویہ ہوں یا  
جاتا ہے ہر مری ہوں بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو کہ کلمات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور ہر مری ہوں  
ساجدہ تو نبی غیر ہی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر عام علوم غیب مراد ہیں اصل کے انکی ایک فوجی  
فوج نہ ہے تو اس کا اطلاق دلیل عقلی و عقلی سے ثابت ہے لہذا لفظ غیبیہ میں خود قرآن مجید میں آپ سے  
یعنی کہنا علم غیب کی آیت ولو کنتم اعلو الغیب لاسکثرت من الخیر میرا نہ ہی کہ آپ عالم غیب میں جانتے  
کی اور سب سے علوم کی نفی صاف صاف نہ کہو رہے احادیث میں ہزاروں اشاعت آپ کے کتب و احادیث



اصل عبارت: آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صبح ہو تو در یافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ مہی و مچھون بلکہ جمع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان، ص 8)

جبکہ ہمارے پیارے بے مثل اور بے عیب رسول ﷺ کے حطائی علم غیب کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: وما هو على الغيب بضمين ۵ ترجمہ: یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورہ تکویر، آیت 24 پارہ 49)

القرآن: تلك من الباء الغيب نوحيا اليك o ترجمہ: اے محبوب ﷺ! یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں

(سورۃ ہود، آیت 49، پارہ 12)

رب تعالیٰ پاگل، مجنون، بچوں اور حیوانات کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ میرا رب تو اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔

القرآن: وما كان الله ليطالعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء (سوره آل عمران، آیت 179، پارہ 4)

ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اسے عام لوگوں کو انہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ جنہیں چاہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔



دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ اگر بالفرض  
زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا

۲۵

تخیز الناس

اِنَّمَا اَنَا قَائِمٌ بِاللَّهِ يَوْمَ يَخْلُقُ

اِحْوَالِ الْعَالَمِينَ عَجِبُ فِي حَقِّ اثْبَاتِ مَعْنَى ختمِ نُبُوْتِ  
رَحْمَتِ رَحْمَتِ صَلَوَاتِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# تخیز الناس

ارافاضات مبارک

حجة الاسلام حضرت قاسم العلوم و انجرات مولانا

محمّد قاسم صادق سر الغزنی دارالعلوم دیوبند  
مع توضیح المطالب

بعد نظیر ثانی و تصحیح غلط و غیر

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحمتیہ دیوبند نے  
اپنے

کتب خانہ رحمتیہ دیوبند سے شایع کیا

یہ اور ہر قسم کی غلط فہمیوں کو ختم کرنے کا مقصد ہے۔ کتب خانہ رحمتیہ دیوبند دیوبند

اصل عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو محمدی خاتمیت میں فرق نہیں آئے گا۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی یہ عبارت قرآن مجید کی اس آیت کے منافی ہے۔

القرآن: ہا کان محمد، ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین، وکان الله بکل شیء علیما (سورۃ احزاب، آیت

40، پارہ 22)

ترجمہ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

☆ جب رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ محمد (ﷺ) آخری نبی ہیں تو پھر ایسی بات لکھنی ہی نہیں چاہئے۔



دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ)

۵

تخیز الناس

اِنَّمَا اَنَا قَائِلٌ بِمَا يَرَى اللّٰهُ وَيُعْظِي

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

# تخیز الناس

ارافاضات مبارک

حجة الاسلام حضرت قاسم العلوم و الخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب سرائی دارالعلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعض نظریات کی توضیح غلط و غریب

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحیمہ دیوبند نے اپنے

کتب خانہ رحیمہ دیوبند سے شائع کیا

ہو لے اللہ علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ علمت علم الارضین الاخرین بشرط فہم اسی جانب سے شرح ہے  
ممکن ہے کہ اس ارشاد کی تفسیر عام کو یہ بات واضح ہو کہ علوم اولین مثلاً ادب ہر در علوم آخرین اور  
لیکن وہ سب علم رسول اللہ علیہ السلام میں مجتمع ہیں سو جسے علوم سمع اور علم بصری  
ہو اس میں بقوت عاقلہ نفس لطیفہ یہ سب علوم مجتمع ہیں ایسی ہی رسول اللہ علیہ السلام  
اور انبیاء باقی کو سمجھئے یہ بظاہر ہو کہ سمع و بصر اگر ملک عالم ہیں تو بالعرض ہیں نہ ملک حقیقی اور  
عالم حقیقی وہ عقل و نفس لطیفہ کی اسی طرح سو عالم حقیقی رسول اللہ علیہ السلام ہیں  
اور انبیاء باقی اور اولیاء اللہ علماء گذشتہ و مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض ہیں نہ ملک حقیقی  
بلکہ فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علیہ السلام کی کمالات علیہ السلام نہیں الغرض کمالات ذوی العقول  
و کمالات میں بصری ایک کمال علیہ السلام کمال علیہ السلام اور نبیائے مرہج کل نہیں وہاں توں جہ چنانچہ  
غلام اللہ میں چار فرق کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین جن میں سے انبیاء  
اور صدیقین کمال تو کمال علیہ السلام ہے اور شہداء اور صالحین کا کمال کمال علیہ السلام کو وسیع العلوم اور  
قائم اور صدیقین کو جمع العلوم اہل اہل حق سمجھئے اور شہداء کو وسیع العمل اور صالحین کو  
جمع العمل اور قابل شان و آزار و تکریم اس میں جو کسی یہ کہ انبیاء یا نبی است و مستان جو حق علوم ہی  
میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں  
لہذا قوت عملی اور محبت میں انبیاء امتیوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہ معنی ہوئے کہ مقام شہادت اور صف  
شہادت بھی انہو اصل ہے مگر کوئی لقب ہو تو اسے کو اپنے اوصاف غالب کے ساتھ لقب  
ہو تو ہے۔ مرزا جان جانان صاحب اور شاہ غلام علی صاحب۔ اور شاہ ولی اللہ  
صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب۔ چاروں صاحب جامع بین الفقر و العلم تھے  
پیر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ  
صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علم میں۔ وہ اسکی ہی ہوتی کہ انکے علم پر انکی فقیری  
غالب ہو تو ہوتی فقیری پر اسکا علم اگرچہ انکے علم کو اسکا علم یا انکی فقیری کو انکی فقیری  
کہ نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہو تو ہے اگرچہ انکا عمل اور محبت اور قوت اور صف  
عمل قوت اور محبت سے غالب ہو حال علم میں انبیاء اور انہوں سے ممتاز ہوتے ہیں اور صدیق  
و شہداء کمال علیہ السلام کی جیسا کہ مصداق صدیقیت ہی وہ کمال علیہ السلام ہے چنانچہ لفظ صدیق  
ہی حاصل اوصاف مذکور ہے اس بات پر شاہد و تائید جو کہتے ہیں جو مقام علوم یا علوم

اصل مہارت: انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ) مگر یہ مہارت احادیث کے سراسر خلاف ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا) (مسلم شریف، عربی، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصر، حدیث 1715، ص 298، مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)



## برائین قاطعہ:

مصنف: مولوی خلیل انیسٹوی

مصدقہ: مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت: صفحہ ۵۵ جس میں پہلی عبارت:

”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں“

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں“ (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں ”اصلے ندارد“ فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں۔ دیکھئے کتاب مدارج النبوة جلد 1، ص 7،

”جوابش آنست کہ ایں سخن صلی ندارد“

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متفقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو 56)

خط کشیدہ: دوسری عبارت میں ہے

”شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ“

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انیسٹوی اپنے مخالف مولف ”انوار الساطعہ“ کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مولف اپنے زعم میں بڑا اکل الایمان ہے۔ تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انیسٹوی صاحب نے شیطان سے افضل واعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے الفصل واعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لئے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لئے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہونا ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا علم شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لئے علم محیط روئے زمین کے اثبات پر کوئی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی لئے یہی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی۔ جبکہ شیطان کیلئے یہی وسعت علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور ﷺ کو اس کمال میں نیچا دکھانا، کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟



**IPA**

[illegible]

کی گئی (ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)



دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب میں  
کسی کا خواب نقل کرتے ہوئے لکھا کہ حضور ﷺ نے اردو زبان دارالعلوم دیوبند سے سیکھی

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

برائین قاعدہ کا سفر تائیل

برائین قاعدہ کا سفر تائیل

اصل عبارت: ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر  
پوچھا کہ آپ کو اردو کہاں سے آگئی، آپ نے فرمایا جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ  
زبان آگئی۔



دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے شاہ عبدالحق دہلوی کی طرف مردود روایت کو منسوب کر دیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ)

[illegible]

براهین قطعہ صفحہ ۱۵ کا اصل نوٹ



برائین قاعدہ کا سفر مائیکل

اصل عبارت: غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ لہٰذا عالم ﷺ کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے (براہین قاطعہ ص 51)

یعنی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے، نبی پاک ﷺ کا علم ثابت نہیں (معاذ اللہ)



مدارج النبوت کے صفحہ کا عکس (شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو شیخ کی طرف خلیل احمد انبیٹھوی نے منسوب کر دیا)

[illegible]



## دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو قاسم نعمت کہا

ارواح ثلاثہ

یعنی

## حکایات اولیاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان کے تمام مشائخ اور اکابر علمائے دہلی و مشائخ دیوبند کے حالات و حکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب اس دفعہ جدید اضافوں اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوئی ہے

مرتبہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دارالاشاعت  
نئی دہلی، پاکستان  
2213768

حکایات اولیاء

۳۹  
تھے سرور ہوگا ہمارے حضرت نے فرمایا کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا شخص جو قاسم نامت ہو وہ ایک ایسے تھوڑے لکھے پڑھے بزرگ (یعنی قطب عالم حضرت حاجی نور اللہ مرقدہ) کا ایسا معتقد ہو جائے۔

حکایت (۳۱۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولانا گنگوہی کا تو قدم قدم پر انتظام اور مولانا نانوتوی لاابالی، کہیں کی چیز کہیں پڑی ہے کچھ پرواہی نہیں۔ اس وقت ایک گروہ مولانا گنگوہی کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ حج کو چلیں گے آپ نے فرمایا کہ زلو زلو بھی ہے؟ انہوں نے کہا ایسے ہی توکل پر چلیں گے مولانا نے فرمایا کہ جب ہم جہاز کا ٹکٹ لیں گے تو تم خیبر کے سامنے توکل کی پوٹلی رکھ دینا بڑے آئے توکل کرنے، جاؤ اپنا کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی سے کہا تو آپ نے اجازت دیدی۔ ع برنگے رانگہ دہونے دیگر است

راستہ میں جو کچھ بھی ملتا وہ سب ان لوگوں کو دیدیتے۔ اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب ہی دیدیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھیے تو فرمایا انما انا قاسم واللہ يعطی۔ اسی سفر میں مولانا گنگوہی نے مولانا نانوتوی سے فرمایا کہ حج سے شام تک پھرتے ہی جو کچھ فکر بھی ہے۔ تو فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے؟

حکایت (۳۱۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی ذاکر نے حضرت مولانا گنگوہی سے عرض کیا کہ ذکر کے وقت خند آتی ہے فرمایا کیہ رکھ کر سوچا یا کرو ذکر پھر کر لیا کرو خند کا علاج سوائے سونے کے کچھ نہیں۔

حکایت (۳۱۵) فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا۔ وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا۔ چونکہ رجب الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا اور خطبہ نہایت طویل کہ ختم ہونے پر ہی نہ آئے۔ لوگ پریشان ہو گئے۔ حضرت مولانا گنگوہی بھی اتفاقاً تشریف فرما تھے چونکہ مولانا کو حق تعالیٰ نے ہمیشہ سے اکہاد حق کی شان دی تھی، ان مولوی صاحب سے فرمایا کہ مولانا خطبہ ختم کیجئے۔ وہ بولے چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام ہے۔ (وہ بچا ہوتا تھا) مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ حرام و حلال کیا ہے پھرتے ہو تم اس قابل ہو منبر سے قہر لہا تم پھر کر اُتر دیا جائے۔ پھر اس نے یہی جواب دیا، چپ رہو، مگر اس نے

☆ یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے کہ ”انما انا قاسم واللہ يعطی“ میں ﷺ تقسیم کرنے والا ہوں۔ رب تعالیٰ عطا کرتا ہے۔  
دیوبندی پیشوا نے اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا (معاذ اللہ)



دیوبندی پیشوا مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

## وہابیہ کے نزدیک سفر مدینہ بدعت اور حرام ہے

کتابخانه اعزازیه لوند ضلع سہانہ (پنجاب)

[illegible]

۴۵

شہاب الثب

پہلے بعد جرات آخر یہ خیال دیکھ کر فریاد کیا کہ کونسی کوشش وہی کرتے ہیں اور اہل سنت کو یہ کیسی تفسیر کرنا  
مکرمین اور تک جانی میں کیا یہ اگر حب رسول علیہ السلام یا نبیہ امت پر سکتے ہیں پرگز نہیں کیا علماء  
امت کا یہ کام ہو کہ زور رکھ کر کلموں کو کچھ بچھڑکھڑکھ کر مٹا دیں اور قطع و برید کے مسالوں کا فرمایا جاوے  
یاد اہل سنت نہ علم شریعت کا یہ تھا تھا کہ نہ خود رکھ کر کانوں کو اسلام میں اہل مشرکوں کو یہاں میں  
سنا نفور کر دینا میں داخل کہے کہ رسول خدا علیہ السلام نے یہی طریقہ ہی تھا کیا اگر کرم غاسی کی تھپکی تھی  
یہاں سلف صالحین کا یہی شمار تھا انہوں نے خود نہیں خداوند کریم کا خوف نہ کیا تھا۔ غین و علم  
خود غنی ان کے تلوپ پر چھائی ہیں بلکہ یہ لوگ تو دہائیہ سے اس وصف تکبر و تعظیم تو نہیں یہ جیسا  
خبر دے گئے نبیوں اور اولیاء و زہد یہ وصف خلاف ہو جاوے گا نکلمہ الضالۃ البیروا البحر فذہب لہم

قال فی الدنیا والاخرۃ ۶۰ مین

۱۴) بخیر اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقہ اسی زمانہ تک  
ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد از وفات وہ اور دیگر مومنین موت محمد پر برابر ہیں اگر بعد وفات ان کو  
حیات ہو تو وہی حیات ان کو بندہ رہے جو اولاد امت کو ثابت ہے یعنی ان کے حقہ جسم نبی کے نال میں  
اگر با حلقہ روح اہل سنت اور اہل کی زبان کی بافتا کر یہ کہ جن کا زبان بھلا نا جائز نہیں بدلیہ حیات  
نبی علیہ السلام سنا جاتا ہے انہوں نے اپنے مسائل و تعانیف میں لکھا ہے اب خود فراموش  
کرن اکابر کے مسائل اور اختلافات بالکل اس کے مخالف ہیں حضرت مولانا مالوی قدس الشریعہ  
نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب تحریر فرمائی جو کہ مشہور بین عالم میں ہے جس میں زور و شور سے حیات نبوی کا اثبات  
کیا ہے اور مذہب اہل سنت و الجماعت اور تعالیٰ نبوت میں کس درجہ اور قوت کے خلاف رجحان  
فرمائے ہیں مولانا مالوی قدس الشریعہ ہدایت الشیخہ اور سالک وغیرہ بھی اس کی تصریح و تائید فرمادی  
ہے چونکہ اس مسئلہ میں خصوصاً اہل حضرات کے عبارات میں بہت طول طویل واقع ہو رہی ہیں اور تھوڑے  
رسائل میں یہ تعقیلاً اجمالاً کہے جوئے مشہور ہیں اس سے بڑھ کر طویل میں نقل نہیں کرتا ہوں۔

جس کا یہی چلے ہے اب حیات و ہدایت الشیخہ و جواب درمیں و لطائف قاصدہ..... روز بقہ  
انسان کے بغیر و رسائل میں دیکھ لبرے یہ ایک خاص مسئلہ ہے جس میں دہائیہ نے علماء دین کی مخالفت  
کی اور بار بار ہدال و نزاع کی نبوت آئی اس مسئلہ میں اور مسئلہ آئندہ کی وجہ سے ان دہائیہ کی تفسیر  
ہوئے ہے ۱۳) اہل سنت و جماعت میں حضور علیہ السلام حضور شریف و ملاحظہ و ملاحظہ کہ یہ باطن بدست  
حرم و غیر لکھا ہے اس طرہ اس نبوت و سرکار کا محذور و موعود جانتا ہو لا شدا لہو حال الا



## الشهاب الثاقب

موجودہ نسخہ سے جو کاتب نے کچھ کتب خانہ اعزازیہ یونیورسٹی ضلع سہانہ پور میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَعَلَىٰ هَذِهِ الْأُمَمِ الْكَرَامِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَعَلَىٰ هَذِهِ الْأُمَمِ الْكَرَامِ

هو افاض الله على هذا المرحوم ما لم يكن له من قبله ان يتحقق فيه بعد وفاته شيخ الهند حضرت مولانا السيد حسين احمد صاحب مدني رحمه الله عليه صدر المدتين دار العلوم دلويز خلع سهارنپور جس کو

الشباب الثاقب منهم ۶۴ کا اصل خوٹو



## الشواهد الثابتة

پنجہ۔ یہ کہ جب سفر میں منورہ کا گرس تو شل قول و اہمیر سکھدی کی نیت کر کے کہو کہ وہ کہتے ہیں کہ  
 طیبہ کو سفر کرنا ہمارے نہیں کہہ نیت کہہ شریف اور حضرت عائشہؓ قدس اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہؓ کا مخالف ہو کر کہتے  
 ہیں کہ فقط مراتب تیر طیبہ کی نیت ہوئی پہنچے اب دیکھو دو دنوں میں میں اس نیت غرض ہو گیا۔  
 ششم۔ یہ کہ شفہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت ہوتے ہیں بخلاف وہاں کے کہ مشافعت  
 میں ہزاروں تاویس اور تحفہ نیت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے باطل بھی ہوتا ہے۔  
 (۴) شان نبوت و حضرت رسالت مکی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں وہاں یہ بنیاد گستاخی کے کلمات  
 استعمال کرتے ہیں اور لہجہ آپ کو مثال ذات سرور کائنات قیل کرتے ہیں اور بنیاد نبوتی ہی فضیلت  
 ذات تبلیغ کی لیتے ہیں اور اپنی شہادت قطعی و صفہ اعتدالی کی وجہ سے جلتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت  
 کر کے اپنے آپ رہے ہیں۔ ان کا خیالی بیکہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور کوئی احسان  
 اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے تو مل دنیا میں اپنی ذات پاک سے  
 بعد وفات پہنچتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مولا ہے معاذ اللہ معذرتہ۔ نقل کفر کفر نہا شد۔ کہ  
 ہمارے اہل حق انہی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والے ہیں۔ ہم اس  
 سے کہے کہ کوئی ہدف کر کے ہیں اور ذات غفران صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ہم بھی نہیں کر سکتے سب اس کے  
 مقابل میں ان کے عظمت کا برکے اقبال۔ معذرتہ کہ وہاں کے فراموشی۔ و جل حضرت ذات محمود پر نور  
 علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیہ ذات اللہ و میراب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد  
 کئے ہوئے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ازل سے ایک ہر عین عالم پر ہوئی ہیں اور کوئی  
 عالم نہ کہ وہ نعمت و ہدایت کی بویا اور کسی قسم کی۔ ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طریقہ  
 واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور پانہ میں آیا ہوا اور پانہ سے نور ہزاروں آئینوں میں  
 غرض کہ حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقعہ واسطہ جلہ کائنات عالم و الممالاں ہیں  
 یہی معنی خوارات لہا خلقت لا فلاح الا باللہ خالق اللہ نور ہی احوال انبیاء الاحیاء  
 و غیرہ کے ہیں اس احسان و انعام عالم میں ہر عالم شریک ہے علاوہ اس کے آپ کی رحمت  
 مقدس کو اللہ تعالیٰ نورین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس سے آپ باپ روحانی ہر نورین  
 کے ہیں اور احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے نورین کو عام ہے علاوہ اس کے نورین امت ہر  
 کے ساتھ ماسما کے اور ہر خاص ملا ہے جو کہ عالم کے نورین کو انہیں۔ حضرت سرور کائنات  
 کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی سکھ ہو تو رسالہ آیات حضرت مولانا ابوالکلام

جو غم و فراق کی یہ مویں کب تک کاٹے۔ کہیں خانہ اعزاز سے لوسند ضلع سہارنپور  
تک ملت پہنکی نہایت

وَقَدْ عَلِمْنَا مَا مِنْ لَدُنْهِ إِلَهٌ غَيْرُهُ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
سُورَةُ الْأَنْعَامِ  
الْأَنْعَامِ

بِسْمِ الْمَذْبُوحِينَ ۞ رُؤْسُ الشَّيَاطِينِ

الشَّهَابُ النَّاقِبُ

المسترق الكاذب

مولف محترم مبارک العلماء مرکز دائرۃ تحقیق حیدرآباد ضلع شیش بنج الہند حضرت لانا السید  
حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ صدر المدینہ دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور  
جس کو

برائے خانہ اعزاز ایدہ احمد مالک کتب خانہ اعزاز ایدہ دیوبند کے سپرد  
برائے خانہ اعزاز ایدہ دیوبند ضلع سہانہ پور سے شائع



## دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ملفوظات میں لکھا کہ بندہ شیعہ حضرات کو کافر نہیں کہتا

کس

۳۹۲

تقدیر شیعہ

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح احقر الزمان گل محمد خاں مدرس مدرسہ  
عالیہ دیوبند بالجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس  
اول مدرسہ مہارند۔ الجواب صحیح اشرف علی عفی عنہ تھانوی۔ ۱۴۰۱ھ ۱۲۲۲ھ

اشرف علی ازگر و اولیاد

مواہرہ ملای دہلی۔ الجواب صحیح محمد شیر عفی عنہ محدث سسوانی۔ الجواب صحیح الراجی فیہ عبدہ احمہ  
عفی عنہ مدرس مدرسہ عالمی علی جان مرحوم۔

تصدیق حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ در مسئلہ مذکورہ بالا۔ حافظ سیدنا محمد حسن  
صاحب سلمہ امرہوی فقیہ مدرسہ ستابی سجد مراد آباد نقل فرمانے سے کہ میں مجلس حضرت مولانا علیہ الرحمۃ  
میں حاضر تھا وہ مسئلہ مذکورہ تھا سوار شاہ فرمایا کہ میت کو دس دن پہلے ہی دفن نہ کیا جائے بلکہ  
لحدی سنوں ہے البتہ عذرا الدین عفی عنہ مراد آبادی۔

قبر میں دفن کرتے وقت بیری کی لکڑی رکھنا

سوال ۱۔ قبر میں بدقت دفن کرنے کے ایک کھڑی رخت بیری کی ضرورت رکھتے ہیں۔

جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ اس کا ضروری کعبہ عت ہے اور بیری کی خصوصیت میں مشابہت و اضافہ کی ہے  
لہذا اس کو ترک کرنا چاہیے اور اس کی کچھ اصل نہیں نقطہ۔

دلی کی اجازت کے بغیر جنازہ سے جانا

سوال ۲۔ اگر کوئی بغیر ریاضت کے اہل میت کے جنازہ پر سے چلا جائے تو کچھ خطا اور ترمیم ہے

جواب ۱۔ بدون اذن دلی میت کے جانا مکروہ ہے۔

ملفوظات

عاجز کہ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو افس کی نفس کو ویسے ہی کہتے ہیں جیسے کہ وہ اپنے  
دینا چاہتے اور ہم کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تمیز و تکفین حسب تقوہ ہونا چاہیے ہے اور  
بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

کاملاً مکمل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افانبات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج اکحاف رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی



دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتویٰ میں لکھا کہ کسی کو قبلہ و کعبہ کہنا اور لکھنا  
مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے

مکمل

۵۵۲

فتاویٰ رشیدیہ

لے باا درست ہے یا نہیں

جواب ۱۔ ماہان ابازت سے زیادہ لے باا درست نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مقدمہ میں بھی گواہی کو چھپانا

سوال ۱۔ ایک شخص نے اپنے مقدمہ میں شاہ گروانا اس نے اسوج سے شہادت سے انکار کیا کہ  
آج کل کچھ یوں میں دکلا رنگ شہدوں کے جرح اور تدرج کے سوال کر کے اپنی تیز بانی سے شاہدوں پر شہادت  
کو غلط اور متنبس کرتے ہیں اس وقت اس کو تیز ترقی و باطل میں نہیں رہتی ہے اور اس مقدمہ میں اس شاہد  
کے سوا اور کسی بہت سے شاہد ہیں مگر یہ شخص امتیاطاً اعمائے شہادت سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کچھ یوں  
شاہد نہیں بن سکتا مگر وہ کلا کے سوال و جواب کی طاقت نہیں اس صورت میں یہ شخص متنبس کتمان شہادت کا  
تو نہیں مگر بقیاس ایک عالم اختلاف مسائل کی وجہ سے فتویٰ پر مبنی نہیں کرتا یہ گنہگار تو نہیں۔

جواب ۱۔ درودیکو اس مقدمہ کے شاہد موجود ہیں تو شخص کا نام حق نہ ہوگا البتہ اگر ایسا ہی کسی شہد پر پڑے  
برقاسوت حق بات کہنی اور جرح و نقد و کلا پر نظر کرنا صرف اس وقت میں برکت ہے لیکن اصل عالم کا غلط و غلطی تعالیٰ اعلم  
بزرگوں کو قبلہ و کعبہ وغیرہ لکھنا

سوال ۱۔ قبلہ کعبہ یقیناً دارین و کعبہ کین یا قبلہ دینی و کعبہ دینی یا قبلہ آمال و حاجات یا قبلہ مرادات  
یا قبلہ موری و کعبہ حسنی یا دیگر شرف من العباد کے القاب آداب میں والد یا موری کیا اخوی کر اہل کی کو تحریر  
کرنے جائز ہیں یا نہیں حرام ہے یا غیر حرام کردہ ہے تحویلی یا تسویعی سے بدلتا ملائی تفسیر اہل عالم فرمادیں۔

جواب ۱۔ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں لقولہ علیہ السلام  
لا تفسروا رعدیث جب زیادہ حد شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے منوع ہوئے تو کسی  
دوسرے کی واسطے اس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

وعدہ کو پورا نہ کرنا

سوال ۱۔ ایسے وعدہ نہ کرنا کیسا ہے اس مسئلہ کو بہ ثبوت حدیث شریفہ اور فقرہ کے زیر  
تلم نظر کر بہت جلد مرمت فرمادیں اور کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جاوے فقط۔

جواب ۱۔ ایسے وعدہ منوع ہے اگر وعدہ سے وفانہ ہو تو معاف ہے البتہ وعدہ کی وقت  
سے ہی ارادہ عدم ایفاء کا ہے تو مکروہ تحریمی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

نہ میرے لئے نہ میرے بھائی کے غلط استعمال کرو ۱۰ مجاہدین وسلم

کتابت مولانا امجد علی صاحب گنگوہی

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افانبات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ حالانکہ "قبلہ و کعبہ" یہ القابات بزرگوں کی تعظیم کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ گنگوہی کے لئے تو  
بڑے بڑے القابات لگائے جاتے ہیں تو کوئی کچھ نہیں کہتا مگر جب بزرگوں کی بات آتی ہے تو فتویٰ لگ جاتا ہے۔



دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا  
تناول کرنا مسلمان کے لئے درست قرار دیا

کسی

۵۶۱

فتاویٰ رشیدیہ

جواب ۱۔ کفار سے سلام نہ کرے مگر بغیر صحت ساج ہے۔

آریہ سماج کا لکچر سننا

سوال ۲۔ آریہ سماج کا لکچر سننا اور اس موقع پر کہ شرک پر پورا ہوا ایک کھے مکان میں  
کھڑا ہر جیسے تو گناہ تو نہیں ہے۔

تواب ۱۔ آریہ کے دھند کو نہ سنے کہ انتہائی فساد دین کا ہے مگر جو نام ہے اور وہ کرے تو  
خطا ہوا ہے در نہ منع ہے فتاویٰ رشیدیہ

انگریزی ادبیہ

سوال ۱۔ اکثر ادبیات انگریزی میں مشرق و مغرب جو تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اعتدال و شرف  
برابر ہوتا ہے لیکن بعض نکتوں پر جو خاصا شرب ہے اور بعض نکتوں پر

بعض فرق و یکساں ہیں اعتدال و شرب معلوم ہوا ہے ایسی حالت میں اعتدال اس کا معنی ہے یا نہیں۔  
جواب ۱۔ جس میں خط شرب یا جس شے کا ہے اس کا استعمال اور جو علم کے حرام ہے اور

لامنی میں محدود ہے و شرعاً اہل علم

بیسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال ۲۔ جو نان پاؤ بیسکٹ وغیرہ نجس تازی ہو جو نجس کھاتے ہیں کھانا اس کا جائز ہے یا نہیں۔  
جواب ۱۔ یہ مسئلہ مختلف ہے علم محمد کی ہدایت بنیاست و رحمت کی ہے اور یحییٰ کی ہدایت

تحتیق و تفریق و تفریق ہاں ہے و شرعاً اہل علم

ہندوؤں کا بدیہ قبول کرنا

سوال ۱۔ ہندو تہذیب و ادب میں اپنے اساتذہ عالم اور گرو گھیس یا پوری بالور کے کھانا  
بعد تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اساتذہ عالم و لو کہ مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال ۲۔ ہندوؤں کی شادی میں جانا جائز ہے یا نہیں۔ سرزمین سے جو حالات معلوم  
ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جانا درست ہے یا نہیں۔

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افانبات مبارک

حضرت مولانا الحاج الحاج رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ واہ گنگوہی صاحب واہ! آپ کے نزدیک ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست  
ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے بھلنا اور شریت پلانا حرام ہے۔



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابیوں کا پیشوا  
گستاخ رسول، محمد بن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا (معاذ اللہ)

تاریخ شریعہ ۳۳۶

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب  
سوال ۱۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔  
جواب ۱۔ محمد بن عبدالوہاب کو روگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب  
نبوی رکھتا تھا امدادی بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدد یہ اس کے مزاج میں  
تھی راضی تھا انہی۔

وہابی کا عقیدہ  
سوال ۱۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا کہ وہ مذہب تھا کہ  
کیا شخص تھا۔ امدادی نجدی کے عقائد میں بدعتی عقیدوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔  
جواب ۲۔ محمد بن عبدالوہاب کے عقیدوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد حلوہ تھے وہ  
مذہب ان کا منہ تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ ان کے عقیدے ہی پر ہیں۔ مگر  
ان جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے عقیدے ہیں۔ اعمال میں فرق صحتی  
خاصی۔ مکی۔ منہی کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری  
سوال ۱۔ یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انہوں نے آتش  
مغایں و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت جو پرہیزگاریاں آقا تو سکرت کرتے تھے  
مگر ان کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تک بغل  
کے تین پارہ نام پڑتے تھے زیادہ عذاب اس امر سے بالضررہ اغماض نہ فرمایا جیسے فقط۔  
جواب ۱۔ حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور نہ کوئی عالم وہابی  
ہم کہہ لوگوں نے بلوچرہل کے اردو کتب دیکھ کر غلط کا حیلہ دنیا کی مناسک کے واسطے عقیدہ  
کر لیا ہے غلطی کر گراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے مگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صلوات لکھتا مگر یہاں کوئی مولانا  
اس نام کا نہیں رہا ان کے سب علماء سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاذیہ کا نزدیک کو غلیفہ بنانا  
سوال ۱۔ حضرت معاذیہ نے اپنے مدبر دیوبند کو یہ کہہ کیا ہے یا نہیں۔

کتاب فی سبیل اللہ  
کامل  
فتاویٰ رشیدیہ  
محبوب بطور جدید  
از افاضات مبارکہ  
حضرت مولانا الحاج اکحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی  
ناشرانہ  
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان را  
اردو بازار کراچی

☆ جبکہ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ رد المحتار حاشیہ در مختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البقاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں یعنی خارجی ایسے ہوتے  
ہیں ہمارے زمانے میں یہ وہابی محمد بن عبدالوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین شریفین پر غلبہ کیا اور وہ اپنے آپ کو خطی  
کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں۔ اس وجہ سے  
انہوں نے المسند و علمائے المسند کا قتل مباح (جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لاکھ مسلمانوں کو  
ان پر 1233ھ میں قحط بخشی (رد المحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر، جلد 3، ص 339)



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

## عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے

کس

۱۲۹

نقد و رد

دیوبند وغیرہ سے نہ سید علی ہمدانی کی کوئی صورت معین نہیں۔ مکان ہوا اس کا ثبوت حدیث سے ہے  
اور کسی صورت خاصہ کو ضروری جاننا بدعت ہوگا۔

عیدین میں خطبہ کے پہلے دعا مانگنا

سوال: مسئلہ عیدین میں خطبہ کے اول دعا مانگنا چاہئے یا بعد خطبہ کے یا بالکل نہ چاہئے۔  
جواب: بدعت ہے اول و آخر و علمہ تاکیدیں ثابت نہیں لہذا نہ کرنا چاہئے البتہ بعد سلام نماز  
عید کے دعا کریں پھر پھر پھر پھر دعا ثابت نہیں۔

معاذتہ خصوصاً عیدین میں

سوال: بدعت عیدین میں معاذت کرنا اور ہنگامہ کرنا کیسا ہے۔

جواب: بدعت عیدین میں معاذت کرنا بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد  
عبد اللطیف

الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عقی غنی

رشید  
احمد ۱۳۰۱ھ

معاذت کرنا خصوصاً عیدین میں

سوال: بدعت معاذت کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔  
جواب: بدعت معاذت و مصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور اور باعث  
مروت اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے ہیں بدعت ہے اور مکروہ تحریمی اور علی الاطلاق ہر روز  
مصافحہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرائط خود یوم العید کے ہے اور علی ہذا معاذت جیسا بشرائط خود یوم ایام  
میں ہے ویسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے کرنا بدعت ضلالہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
الوداع کا خطبہ طبعاً

سوال: بدعت آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع  
الوداع یا سنت الترادیع اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ ماہ رمضان المبارک  
میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے  
ہوں کیسا ہے۔ آیا حسب رسم ان کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و  
عقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے مینوا توجروا۔

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افانست مبارک

حضرت مولانا الحاج اچانہ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معاذت کیا جائے تو اس  
میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ گنگوہی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے

فتاویٰ رشیدیہ  
کامل

محبوب بطور جدید

از افانبات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج اچانظر رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان ما

اردو بازار کراچی

۱۲۱

کسو

ایصال ثواب میں دن اور کھانسی خصوصیت

سوال ۱۔ دوسرے روز مرنے کے چھ چنڈ آدمی مع بکر کمرہ طیبہ جنوں وغیرہ پڑھتے ہیں اس مجمع میں جانا کیسا ہے۔

جواب ۱۔ میت کے واسطے کمرہ طیبہ وغیرہ پڑھنا بہت بہتر اور ثواب ہے مگر تفصیل میرے روز کی اور جنوں کی بدعت ہے وہاں شریک نہ ہونا چاہیے۔

میت کے دفن کے بعد مکان پر فاتحہ

سوال ۲۔ بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جس وقت موتی کو دفن کر کے آتے ہیں اس کے گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب ۲۔ اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں۔

برادری کا میت کے گھر جا کر رسوم ادا کرنا

سوال ۱۔ حسب مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جا کر فاتحہ پڑھنا اور گپڑی بڑا دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ یہ سب امور بدعت اور ناجائز ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا درست ہے مگر دفن کفن میں نہ شریک ہوا ہو۔

یانا قیود و رسوم ایصال ثواب کرنا

سوال ۱۔ میت کو ثواب پہنچانا بلا قید تاریخ کے یعنی تیجا، دسواں، چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب انہیں اس وقت مروجہ ہوں تو نام درست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔

اہل میت کو کھانا کھانا

سوال ۱۔ اس ملک میں بموجب رسم کے اگر کوئی مرادے تو اس گھر والے یا اس کے ہم کے لوگ اس کے غریب و نادار کی روٹی پکاتے ہیں یہ تک کہ جب تک روٹی تیار ہو تکمیل تک نہیں کرتے اس روٹی کا کھانا حرام ہے یا مکروہ۔

☆ گنگوہی صاحب اکیاب ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی ثبوت پیش کرنا ہوگا؟



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:  
محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذ اللہ)

مکی

۲۲۵

نکتہ شریف

سوال ۱۔ سویم چلم دغیرہ کی مجلس بتخصیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے اور اس مجلس میں جانا چاہیئے یا نہیں۔

جواب ۱۔ مجالس مردہ زانہ میلاد و عرس و سویم چلم بالکل ہی ترک کرنا چاہیئے کہ اکثر مشائخ اہل بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
محفل میلاد کا کرنا

سوال ۱۔ زید نے بکر سے دیانت کیا کہ مجلس میلاد مردہ جہاں جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو راہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ خیال اس کے کہ خراج زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقادیں نہایت جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو لعنہ نہ دیے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بھلا شرع کا بوجہ لیگا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہو جائے بہریت خالصتہ مانع ہو لہذا اس سبب سے بکر کو ترک بہمت سابق و حال کو انکار بہمت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ربا تو نہیں ہے۔

جواب ۱۔ بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہو کہ اجزم ترک گناہ کا ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں

سوال ۱۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات مرفوضہ اور کاذب نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب ۱۔ ناجائز ہے بسبب اوردوجہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب دربار امین دارالافتاء

فتویٰ ۱۔ درباب عدم جواز مجلس مولود و مردہ از مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب

الفتاویٰ باب الفحص صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ موصول از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری۔

استفتاء اس سلسلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم تہجۃ الیوم السنو میں جو شخص کہ

☆ اس فتوے سے اکابر دیوبند کی محفل میلاد سے عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ محفل میلاد میں صحیح روایات بھی ان کے نزدیک جائز نہیں (معاذ اللہ)

محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افشانت مبارک

حضرت مولانا الحاج اکحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک محرم میں امام حسین کی شہادت کا بیان، چاہے وہ صحیح روایات سے ہو، ناجائز ہے اور سبیل لگانا، شربت پلانا حرام ہے

کشم

۱۰۰

فتاویٰ رشیدیہ

ایصالِ ثواب و صدقات کرنا اور نفعین آب و طعام بھی شرب شربت ہے یا کچھ مٹا ہے اور برائی اور فحش کو اس کا لینا اور تبرک باننا اور برائی یا بد اس کو نہ لینے سے روکنا اور برائی جانیں اور برائی الجھڑیا کو اس میں بہت دخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں امیدِ ثواب کی ہر سکتی ہے یا نہیں اور یہ سب امور بدعت و معصیت ہیں یا نہیں۔

جواب ۱۔ ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بہت بہت روایات کے مستند ہے اور اہم فرقہ کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث بنی عن الرائی الحدیث ہے اور خطبات و آیات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہیں تقسیم صدقات تجسیم ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلالہ ہے علی بن ابی حمزہ کسی طعام کی کسی روم کے ساتھ زلفیہ ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو کر دے اور فقیر کو حرام ہے اس پر طعن کرنا فسق ہے۔ نقطہ دانشہ تعالیٰ اعلم۔

بیران پیر کی گیسو ہوس

سوال ۱۔ تبارک اور رحیمی اور گیارہویں پیران پیر کی گزار درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ تبارک و رحیمی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شریعہ میں نہیں اور ایصالِ ثواب برحق حضرت ندیس سرور درست ہے اور تین تاریخیں گریس و پیش نہ کرے بدعت ہے خطہ دانشہ تعالیٰ اعلم۔ ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال ۱۔ کتاب ترجمہ سر الشہادتین یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی رات کو پڑھنا کیا ہے حسبِ عرائش نازیباں مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب ۱۔ ایام محرم میں سر الشہادتین کا پڑھنا منع ہے حسبِ مشاہدات مجالس و انجمن کے محرم میں سبیل لگانا اور درود کا شربت پلانا

سوال ۱۔ محرم میں عشرہ و عشرہ کے در شہادت کا بیان کرنا صحیح اشعار برداشت صحیح یا بعض ضعیف بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دینا بچوں کو پانا درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہر یا سبیل لگانا شربت پلانا اور شربت میں دینا یا بدعت و درود کا شربت دینا غلط ہے اور محرم میں غلط

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج اسحاق رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشر

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان ۲

اردو بازار کراچی ۱

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے پچھلے فتویٰ میں ہندوؤں کی دیوالی کا کھانا تناول کرنے کو درست لکھا مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے لگائی گئی سبیل کا پانی اور شربت پینے کو حرام لکھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا حال دیکھئے کہ ذکر شہادت صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنا ناجائز لکھا (مجاز اللہ)



## گنگوہی کا باطل نظریہ:

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول ﷺ کی نہیں ہے اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

سید رشید

رحمۃ للعالمین

سوال ۱۔ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتا ہے؟  
جواب ۱۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ ہر کس کو کہہ سکتا ہے۔  
اولیاد و فیما اور علماء و بائین میں مرجع رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال ۱۔ شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا۔ لیکن باقی اذن میں جانب اللہ سے یا نہیں یا بدون اجازت و حکم خدا؟  
جواب ۱۔ کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذالذی یشفع عنہ الا باذن ربہ۔  
کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے جس اس ذات و الہد و اکبر یا کی ہوگی۔  
میں کسی کو جرات نہ مانا کہ اذن کے بغیر اذن کے نہیں ہوئے گا فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال ۱۔ ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں؟  
جواب ۱۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاد سے فیض

سوال ۱۔ مزارات اولیاد و رحم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس مرتبہ؟  
جواب ۱۔ مزارات اولیاد سے کابین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز باطل نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب ہمارے والد اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استطاعت و فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولتا ہے فقط۔  
اولیاد کی کرامات

سوال ۱۔ مولانا رحم فرماتے ہیں

بہت قدامت اولیاد و اولاد

تیر جنتہ باز گردانہ و زراعت

فتاویٰ رشیدیہ  
کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افانبات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الخافض رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک ﷺ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا

القرآن: وما ارسلک الا رحمة للعالمین ۵

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ 17، ع 7)

لہذا بطور تاویل کسی اور کے لئے بولنا جائز ہے



دیوبندی اکابر اور تبلیغی جماعت کا بانی مولوی ذکریا مدنی لکھتا ہے کہ غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایسا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہڈیاں یعنی بکواس کرتا ہے یعنی (معاذ اللہ) دیوبندی تبلیغی نے غفلت کی حالت میں تلاوت کرنے کو بکواس کرنے کے مترادف قرار دیا

باب سوم

۳۸۳

فضائل نماز

## آخری گذارش

مؤفیر نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ جل شانہ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً تلاوت قرآن کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ تب بھی نفس کو شاق گذرے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا، صحبت کی لذت سے لڑائی سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں غفلت سے بھی اگر متنبہ ہوں تو نفس کی شدت پر تیزی پر اثر پڑے گا لیکن نماز کا غفلت سے ذکر ہے، قرأت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ نماز کی حالت میں نہ بیان ہوئی ہے کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مسکت ہوتی ہے نہ کوئی نفع۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے تابع بلا سوچے بچے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے۔ جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکل جاتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ سے بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو۔ اس لئے نہایت اہم ہے کہ نماز اپنی وسعت و بہت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیات جو پچھلوں کی معلوم ہوئی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز میں حل بھی ممکن ہو ضرور پڑھی جائے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ سمجھائے کہ نماز پڑھنے سے تو نہ پڑھنا ہی اچھا ہے، یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بڑی طرح کا پڑھنا ہی بہتر ہے لے کر نہ پڑھنے کا جو عذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے۔ جیسا کہ پہلے باب میں مفصل گزر چکا ہے

اردو

## حکایات صحابہ

(مؤلفہ)

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب  
نور اللہ مرقدہ

(ناشر)

کتب خانہ فیضی

لاہور - پاکستان



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

يَا عَلِيُّ إِنِّي أَعْطَاكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالَ

[illegible]

شخص ہر شے کو دیکھ کر ان شخص کے ذہن سے اندر رونما ہونے لگی تھی۔ ان کے  
 دھرم پر مبنیہ کا کہنا تھا: اس بات پر کہ انہیں بھی انسان ہی ہوتے ہیں اور ان کی نفس بھی اس پر غلبہ نہیں  
 ہو سکتا ہر شخص اس قدر ہی سیدھ کو اپنا ہم جہ بولنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی تنگ نفسیاتی کیفیت پر

تفسير القرآن

## چند دوم

## بني اسرائيل

الأعراف

ابوالاعلیٰ موہووی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پیراپائیدہ مکتبہ تعمیر انسانیت موجی دروازہ لاہور

تفسیر القرآن کا صفحہ نمائش



<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی  
مودودی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

فَاخْلُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ لِّمَا نَسُوا أَنُورَ الْحُسْنَىٰ

تفسیر کے تحت میں شیعہ فرقہ کے اس عقیدے کی وضاحت کرتا ہوں کہ اس عقیدے کی وجہ سے گمراہی ہوتی ہے۔  
اس عقیدے کے تحت میں شیعہ فرقہ کے اس عقیدے کی وضاحت کرتا ہوں کہ اس عقیدے کی وجہ سے گمراہی ہوتی ہے۔

۱۵۔ وہ نہیں ہے جو اس وقت پادشاہی کے قہر و کرم سے ہندو دیوتا کی بہتت ایسے نے سوت  
سخت باز و کفرانی اس کے اہل و عیال کو بھاری ہے کہ یہ اہل حق کے ساتھ ایسا نہیں کرنا کہ وہ انہیں شکر کا  
کہ اہل حق انہیں آقا و مالک و اقتدار سے سب سے بڑے ہیں کہ ان کی تسبیح و تہلیل و تہلیل و تہلیل کے ساتھ ساتھ  
تہلیل کے کسی فریق کے نزدیک نہ بیٹا۔

یہاں پہلے کڑی سختی سے جانے دے ہیں، اولیہ دور میں کمال تھا ورنہ ہرے کے لئے قتال کے سبب  
صحت مناسبت باقی کر کے جانے کی صورت دے دیتے ہیں۔ ان کی خدمت میں شہر پہنچا کر ہرے کے لئے سبب  
کامیابی اور دوسرے فائدہ سے کام لیا گیا۔

[illegible]

مخالفان کے تاثر کو مازونے پاس بھیجا جس نے اس کے پاس گزریں سے کہا کسی شہر میں نہیں ہے۔

تفہیم القرآن

جلد چہارم

لقمان \_\_\_\_\_ الاتحاف (۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پور پرنسز مکتبہ تعمیر انسانیت، موجی دروازہ لاہور

تعبیر القرآن کا مفہوم مائیں

تفسیر القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

اصل عبارت: یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فضل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)



تفہیمات  
(حصہ اول)

میں ایمان کی مدح پھونکنے کی خواہش، اور کبھی کبھی اتفضلے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى (میں ۱۰) مَا كَانَتْ لِنَبِيِّ أَنْ يُكُونَ لَهُ أُسْرَى (انفال ۷۰) عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ رَدَّ رَأْسَهُ ۖ سَلَّمَ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ دُونَ ذَلِكَ ۖ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ تَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (دور ۷۰) وَلَا تَقْصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا (دور ۸۷) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَدَ اللَّهُ لَكَ (تحريم ۱۱) یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ لوگ ان آیات کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہو جاتی تھیں اور آپ غلطیوں سے تبرأت تھے۔ خصوصاً حضرات اہل قرآن کو توان آیات کے ذریعہ سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑنے میں خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہی تودہ آیتیں ہیں جن سے صریح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے بچانے اور اس کی زندگی کو ٹھیکہ معیارِ حق پر قائم رکھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ سے ہے۔ راست اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ اور یہ حقیقت صریح مذکورہ بالا آیات ہی میں بیان نہیں ہوئی ہے بلکہ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسے اصولی حیثیت سے بھی بیان فرمایا ہے۔ مثلاً فرمایا:

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ

وَالنَّاسُ سَافِهُونَ

وَبِأَنَّكَ كَادُوًا يَفْتِنُونَكَ

269

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

اصل عبارت: کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ ﷺ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ (معاذ اللہ)

اصل عبارت: نبی ﷺ سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ ﷺ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ (معاذ اللہ)



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ اور تو اور  
بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریک کی رہنری کے خطرے پیش آتے ہیں

۱۹۵

## تفہیمات (حصہ اول)

اور اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید اس کو بھی گمراہی کا اہم سبب بتاتا ہے۔ تَالُوا حُبْنًا مَّا  
وَجَدْنَا عَلَيْهِ اَبَادًا اَوْ لَوْ كَانَ اَبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَحْكُمُونَ (۱۳۱)  
چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوتِ ارادی اتنی زبردست  
ہو کہ وہ خدا اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہشِ نفس  
اول تو معرفتِ حق ہی میں مانع ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان ہی لے تو وہ اس کو  
اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر نراحت کرتی ہے۔ انسان کے نفس  
میں یہ ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات  
اس کو بانٹتے بوجھتے غلط راستوں پر بھٹکا دیتی ہے۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے  
لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یکمٹے دُر کا  
ہوتے ہیں، اس رہنری کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس چیز کو قرآن مجید  
میں بھی گمراہی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا گیا۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيًا  
هُدًى مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ رَاقِصٌ ۚ اِس سے بڑا گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی راہ سے الگ  
ہوئی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی۔ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِبْنَهُ هَوًى  
وَاَحْلَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَفَتَنَهُ وَجَعَلَ عَلَى كَبْرِهٖ غِشًا وَفَرَّغَ دُبُرَهٗ  
تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہشِ نفس ہی کو اپنا خدا بنالیا۔ باوجودیکہ وہ علم  
رکھتا تھا مگر جب اس نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے بھٹکا دیا اور اس کے دل پر مہر لگا دی  
اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریک  
کی رہنری کے خطرے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کو ایک موقع پر  
تنبیہ کی گئی ہے کہ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ اِس سے بڑا گمراہ کون ہو گا جس نے  
پیروی نہ کرنا وہ نہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی،

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں، اس کے ذہن کا سانچہ  
ایسا ہو کہ صحیح اور حق بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے غور و فکر اور استدلال عقلی کا زیادہ  
محتاج نہ ہو، بلکہ فطرتاً وہ غلط بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و



## مودودی کی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ)

۲۲۹

## تفہیمات

(حصہ اول)

چچر میں رہتا تھا بد ریہے پر سوتا تھا۔ مرنے کا جھوٹا بیہوشا تھا غریبوں کی سی غذا کھاتا تھا غلاتے تک کر مرنے لگا تھا۔ رات رات بھر اپنے خدا کی عبارت میں کھڑا رہتا تھا غریبوں اور نصیبت مندوں کی خدمت کرتا تھا۔ ایک مزدور کی طرح کام کرنے میں بھی اسے تامل نہ تھا۔ آخر وقت تک اس کے اندر شام تک نہ نکلتا اور امیرانہ تفریح اور بڑے آدمیوں کے سے تکبر کی ذرا سی بو بھی پیدا نہ ہوتی۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح لوگوں سے ملتا تھا۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا۔ عوام کے درمیان اس طرح بیٹھتا تھا کہ انہی آدمی کو یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ اس مغل میں قوم کا سردار، ملک کا بادشاہ کون ہے۔ اتنا بڑا آدمی ہونے کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرتا تھا کہ گویا وہ اسی جیسا ایک انسان ہے۔ تمام عمر کی بددعہ میں اس نے اپنی ذات کے لیے کچھ بھی نہ بچھوڑا۔ اپنا پورا ترکہ اپنی قوم پر وقف کر دیا۔ اپنے پیروں پر اس نے اپنے یا اپنی اولاد کے کچھ بھی حقوق قائم نہ کیے۔ حتیٰ کہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینے کے حق سے بھی محروم کر دیا۔ محض اس خوف سے کہ کہیں آگے چلے کر اس کے پیروں اس کی اولاد پر کو ساری زکوٰۃ نہ دینے لگ جائیں۔

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

ابھی اس عظیم الشان آدمی کے کمالات کی فہرست ختم نہیں ہوئی اس کے مرتبہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر عبثیت بھری ایک نظر ڈالنی چاہیے آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا۔ دراصل دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے میٹھا مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلافت وہ زبان عورتے ہیں اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصولی حیات اور قوانین عمل میں اور ان کے معرکہ دیدہ دوح میں پیوست ہو گئی ہے۔

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رخ و سمت اور عجائب پرستی اور ریاضت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت اور حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیا داری کی طرف



مودودی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:  
جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اپنی کتاب میں  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی چرواہا لکھا (معاذ اللہ)

## تفہیمات (حصہ اول)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

ہفتیچہ میں رآل عمران: ۱۶۱ حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرشتہ بھیجا جاتا ہے کہ ان کو  
ایک پاک طینت رکھنے والا نام رکھ دے اور جب ان کے وضع حمل کا  
وقت آتا ہے تو خاص حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی زچگی کے امتحانات ہوتے ہیں  
دعا خط ہر سوسہ مریم رکوع دوم، پھر اس اسرائیلی چرواہے کو دیکھے جس سے  
وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا۔ اسے  
مصر میں خاص طور پر عزت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دہنے کے  
لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو قتل سے بچانے کے لیے ایک تاروت میں رکھوا کر دریا میں ڈوبا  
گیا۔ خاص اسی فرعون کے گھر میں پہنچا گیا جس کو وہ تباہ کرنے والا تھا۔ اس کو پیاری  
صورت دی گئی کہ فرعون کے گھر والوں کے دل میں گھر کر لے رہا تھا۔ یہی وہ شخص تھا  
جسے (دعا: ۱۶۱) کے ذکر کو تمام عورتوں کے دودھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ وہ پھر  
اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ گیا۔ اور اس کی پیدائش کا انتظام خاص حق تعالیٰ کی نگرانی میں  
ہوا اور یسوع علیٰ نبی (دعا: ۱۶۱) پر چند غصے میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء عظیم  
السلام خاص طور پر نبوت ہی کے لیے پیدا کیے جاتے تھے۔

۲۔ پھر دیکھیے کہ اس طرح جن لوگوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح  
نہیں ہوتے بلکہ غیر معمولی قابلیتوں کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔ ان کی قدرت نہایت پاکیزہ  
ہوتی ہے۔ ان کے ذہن کا سانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جوابات نکلتی ہے، سیدی  
نکلتی ہے۔ غلط اندیشی اور گج مٹی کی استعداد ہی ان میں نہیں ہوتی۔ وہ جتنی طور پر اپنے کام  
جاتے ہیں کہ بلا ارادہ کسی غور فکر کے بغیر محض مدد و بردار (intuition) سے ان میں نتائج پر پہنچ جاتے ہیں  
جن پر دیگر انسان غور فکر کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ان کے علوم کسی نہیں جوتے بلکہ جتنی دوسری چیزیں حوالہ  
ہیں میں روئے کا انسان ان کی من برشت میں لیت کیا جاتا ہے۔ وہ غور و فکر سے پہلے ہی میں سے لیتے ہیں اور ان کے  
سال طور پر حضرت یعقوب کو دیکھیے حضرت یوسف کا خواب سننے ہی ان کے دل میں  
لٹک پیدا ہو جاتی ہے کہ اس بچے کو اس کے بھائی جینے نہیں گے۔ برادرین و برادرین  
کو کھیل کے لیے لے جانا چاہتے ہیں تو حضرت یعقوب نہ صرف ان کی بری نیت کو بھانپ  
جاتے ہیں بلکہ ان کو ٹھیک وہ بہانہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو بعد میں وہ بنا لے والے

اصل عبارت: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے، جس سے وادی طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ (معاذ اللہ)



جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا عقیدہ: نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا (معاذ اللہ)

## رسائل و مسائل

(حصہ اول)

— رسائل و مسائل (اول) —

آرائیوں اور اس خرم و تخمین (Speculation) سے بالکل ایک مختلف چیز ہے جس کا ارتکاب غلاصہ کیا کرتے ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس پر قرآن مجید ہر انسان کو خود آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار اس سے کہتا ہے کہ آنکھیں کھول کر خدا کی قدرت کے آثار کو دیکھو اور ان سے صحیح نتیجہ اخذ کرو۔ مسائل نے اپنے سوال میں جس آیت کی تفسیر کے متعلق اپنے شک کا اظہار کیا ہے خود اسی کے ماقبل و مابعد کا مضمون اگر وہ پڑھیں تو دیکھیں گے کہ وہاں بھی تصود کلام یہی بتاتا ہے کہ آیات الہی کے مشاہدے سے ایک غیر متعصب طالب حق کس طرح حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۲۵ عدد ۲، ۲۰۲۱ء)

عصمت انبیاء:

سوال: یہ امر مسلم ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں، مگر آدم کے متعلق قرآن کے الفاظ صریحاً ثابت کر رہے ہیں کہ آپ نے گناہ کیا اور حکم عدولی کی۔ جیسے لَا تَفْرَقْنَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ کی آیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی تحقیق کے نتائج سے مستفید فرمائیں۔

جواب: نبی کے معصوم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتوں کی طرح اس سے بھی خطا کا امکان سلب کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نبی ازل تو دانستہ نافرمانی نہیں کرتا اور اگر اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

پھر یہ بات بھی لائق غور ہے کہ حضرت آدم سے جو نافرمانی سرزد ہوئی تھی، وہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے کی ہے اور قبل نبوت کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کر کے قتل کیا اِذَا وَاَنَا مِنَ الظَّالِمِينَ (اشعرا ۲۲) یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا تھا جب راہ ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔

مختصر یہ بات اصولی طور پر سمجھ لیجئے کہ نبی کی معصومیت فرشتے کی سی معصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو بلکہ وہ اس معنی میں ہے کہ نبوت کے ذمہ دارانہ منصب پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بطور خاص اس کی نگرانی و حفاظت کرتا ہے، اور اسے

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ مودودی کا عقیدہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہذا ایسے شخص کی کتابیں نہ پڑھی جائیں



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا ان اسلامی سزاؤں پر تنقید کرنا جنہیں قرآن و سنت میں بیان کیا گیا ہے

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

۳۳۲

## تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔ حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس ظالم سوسائٹی کے لیے مقرر ہی نہیں کی گئی ہے جس میں سود جائز ہو، زکوٰۃ متروک ہو، انصاف قیہتا فروخت کیا جاتا ہے، ٹیکسوں کی بھرمار سے ضروریات زندگی نہایت گراں ہو گئی ہوں اور تمام ٹیکس چند مخصوص طبقوں کے لیے سامان پیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لیے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔

عام طور پر اسلامی قانون فوج داری کو بچھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے پیش نظر تو رکھتے ہیں سوسائٹی کے اس غلط نظام کو جو اس وقت دنیا کے متمدن ممالک میں قائم ہے اور پھر چوری، زنا، قذف اور شراب نوشی جیسے "عاصۃ الورد" جرائم کا موازنہ قطعاً بے رحم اور کڑوں کی سزاؤں سے کر کے رائے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس موازنہ میں ان کو اسلام کی سزائیں سخت اور ہولناک ہی نظر آتی ہیں۔ کیونکہ نیم شعوری طور پر وہ خود دیکھتے ہیں کہ جو حالات اس نظام حیات نے پیدا کر رکھے ہیں ان میں چوری ایک عام چیز ہوئی ہے چاہے زنا میں بکثرت مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں اور بوڑھوں تک کو جھٹا ہونا ہی چاہیے۔ آئے دن مشتبہ طریقوں سے ملنے والے جوڑوں کے متعلق بُری خبریں مشہور ہوتی ہی چاہئیں بری صحبتوں میں فوخری نسلوں کو بُری عادتیں پڑتی ہی چاہئیں۔ لہذا ان کا دل یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ اگر ان حالات میں اسلامی قانون فوجداری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی پینہ بھی کڑوں سے نہ بچ سکے ہزار ہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹنے لگیں اور ہر روز سینکڑوں آدمی سنگسار کیے جاسکیں۔

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

بلاشبہ ان کا یہ خوف بالکل بجا ہے۔ اس بیہودہ سوسائٹی کے بیہودہ نظام کو باقی رکھ کر اسلام کے قوانین میں سے محض اُس کے قانون فوجداری کو نافذ کر دینا ہمارے نزدیک بھی ویسا ہی ظلم ہوگا جیسا وہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جس غلطی کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ دراصل یہ ہے کہ انہوں نے سوسائٹی کے اس بیہودہ نظام کو جس کی بے ہودگیوں سے وہ مانوس ہو چکے ہیں اپنی فطری حالت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ فطری حالت نہیں ہے بلکہ



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:  
قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ  
مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

۳۲۱

## تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

کرنے والے قماشے رائج نہ ہوں جس میں نکاح کے لیے پوری آسانیاں ہوں اور حج و  
تفریق اور طلاق و طبع کے اسلامی احکام ٹھیک ٹھیک نافذ کیے جاتے ہوں۔ ایسی سوسائٹی  
اپنی میں فطرت کے اعتبار سے اس امر کی متقاضی ہوتی ہے کہ اس میں معاشرت کا جو معتدل  
نظام قائم کیا گیا ہے اس کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ اور اتنی سخت  
سزائیں اس حالت میں ہرگز نامنصفانہ نہیں ہیں جب کہ جائز ذرائع سے منہی خواہشات کی  
تسکین آسان کر دی گئی ہو اور معاشرت کے ماحول کو بدکاری کی سہولتوں اور غیر معمولی  
اسباب تحریک سے پاک کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں منہی جرائم کا ارتکاب صرف وہی  
لوگ کر سکتے ہیں جو عایت درجہ کے بد طبیعت ہوں اور جن کے شر سے خلق اللہ کو محفوظ رکھنے  
کے لیے نہایت عبرت ناک سزاؤں کے بغیر چارہ نہ ہو۔

لیکن جہاں حالات اس سے مختلف ہوں جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط  
رکھی گئی ہو جہاں مدرسوں میں دفنوں میں کلبوں اور تفریح گاہوں میں خلوت اور جلوت  
میں ہر جگہ جوان مردوں اور عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع  
ملتا ہو جہاں ہر طرف بے شمار منہی محرکات پھیلے ہوئے ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست نہ  
ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری  
کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم (Normal Type) کے معتدل حجاج  
اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا جھٹلنے  
مکنا ہوتا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم (Abnormal Type) کا  
اخلاقی مجرم ہے۔ رحم اور کورڈوں کی سزا اور حقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے  
مقرر ہی نہیں کی ہے۔

اسی پر حد سرقہ کو بھی قیاس کر لیجئے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔  
جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں۔ قطع یہ  
اور اسلامی نظم معیشت میں ایسا رابطہ ہے جس کو منقطع نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں یہ نظم معیشت  
قائم ہو وہاں قطع یہی عین انصاف اور عین مقتضائے فطرت ہے۔ اور جہاں یہ نظم معیشت

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)



## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ

۴۷

### تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ہیں گے۔

شریر افسوس اور غیبت طینت لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی آدمی کو خصوصاً بڑے آدمی کے حلق چھوٹی سی بات کی ہلک ان کے کان میں پڑ جاتی ہے تو فوراً ان کی قوت تخیل اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور وہ محض اپنے ذہن سے بہت سی امکانی صورتیں فرض کر کے ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا یہ محقق واقعات ہیں۔ ہر انسان سے خواہ وہ کیسے ہی بڑے درجے کا آدمی ہو کبھی نہ کبھی کوئی ایسا فعل ضرور ہو جاتا ہے جس کو آسانی کے ساتھ بڑے معنی پہنائے جاسکتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ نبی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لغزش سرزد ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا اس لیے فوراً شہرت پکڑ گیا اور اس پر لوگوں نے حاشیے چھانے شروع کر دیے۔ اور یا سے طلاق کا مطالبہ یہ گمان کرنے کے لیے کافی تھا کہ حضرت داؤد اس کی بیوی کی طرف میان رکھتے ہیں۔ اب لوگوں کے ذہن نے ٹولنا شروع کیا کہ یہ میلان آخر ہوا کیونکر؟ کسی ذات شریف کو یہ بات سوجھ گئی کہ غالباً اپنے محل پر سے اس کو نہاتے میں دیکھ لیا ہوگا۔ مگر ان کی صداقت شعاری نے "ہوگا" کو بخش "ہوگا" کی صورت میں بیان کرنا پسند نہ کیا اس لیے انہوں نے "ہوگا" کو "ہے" میں تبدیل کر کے لوگوں سے بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ ایک واقعہ بن گیا۔ حالانکہ میلان ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے تھے۔ ممکن ہے کہ حضرت داؤد نے اس خاتون کی قابلیت اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حال سن کر اسے پسند کیا ہو لیکن بڑے نفوس کی شرارت، ہیٹ ایسے

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

(۱) اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی سیوہ بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں تکلف کرتا تھا اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی اس پر ندامت تھا۔ اور یہ تو ایک عمدہ اخلاق کی بات بھی جاتی تھی کہ کوئی شخص کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف دہ کرنے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے۔ چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ دین میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے باادارے ہو کر آ رہے تھے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اور اسے طلاق کی درخواست کی تھی (کیا کبھی معصوم نبی یہودی سوسائٹی کے برے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

(کیا کبھی انسانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا نبی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے؟)



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کے نزدیک قرآن حکیم نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے

## تفہیمات (حصہ اول)

پراصولی وحدت نہ ہو جائے کیا روایات کو قبول کرتے ہوئے مسلم قوم کے لیے آپ ایک آرڈر کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ اس وقت مسلمان وحدت و یکانیت اور اتحاد قلی ہی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اصولاً اس وحدت کا حل آپ کیا تجویز کریں گے؟

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ اتنے پیچیدہ نہیں ہیں کہ تھوڑے سے تامل سے خود آپ ہی ان کا جواب نہ پالیتے۔ میرے ان مضامین میں بھی جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے، ان میں سے بعض سوالات کا حل موجود ہے۔ تاہم جب آپ کو ان مسائل میں الجھن پیش آرہی ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس الجھن میں مبتلا ہیں تو ان کی تشفی کے لیے مختصراً کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن حکیم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کا کام صریح فکر اور صریح عمل کی راہ بتانا ہے اور اس راہ نمائی میں وہ یقیناً کافی ہے۔ مگر نجات کے لیے صرف قرآن کا پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم علوم و نیت کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں اور وہی اعتقاد رکھیں جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور اسی قانون کے مطابق عمل کریں جس کے اصول قرآن نے مقرر کیے ہیں۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

(۲) ہدایت کے لیے قرآن کے کافی ہونے کا مفہوم بھی عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ کسی کتاب کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی علم یا فن کی تعلیم کے لیے کافی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس فن کے جتنے گڑبہاں یا اس علم کے جتنے اہم مسائل ہیں، وہ سب اس کتاب میں آگئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر شخص جو اس کتاب کے الفاظ کو پڑھ سکتا ہو، اس کے تمام مطالب پر عاوی ہو جائے گا، اور محض کتاب کے مطالعہ ہی سے اس کو اپنے فن میں اتنی مہارت بھی حاصل ہو جائے گی کہ وہ عملاً اس سے کام لے سکے۔ کتاب (بہی) جگہ کتنی ہی کامل بھی لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسری جانب خود

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)



## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا توحید کے متعلق عقیدہ

۵۲

## تفہیمات (حصہ اول)

نیک آدمی اور مبتدئ سے وہ بھی جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے مستحق عذاب ہو چکے ہیں، سب کے سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں؟ (الحج: ۱۱۸)  
وہ زمین اور آسمان میں جس قدر چیزیں ہیں سب طوعاً و کرہاً اللہ ہی کے  
سجدہ کر رہی ہیں! (الرعد: ۱۵)

یہ عبادت، یہ سجود، یہ تسبیح، یہ تقویٰ، تمام جاندار اور بے جان، ذی شعور اور بے شعور چیزوں پر کیا جا رہی ہے، اور انسان بھی اس پر اسی طرح مجبور ہے جس طرح مٹی کا ایک ذرہ، پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کا ایک ٹکڑا (انسان خواہ خدا کا نال ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانونِ فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے، بلا علم و اختیار، طوعاً و کرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے، اسی کے سامنے سر بسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے) اس کا چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسی کی عبادت ہے۔ چاہے وہ اپنے اختیار سے کسی اور کی پوجا کر رہا ہو اور اپنی زبان سے کسی اور کی بندگی و اطاعت کر رہا ہو مگر اس کا روٹکنا، ڈنکنا اسی خدا کی عبادت میں مشغول ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کا خون اسی کی عبادت میں چکر لگا رہا ہے، اس کا قلب اسی کی عبادت میں متحرک ہے، اس کے اعضاء اسی کی عبادت میں کام کر رہے ہیں اور اس کی وہ زبان بھی جس سے وہ خدا کو جھٹاتا اور غیروں کی حمد و ثنا کرتا ہے دراصل اسی کی عبادت میں چل رہی ہے۔

بندگی کا صلہ۔ اس عبادت کا صلہ یا اجر خدا کی طرف سے کیا جاتا ہے؟ فیضانِ جود، رزق اور قوت بقا، جتنی چیزیں خدا کے قانون پر چلتی ہیں اور اس کی بندگی کرتی ہیں، وہ زندہ اور باقی رہتی ہیں اور انہیں وہ وسیلہ بقا عطا کیا جاتا ہے جس سے ہم اپنی زبان میں رزق کہتے ہیں۔ اور جو چیزیں اس کے قانون سے انحراف کرتی ہیں ان پر فساد و غلط ہو جاتا ہے، ان کا رزق بند ہو جاتا ہے، اور وہ فیضانِ جود سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لورمال، لاہور (پاکستان)

☆ کفر و انکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم و خوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بت پوجے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت کر رہا ہے، اس مقام پر مودودی نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا انوکھا نظریہ: بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں

## تفہیمات (حصہ اول)

۱۳۴  
میں پائے جاتے ہیں وہ سب انبیاء کی تعلیمات کے وہ باقی ماندہ اثرات ہیں جو اپنی ذاتی قوت کی وجہ سے قوموں کے اذہان اور ان کی زندگی میں جذب ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد قرآن جو دعویٰ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جس "اسلام" کی طرف وہ بلا رہا ہے وہ وہی اصل دین ہے جس کو ابتداء سے تمام قوموں میں تمام انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نرالا پیغام لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو قُلْ مَا كُنْتُ بِدَاعِيَ الدِّينِ (احقاف: ۹) بلکہ آپ کا پیغام وہی ہے جو ہر نبی نے ہر قوم تک ہر زمانے میں پہنچایا ہے، اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلَى نُوحٍ وَالتَّيْمِيْنَ مِنْ بَعْدِهِ (النمل: ۱۱۲) اس پیغام سے عرب، مصر، ایران، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، یورپ، افریقہ، غرض کوئی سرزمین محروم نہیں رکھی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفیوشس، زرتشت، مانا، ستھلا، نیشا پور

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان دوسرے پیشواؤں میں فرق یہ ہے کہ ان کی اصل تعلیمات تو لوگوں کے اختلافات میں گم ہوئیں مگر آنحضرت نے جو کچھ پیش فرمایا وہ اصل شکل میں محفوظ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" مذاہب میں سے ایک مذہب نہیں ہے بلکہ نوع انسانی کا اصل مذہب ہی ہے، اور باقی سب مذاہب اسی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ مذاہب میں جو کچھ "حق" اور "صدق" پایا جاتا ہے وہ اسی اصل اسلام کا بچا کچا اثر ہے جو سب کے ہاں آیا تھا اور اختلافات میں گم کر دیا گیا۔ جس مذہب میں اس باقی ماندہ حق کی مقدار جتنی زیادہ ہے اس میں اتنا ہی زیادہ "اسلام" موجود ہے۔ رہے وہ اختلافات جو اصل "اسلام" کے

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

لے آئے نبی ان سے کہہ دو کہ میں کوئی نرالا پیغام نہیں ہوں۔  
مجھے ہم نے تباری طرف وہی پیغام دیا ہے جو نوع اور ان کے بعد کے نبیوں پر وحی کیا تھا۔



دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر کی کے وصال پر کہا:

”ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین“

155

المرتب السوانج جلد ۲

نامہ مندوب اسکا تاریخی  
علم و حکمت کا ایک خزانہ ہے

ہر امت میں ہمیشہ ہوتی ہی پسند فرماتے ہیں اور بلا ضرورت ہرگز خود دشوائی میں پڑتے ہیں خود و سرور کو دشوائی میں ڈالتے ہیں لیکن جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں توبہ دیکھا جاتا ہے کہ حضرت والا کے برابر کیا کوئی نسب بدداشت کرے گا، وہ یہ مذاق لطیفہ قال امین اتباع سنت ہے چنانچہ صدر مشور و ارد ہے ماخیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امورہم کلا اختار الصرہا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں وجہ نیک میں اختیار نہیں، اگر آپ پہنچے اسی کو اختیار فرما جو ان دونوں میں کسان ہوں۔

[illegible]

اور جن کو جس کی اصل شان برو سے نزلان و ماجل حکیم کف الدین من حرج اور برو سے عیسیٰ  
 الدین یسوع اس کی اصل صورت میں جلوہ گرفتار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لہذا حضرت دکن علیہ السلام  
 شہید اہل لقب صادق ہے جس سے حضرت ملا انگلی نقاش سواغزی نے شیخ العربیہ العجمیہ حضرت علی مرتضیٰ  
 قدس سرہ النور کی ہمدانات حضرت مامی صاحب ممدت اوزار افاضائے اہل اوزار نے اپنے ہرے قلم سے

تذکرہ شاعرانہ (جلد اول)

حکیم الامتہ مجدد الملتہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

حالات و عادات ○ مقالات و تعلیمات ○ فیوض و برکات  
کشف و کرامات ○ معجزات و طیبہ ○ بشارات و مناسبات  
انعامات الہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے —

مرتبہ :- حضرت خواجہ عزیز الحسن محبوبؒ غلطہ اسد حضرت تھانویؒ

Ⓐ ادارہ تالیفات اشرفیہ ، Ⓜ  
پوسٹ بکس نمبر ۳۳ چوک لکڑ منڈی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے ”وما ارسلک الا رحمة للعالمین“ اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی، کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمة للعالمین کہنا شروع کر دیا۔



دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا  
 ”ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین“

107

آخرت السلام برده

نام مجذوب اسکا تاریخی  
علم و حکمت کلاں خواند ہے  
میرت اشرف زمانہ ہے

جلد سوم

حکیم الامتہ مجدد الدین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مدظلہ

حالات و عادات • مقالات و تعلیمات • فیوض و برکات  
کشف و کرامات • معمولات طیبہ • بشارات مناسبت  
انعامات الہیہ پر مشتمل ہے اور مشعلِ راہ ہے۔

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجددیؒ خلیفہ ارشد حضرت تھانویؒ

ناشر: اداره تالیفات اشرفیہ  
پوسٹ بکس نمبر ۲۳ چوک لکڑ بنڈی  
ملتان

[illegible][illegible]

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے ”وما ارسلک الا رحمة للعالمین“ اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمة للعالمین کہنا شروع کر دیا۔



## دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک شہادت نامہ محرم الحرام میں پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

۷۶

اشرف سوانح جلد سوم

بھی پڑھنے کی حکایت بیان فرماتے ہیں اور اس کی وجہ یہ فرمائی کہ انڈول خیزو بدول رینڈ۔ پھر فرمایا کہ یہ  
ابتداء میں نیازین باقر سے اثر ہوتا ہے پھر دوسرے کو بھی وہ اثر گئے تھے اس سے پھر فرمایا کہ اجماع و تہمت کا  
تو کیم اثر ہوتا تھا اگر شخص گمان ہو کہ شخص ایسا ہے اس کا بھی اثر ہونے لگا ہے اس گمان پر آدیا کا بند  
کا ذکر ہے یہ سوانح کا کہ یہاں وقت ہوتا تھا اس کے مناسب لفظ ہیں احکام بیان کیا تھا چنانچہ محرم میں  
ہر ملت و مملکت کا بیان کیا ان میں غالباً یہی تھا کہ شہادت نامہ محرم میں پڑھنا بدعت ہے۔ وہاں تھانوی نے ہوا  
ایک بزرگ عالم تھے ان کا سول تھا کہ وہ محرم میں شہادت نامہ پڑھا کرتے تھے وعظ کے بعد ایک بڑے عالم نے  
سہرہ اس آئے جو کسی نماز میں پڑھتے نہیں تھے اور بڑے آن بان کے شخص تھے اور تہمت بہت بہت  
فرماتے تھے انھوں نے اپنے نزدیک پڑھی خیر خواہی کے ساتھ بطور مشورہ مجھے کہا کہ حرام میں اس وعظ کا  
نفاذ نہ کرنا خاص خصوص شہادت نامہ کا۔ یہ حرام ایسا ہونے میں کہ اگر پیشتر ان کی اہل بیت نے کیا ہے پھر  
بکلام خدا کا کہہ کر ہمارے ترانہ کو دھت نہیں ہوتی وہ اس طرح ہے کہ ستم و شتم ہر بات ہے۔ لکھا گیا  
ہے مشورہ دینا یا اسلام ہمارے انھیں اس قسم کا جواب دیا کہ انھوں نے پیر اہل علم اہل علم کو اس طریقہ میں مشورہ  
وں پھر میں نے کہا کہ آپ میں بچنے ہوں گے کہ ہم لوگوں کا حرام پر دار و مدار ہے۔ میں نے یہ ذرا لکھ لکھ  
میں کیا۔ وہ بھی خاص صاحب تھے اور میرے بڑے تھے اور بزرگ کا شفقت ہی سے ازراہ ہمدردی یہ مشورہ  
دیا تھا کہ گئے بڑی عقل تو یہ ہے کہ ہم خیر خواہی سے ایک بات کہتے ہیں وہ بھی نہیں ان بیانیہ مذاہن  
جو کہ چلے مذمت نہیں کی۔ تھانوی دور چلے تھے کہ پھر لڑ کر آئے اور کہا کہ بات بھی نہیں اسے اور ہم چنا  
ہاتھ ہیں تو جانے بھی نہیں دیتے۔ نہیں معلوم آپ نے کیا کر دیا قدم ہی نہیں اٹھنا تھا۔ تانہی آپ کی  
بات لکھ گراں گزرتی تھی مگر میں جوا کر چلا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے سیکڑوں بن کا لہا پیلوں میں  
انہما ہے۔ ہم نہیں اٹھنا تھا بلکہ معلوم ہوا کہ یہ کجوات۔ اشرک کے واسطے رسول کے واسطے مجھے  
سات کر دیکھے۔ میں نے کہا کہ نا افسوس آپ کس خیال میں ہیں۔ لاجل و لا قوہ۔ میں نے بہت تلی دی  
کہ کوئی بات نہیں لیکن انھوں نے کہا کہ میں آپ کچھ ہی کہیں میں نے تو اپنی آنکھ سے دیکھا تھا کہ آپ کی گمان  
انکا باقی ہے۔ آج معلوم ہوا کہ بہت کچھ ہوتی ہے اور عجب کیسا ہوتا ہے میں نے ہر چند کہا کہ آپ کا  
گمان ہے لیکن انھوں نے کہا کہ ہرگز ان اوروں کے ساتھ بھی تو ہے وہاں ایسا کیوں نہ ہوا

بیت حق است این از حق نیست	بیت این مرد صاحب حق نیست
واقعہ (۲۱) حضرت والا کی مقبریت خداوند کے سلسلہ بنائے منام بھی بہت گزرتی ہیں	

نہ سمجھنا کہ یہ فناء ہے  
نام مجذوب اس کا تاریکی  
علم و حکمت کا اک خزانہ ہے  
سیرت اشرف زمانہ ہے

جلد سوم  
اشرف سوانح

حکیم تہ مجید المذہب مولانا اشرف علی تھانوی دہلوی

حالات عادات مقالات و تعلیمات فیوض و برکات  
کشف و امانات معولات طیبہ بشارات منامہ  
انعامات البیت پر مشتمل ہے اور مشتمل راہ ہے

مترقبہ حضرت خواجہ عزیز الرحمن مجددی خلیفہ ارشد حضرت تھانوی دہلوی

ادارہ تالیفات اشرفیہ  
پرنٹنگ پریس پبلشرز چوک لکھنؤ  
پلاٹ



دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک پنجگانہ نماز کے بعد ملکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جہالت اور بدعت ہے

اشرف الجواب

۱۵۱

سے ایک غازی پوری مولوی اٹا دے میں مجھ سے کہنے لگے کہ جماعت دعوہ کے فتویٰ اور فتوس  
 کی تمام دنیا مستعد ہے، صرف ایک بات لوگوں کو کھٹکتی ہے کہ آپ حضرات قیام نہیں کرتے، اگر  
 آپ قیام کرنے لگیں تو تمام دنیا آپ کی غلام ہو جائے، میں نے کہا وہ ہمارے آقا بن جائیں  
 لیکن کمی مال تو ہم قصد انہیں کما سکتے، اب جاے دنیا مستعد ہو جائے اعتقاد ہو۔ (میںاس ۵۴)

۳۵ نماز پنج گانہ یا فجر وعصر کے بعد مل کر بلند آواز سے ذکر

کرنا بدعت ہے!

ہر نماز کے بعد یا فجر و عصر کے بعد سارے نمازی مل کر جہاں "لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں اور اس کا سچے کے ساتھ التزام کرتے ہیں حالانکہ سب کے واسطے بزرگوں نے نہیں کہا تھا بلکہ خاص لوگوں کو بتلایا تھا مگر جاہلوں نے اس کو حکم عام ہی بنا لیا اور التزام کر لیا اسی واسطے علماء نے اس کو بدعت کہا اب ان پر آواز سے کہے جاتے ہیں کہ لو بھائی ذکر اللہ بھی بدعت ہو گیا ہے اے علماء کی بھی مصیبت ہے ان سے بھی کوئی جماعت خوش نہیں مگر متحقق صوفیہ ان سے خوش ہیں وہ ان کی قدر کرتے ہیں چنانچہ علماء شیعہ شمرانی مستطع جو بہت بڑے محقق صوفی ہیں فرماتے ہیں کہ شرع صوفیہ دقتی ہے جو عوام کی فہم سے بالا ہے اس لیے عوام کو بھی لازم ہے کہ علوم میں صوفیہ کا اتباع نہ کریں بلکہ علماء اور مجدد کا اتباع کریں کیونکہ یہ لوگ مستحکم ہیں۔

## اسلام کی مثال

حکام شریعت بلکہ عالم علماء ہی کے اتباع سے قائم ہو سکتا ہے ہمارے اسوں صاحب  
 اپنے تھے کہ اگر علماء دنیا میں نہ ہوتے تو ہم تو سب لوگوں کو کافر ہی مانتے۔ کیونکہ ہماری باتیں  
 وہام کی قسم سے خارج ہیں نہ مظلوم وہ کیا سے کیا سمجھے؟ اور ایمان کو برہادرہوئے سولہویں کا  
 احسان ہے کہ انہوں نے حقوق کا ایمان سنبھال رکھا ہے تو اسے وہ صوفی جو سولہویں سے خوش  
 ہے اور ان پر آوازے کسا کرتا ہے تو ان کا احسان مان کر تو انہی کی جدیت جھٹ سے بیٹھا ہوا  
 خطا کر رہا ہے اور گوش عافیت میں بیٹھا ہوا ہے، جتیم پولیس کی قدر جب ہی ہوتی ہے جب کہ  
 عدلت کو راحت سے بڑ کر سوتے ہو پولیس یہ علماء جتیم پولیس ہیں کہ حقوق کے ایمان کی حفاظت  
 کرتے ہیں اگر یہ اپنا کام چھوڑ دیں تو پھر صوفی صاحب کو جبرہ سے نکل کر یہ کام کرنا پڑتا اور سارا

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر علمی و نقلی جامع اور  
دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے نیکاح منیہ

شرف الحجاب

از قلم

محکم الدلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلامی مکتب خانہ

البريد - مخيم سبت - قنفذ البرية  
043-37116298-37116297

042-37116246-37116257

☆ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاذا قمیتم الصلوۃ فاذا کروا اللہ (ترجمہ) پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو (سورۃ نساء، پارہ 5، آیت 103)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد قہلیل اس طرح فرماتے لا الہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ حضور ﷺ انہیں کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے (نسائی جلد اول، باب عدد القہلیل والذکر بعد التسليم، حدیث 1343 ص 412، مطبوعہ فریدیک لاہور)

حدیث شریف: عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ ذکر سنتا تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں

(مسلم جلد اول، کتاب المساجد ومواضع، حدیث 1219، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

یہی حدیث بخاری شریف جلد اول، کتاب الصلوٰۃ حدیث 798 ص 371، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور میں بھی نقل ہے۔

فیصلہ عوام کریں کہ ذکر کرنے والے جاہل اور بدعتی ہیں یا فتویٰ لگانے والے؟



دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے مسلمانوں کا عید میلاد النبی ﷺ منانے کو عیسائیوں کے کرسمس منانے کا مقابلہ قرار دیا جو کہ کم علمی ہے

اشرف الجواب ۱۳۳

ترکین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو شراب کے بخار نے ضعیف اور بودا کر دیا ہے تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ طواف میں رمل کریں یعنی شانے ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کرو کہ ان کو قوتِ مسلمین کی مشابہ ہو اب وہ سب تو ہے نہیں لیکن ماسور بہ یعنی رمل فی الطواف حالہ باقی ہے یہ امر غیر مد رک بال نقل ہے اور جو عمل خلاف قیاس ہوتا ہے اس کے لیے نقل اور حکم کی ضرورت ہوتی ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گزر گئی یا بار بار آتی ہے؟ ظاہر ہے کہ ختم ہو گئی کیونکہ اب جو ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یومِ ولادت کی مثل ہوتی ہے نہ کہ عین اور یہ ظاہر ہے کہ ہر سال کے لیے وہی حکم ثابت ہوتا کسی دلیل نقلی کا محتاج ہوگا بوجہ ہر مد رک یا بال نقل ہونے کے قیاس اس میں حجت نہیں ہوگا لیکن یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ نے یومِ الاثنین میں روزہ رکھنے کی وجہ ولادت فیہ سے فرمائی ہے تو اس میں بھی یہ حکم ہو سکتا ہے کہ یومِ ولادت تو گزر گیا ہے اب یہ اس کا مثل ہے اس کو حکم اصل کا کیوں ہو؟ اب یہ ہے کہ یہ صوم تو خود منقول ہے اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لیے اس پر اس نہیں ہو سکتا اب ہم ترمیمان حضرات کو بھی ایک دلیل عقلی لکھ کر اور اس کا جواب دے کر انہوں کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہے اہل کتاب کا کہ وہ ولادتِ مسیحؑ کے دن عید کرتے ہیں ہم مقابلہ کے لیے حضور ﷺ کے یومِ ولادت میں عید کرتے ہیں تاکہ اسلامی رکت ظاہر ہو جواب یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کسی درجہ میں گج ہو جب ہمارے یہاں اظہارِ رکت کے لیے کوئی شے نہ ہو ہمارے یہاں جمعہ عیدین سب اظہارِ شعائر اسلام کے لیے ہیں ہرے یہ کہ اگر ان کا مقابلہ ہی کرنا مقصود ہے تو ان کے یہاں اور دنوں میں بھی عیدین اور عید ہوتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ ہر ہر دن کے مقابلے میں تم بھی عید کیا کرو اسی طرح عاشورہ کے دن تمہاری داری بھی کیا کرو تاکہ اہل تشیع کا مقابلہ ہو چنانچہ بعض جاہل محض مقابلہ کے لیے نکالتے بھی ہیں اور جناب اگر یہی مصلحت ہے تو ہندوؤں کے یہاں ہولی دیوالی ہوتی ہے ان کے مقابلہ کے لیے ہولی دیوالی کیا کرو۔

لکھنؤ

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اصول اور قاعدہ آپ کا اصل ہے اصل ہے حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کفار نے ایک درخت بنا رکھا تھا اس پر ہتھیار لگائے تھے اور اس کا نام "ذاتِ النواط" رکھا تھا بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کہ "یار رسول

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور دلچسپ جوابات غلام و غوام کے لیے یحیٰ بنیامین

اشرف الجواب

افادہ  
محکم الدلائل وبراہین شریعہ اشرف علی تھانوی مدظلہ العالی

اسلامی مکتب خانہ

المنار پبلیشرز، ۵۰، سٹریٹ ۵، لاہور، پاکستان  
042-37116246-37116257

☆ ہم اہلسنت کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی محبت اور ان کی آمد کی خوشی میں مناتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے حضور ﷺ اپنے رب کے خاص بندے اور محبوب رسول ہیں جبکہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، جب عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر مقابلہ کیسا.....؟



## دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے نماز عید کے بعد مصافحہ کو بدعت اور گلے ملنے کو اس سے بھی برا لکھا

۱۲۵

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن ”عید مبارک“ جو طے کے وقت کہتے ہیں۔ اور مصافحہ کرنا کیا ہے۔

فرمایا۔ عید مبارک کناد درست ہے فقہاء نے لکھا ہے۔ بقی مصافحہ سولہ ملاقات کے وقت تو اتفاقاً (بمطابق علماء) اور دواع کے وقت اختلافاً (بمختلف علماء) شروع ہے۔ اور عید کا مصافحہ ہن دونوں سے الگ ہے اس لئے بدعت ہے اور مصافحہ اور بھی صحیح۔ لوگوں کی ہر حالت ہے کہ نماز عید سے پہلے تو باتیں کر رہے تھے نماز ختم ہوئی اور مصافحہ کرنے لگے۔

حب جلا اور زوال جلا

فرمایا! احسان کے وقت معلوم ہو گا کہ ہم میں حب جلا کتنی ہے کہ ہم زوال جلا کے اسباب سے حائر ہوئے یا نہیں۔ اور کون ٹوٹا ہے دلوں کو۔ پرہیز بھی نہیں ہوتی۔ ہم لوگ بری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ بعض کبر بطل تواضع ہوتا ہے کہ صورت تواضع کی مگر ہے کبر۔ اس طرح سے کہ وہ یہ تواضع اس غرض سے کرتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک یہ خلعت عظم ہے مجھ کو عظم سمجھیں گے۔

حقل کل اور حقل کل

ایک سلسلہ مکتوب میں فرمایا کہ ایک صاحب کو میں نے جواب دیا تھا کہ خدا کے احکام میں تو کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ کے سوال من الحکمت کرنے میں کیا حکمت ہے اس سے ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ لوگ ایسے جواب پر اعتراض کرتے ہیں کہ دھیلا سامارتے ہیں۔ چنانچہ وہ پہلے شخص مجھ سے ملے تو شکایت کرنے لگے یہ لوگ اپنے کو حقل کل سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حقل کل نہیں بلکہ حقل کل ہیں یعنی ان کی حقل بطل حقل ہو گئی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ان سے مکتوب میں منو آتا ہے کہ یہ کچھ میں آنے سے مان لیتے ہیں متعلیوں کی طرح نہیں کہ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب نے ایک مولوی صاحب کا لقب اذیل ٹوڑ کھا تھا محمود و اصرار بھی بری چیز ہے آج کل اس کو کل سمجھا جاتا ہے۔

تل حقل اور تل اکل

فرمایا۔ ہم ایک ہل میں پہنچے یہ ہل صنعت کے ایک شوقین شخص کا تھا۔ اشہر کے حقل بہت ہی صنعتیں اس میں موجود تھیں۔ منہ ان کے ایک یہ تھی کہ سنتوں کے درخت ہاتھ

## اشرف اللطائف

از ادارت

عظیم الشان حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

ترتیب

مُحَمَّدٌ اسْحَقُ مُلْتَانِی



☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے، اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معافہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ تھانوی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے



بھری مجلس میں دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے بے حیائی کی بات کی۔ سائل نے عبادت کی لذت اور مزہ کے متعلق پوچھا اور جواب میں یہ کہہ دیا گیا کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ تو مادی میں ہے

८४

ایک سوال کے جواب میں فرمایا استفہام کے ساتھ دوسرا استفہام کر لینا بھی مناسب ہے کہ بدون دلیل شرعی کے کسی نسبت کا دعویٰ کرنا حقیقت سے یا توہیل سے کیا ہے اور اس دلیل اور توہیل کو بھی ظاہر کر دیا جاوے اور اگر میرا فصل محض خلاف طبیعت ہی ہے تو میری قوم یعنی فاروقیین کی بزم خود تنقیص کر کے دل لٹھا کر لیا جاوے۔ آگے نیتوں کا حقیقی فیصلہ اِنَّمَا اَلْعَمَلُ بِالنِّيَّاتِ پر وقت پر ہو رہے گا اور اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو احکام شرع و حقیت آخرت کو پیش نظر رکھ کر اختیار رہے۔

## مزہ لورنگی

فرمایا ایک صاحب نے خط میں یہ شکایت لکھی ہے کہ جو جمعیت قلب حضرت ولایا کی خدمت پہرکت سے لے کر آیا تھا وہ یہاں آکر رقتہ رقتہ ہو گئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہو گئی تو ضرر کیا ہوا۔ کیونکہ کیفیت مقصود ہی نہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہی فرمایا کیا ضرر ہوا۔ عرض کیا گیا کہ ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چیز اس کے لئے مضر ہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ مضر ہوئی۔ حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بدو کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ ہے تو خوش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں۔ مزہ تو منی میں ہے۔

## مناشی لورنواشی

ایک خدام نے عرض کیا کہ حضرت ابن آمار کے مناشی تو مطلوب ہیں۔ فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔

جلپٹا "لور سلپا"

فرمایا۔ دسوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلباً نہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگنا کہ چاہے دفع کے واسطے ہو۔ چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کہتا ہوں دسوس کی فکر کیوں ہے۔ قلب تو شل ایک سڑک کے ہے۔ اور سڑک پر بھٹی۔ چمار بھی چل رہے ہیں۔ اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں۔ تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔ اگر سڑک خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو

أَشْرَفُ اللَّطَائِفِ

فداکاری

عليكم التحيات والبلجات قلوا محمد اشرف على تمهاوى نود الله مقوا

ترتيب

مُحَمَّدٌ اسْحَقْ مُلْتَانِي





<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے دیسی کوئے کھانے کو جائز کا فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ  
مجھ کو کیا خبر تھی کہ حق تعالیٰ نے اس میں اتنا اجر رکھا تھا

بندہ مجاہد



# تذکرۃ الشیخ

سوانح قدوۃ العلماء زبیر اعظمی فرماؤں میں قلب العالم  
حضرت مولانا الحاج المظاہر شیعہ گنگوہی قدس سرہ

تالیف  
حضرت مولانا محمد عاشق الہی صاحب مکتبہ نوریہ

احکامہ اشاعت

انارکلی لاہور

بیشکر نماز نہیں پڑھی۔ مرض الموت میں جب تک اس قدر حالت رہی کہ دو آدمیوں کے سہارے  
سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکے اس وقت تک اسی طرح پڑھی کہ دو تین آدمیوں نے بشکر اٹھایا  
اور دونوں جانبوں سے کمر میں ہاتھ ڈال کر لیکر کھڑے ہو گئے اور قیام و رکوع و سجود ان ہی کے  
سہارے سے نماز ادا کی ہر چند خدام نے عرض کیا کہ حضرت بیشکر نماز ادا کر لیجئے مگر نہ کچھ جواب یا  
نہ قبول فرمایا ایک روز مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اس وقت بھی جائز نہیں تو پھر وہ  
کونسا وقت اور کونسی حالت ہوگی جس میں بیشکر نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے آپ نے فرمایا کہ امام صاحب  
کے نزدیک قادر بقدرۃ الخیر تو قادر ہوتا ہے اور جب میرے دوست ایسے ہیں کہ محالاً بیشکر  
نماز پڑھاتے ہیں تو میں کیونکر بیشکر نماز پڑھ سکتا ہوں آخر جب ذہن ضعف اس قدر ہو چکی  
کہ دوسروں کے سہارے بھی کھڑے ہوئی قدرت نہ رہی تو اس وقت چند وقت کی نمازیں آپ  
نے بیشکر پڑھیں گویا بتلادیا کہ اتباع طبع اسکو کہتے ہیں تقویٰ اسکا نام ہے اور اختیار  
احوط اس طرح ہوتا ہے۔

لباس آپ کے گاڑھا دھو کر بھی پہنا اور شال وغیرہ اعلیٰ قسم کا بھی استعمال فرمایا آپ کے نزدیک  
دونوں برابر تھے نادانی سے کراہت و نفرت اور نہ اعلیٰ سے رغبت و محبت مگر چونکہ طبع میں  
نفاست و لطافت زیادہ تھی اسوجہ سے میلے لباس سے ٹکدر ہوتا تھا لہذا آپ کا معمول تھا کہ  
آپ ہر روز غسل فرماتے تھے جن کوئی میں آپ کی ملامت کر کی ملامت کا اندیشہ نہیں فرماتے  
تھے بلکہ اگر حق گوئی پر لوگ آپکو برا کہتے تو اس پر نہایت خجرت و سرور ہوتا تھا جس زمانہ میں  
آپ نے دیسی کوئے کی حلت کا فتویٰ دیا اور اس پر شیعہ میں شور و غوغا اٹھا ہے تو آپ نے بار بار  
فرمایا کہ ”مجھ کو کیا خبر تھی کہ اس میں حق تعالیٰ نے اس قدر اجر رکھا تھا“

آپ کوہ تحمل تھے خلاف طبع امر پر کبھی طبع میں تغیر پیدا نہ ہوتا تھا بعض مبتدعین نے خطوط  
میں سب و شتم لکھ کر بھیج دیئے تو آپ نے فوراً خط چاک کر دیا اور خدام کے اصرار پر یوں فرمایا کہ  
”میرے دوستوں کی اگر نظر پڑ جاتا تو انکو صدمہ ہوتا“ انھیں التحریۃ الشریف۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ کی عادت جاریہ اور معمول دائمی کے اظہار میں ایک تحریر اور ہر نظر  
کرتا ہوں جو حضرت کے شاگرد رشید اور مجاز طریقت عالم العلین صاحب ل شیخ سواہ الحاج المولوی



## دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے عورت کی شرمگاہ کے متعلق تحقیق کی کہ عورت کی شرمگاہ گندم کے دانے کی طرح ہوتی ہے

ان مبارک قدموں کے طفیل حاضرین کو اکثر ظاہری و باطنی وہ منافع حاصل ہو جاتے تھے جسکا حصول اس عورت کے بغیر دشوار تھا۔ اس جماعت کو حق تعالیٰ نے اس قدر محبوب بنا دیا ہے کہ بعض دفعہ حق کہلاتا اور مدعی تہذیب گردہ کے خیال میں ادا دلی و حیوانیت معلوم ہوتا ہے ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی نے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اندر ہی تعلیم سب باغیچہ کے گردین نے چھ کالین مگر آپ مطلق چین رہیں نہ توئے بلکہ میاں خٹہ فرمایا جیسے کہوں گا دانہ۔ کچھ دکاندار صحت و بناوٹ کی منافقانہ جھلک سے چونکہ یہ جماعت عموماً محفوظ ہوتی ہے اسلئے انکے سمیت کرنے میں کسی حضرت کو تامل فرماتے نہیں دیکھا اکثر جمعہ کی نماز کیلئے یہ لوگ گنگوہ آتے اور بعد فراغ گوہار کی گواہ حضرت کی خدمت میں جمع ہو جاتے تھے حضرت جی سلام لکھا اور جہان جگہ پائی بیٹھ گئے جو مسئلہ پوچھنا ہو کھول کھول کر پوچھا اور جو شبہ رفع کرنا ہو اوصاف صاف رفع کیا جو کوئی نیا آیا اور حیرت ہونا منظور ہوا وہ پاس آ بیٹھا اور کہا کہ حضرت جی مجھے مرید کر لو آج وقت حضرت مسکو توبہ کر آئے ہو ولسلسلہ میں داخل فرمائیے تھے ایک مرتبہ چند دیہاتی آپ کے سمیت ہوئے اور مسئلہ مسائل پوچھ کر تھوڑی دیر بعد خدمت ہوئے کدھوں پر لائیں ان رکھ حضرت جی سلام کہتے ہوئے جلد سے سلام کے جواب میں امام ربانی کے چہرہ اور لہجہ سے بشارت نکلتی تھی جب چلے گئے تو آپ نے فرمایا "بس سمیت تو انکی جو کہ سہلادھو نہ دیا اور پھر ہو گئے" منسبین سے نذرانہ قبول فرمایا میں بھی حضرت قدس سرہ کا انداز مختلف دیکھا گیا کسی کی نذر بخشی قبول فرماتے اور کسی کی بالکل بدد کرتے اور صاف انکار فرما دیا کرتے تھے اب بعض مخلص حاجت خدام جو وقت کچھ پیش کرتے تو قول آپ انکار فرماتے کہ مجھے حاجت نہیں اور تم حاجت مند ہو اپنے صرف میں لاؤ مگر جب دیکھتے کہ خادم کا دل ٹوٹتا اور روئے دیتا ہے تو آپ قبول فرمائیے اور لیکر پاس رکھ لیا کرتے تھے۔

غیبی فتوحات سے حضرت امام ربانی کو نفرت نہ تھی تو گل کی شان بھی ہے کہ جو شے باطل ہے اسکے لینے سے ناک نہ چڑھائے نہ نعمت رب کی کسی وقت ہتھکڑیاں ہو سکتا ان اگر دے تو غصہ کو اسکے پیچھے نہ لگائے سو یہ شان جسد رب حضرت امام ربانی میں بھی گئی شاید دوسرے میں کم نظر آئیگی باوجودیکہ آپ کے متوسلین میں اکثر خدام گویا آپ کے جان نثار عاشق تھے مگر ایک واقعہ ایسا دیکھا کہ کسی خادم سے آپ نے کسی خاص شے کی فرمائش کی ہو یا اپنی حاجت و ضرورت ظاہر فرما کر یا ہو کہ کچھ عداوت و سلوک کریں ان جو کوئی اخلاص کیساتھ بطور خود اور بطیب نفس کچھ لے آیا تو اسکو آپ سے رو بھی نہیں فرمایا لیا اور ایسی بشارت

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوہ اعلیٰ از ذیہ العزت الفاضل فیہ الشیخین علیہ السلام  
حضرت مولانا الحاج امام غفرلہ الشیخین علیہ السلام

تالیف  
حضرت مولانا محمد عاشق الہی صاحب مکتبہ نوریہ لاہور

احکامہ اسلامیات

لاہور

☆ نو عمر دیہاتی کا بے تکلف عورت کی شرمگاہ کے متعلق پوچھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت گنگوہی صاحب کی محفل میں عورت کی شرمگاہ کے متعلق ہی گنگوہی ہو رہی ہوگی، ورنہ اس متعلق سوال کیوں پوچھا جاتا؟ اور اگر کسی نے پوچھ بھی لیا تو اس طرح جواب دینا کیا بے حیائی نہیں؟



## دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی صاحب وظیفہ کرتے وقت روضہ رسول کا تصور کرنا پسند نہیں کرتے تھے

۱۹۱

دن تک ہر تودہ شخص آفتاب کے بلند ہونے پر وظیفہ کے درمیان اشراق کی نماز پڑھے یا وظیفہ ختم کر کے نیچے  
اشراق پڑھے کوئی صورت افضل ہے؟

(ج) بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیے آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا بندہ کو ماہ ربیع الاول سے اب تک ایک  
ضعف اور بکا خفیف ہے سبق بند اور کھروا سبب بڑا اس تمام نفع میں بیکار کی کثرت پر حقدارم فرمودہ جواب میں  
(۱) استفادہ کے متعلق اس وقت کے واسطے بھی وہی ہیں جو حضرت نوحؑ نے فرمایا تھا قرآن میں اس امت کو  
شانے کو ذکر فرمایا ہے۔

(۳۲) استفادہ کے معنی بخشش چاہنے کے ہیں جس لفظ کے بخشش یا ہوا ہو گیس وہی استفادہ ہے خواہ کسی بان  
میں ہو خواہ کسی صیغہ میں ہو اگر کوئی کہے اسی میری توبہ ہے، بھی استفادہ ہے اسی جیسے یہی استفادہ  
ہے اللہم اغفر لی اور استغفار یہ بھی استفادہ ہے غرض کسی لفظ سے استفادہ کرے جو فضیلت استفادہ کی ہے  
سب میں حاصل ہوگی مگر وہ صیغہ کہ کسی فضیلت حدیث میں آگئی ہے انہیں زیادہ ثواب ہوگا اس واسطے استفادہ  
شاذی لا الہ الا اللہ الہی القیوم والجلالیہ یہ افضل ہے اس واسطے کہ تفسیر ہے کہ توحید پر اور صفات حق تعالیٰ  
کی اس میں نمایاں ہیں درغیر استفادہ میں سب برابر ہیں پس گھڑی بھر میں اگر استفادہ شاذی استفادہ شاذی ہوا  
اور اتنی ہی درجہ میں شاذی استفادہ حدیث کو سواہر کے توجہ استفادہ کے وہ افضل ہوگا اور جو اس فضیلت توحید کے  
یہ افضل ہوگا فضیلت کلی نہیں دیکھتا بعض دیگر وہ افضل ہے اور بعض دیگر یہ افضل ہے۔

(۴) بغیر حضور کے استفادہ پڑھنے میں جو فضائل کا استفادہ کے میں حاصل نہیں ہوتے مگر ثواب سے خالی بھی نہیں ہے  
(۵) تقویٰ و روضہ مظہر کا وظیفہ کے وقت میں اگرچہ بہت پرستی تو نہیں مگر میں پسند نہیں کرتا۔

(۶) درود کے صیغوں کا وہی جواب ہے جو استفادہ میں لکھا گیا۔

(۷) اشراق کا وقت بلندی یک نیزہ سے شروع ہو کر ایک ربع دن تک رہتا ہے جب چاہے پڑھے بلکہ سو کر کے  
پڑھنا اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلام  
اول اپنے ہاتھ سے لکھنا شروع کیا تھا لیکن بوجہ بیکار کے نہ لکھ سکا اسلئے دوسرے کے ہاتھ سے پورا لکھ دیا جس میں  
(س ۳۳) اولیٰ اللہ اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باعتبار ولایت و تقرب کے فرق بعید ہے حالانکہ  
احادیث میں صحابہ کی مصیبتوں کے ذکر سے آتے ہیں اور سزا میں بھی دنیا یا قبر یا آخرت کی مذکور ہیں اور اولیاء اللہ  
تو سزا پاطاعت اور عبادت کے عادی و خوگر ہوتے ہیں گویا مصیبت و نافرمانی جانتے ہی نہیں کر کیا ہے اگر انکی



# تذکرۃ الشیخ

سوانح قدوۃ اہل اربعۃ ائمہ اہل بیت علیہم السلام  
حضرت مولانا الحاج المظاہر شاہیہ گنگوہی قدس سرہ

تالیف  
حضرت مولانا محمد عاشق الہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

## احکامہ اسلامیات

لاہور

☆ جو شخص روضہ رسول ﷺ کے تصور کو پسند نہ کرتا ہو، کیا اس کے دل میں روضہ رسول ﷺ کی محبت ہوگی؟



دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ مولوی عاشق الہی میرٹھی لکھتا ہے کہ رشید احمد گنگوہی یہ سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکانہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز حکومت) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے

## گرفتاری و حوالات اور رہائی و برات

درد دل کا پھر ماں بیچے | لایع دین کا ابنہ سناں بیچے | ڈاکر عالم کو پناہ جن میں | بسعت ثانی کو زماں بیچے |  
 حضرت سے رخصت ہو کر امام ربانی گنگوہی واپس آئے تو نہایت درجہ محزون و غمگین تھے۔ اس وقت سیکڑوں انوائس رات دن میں مشہور ہوتی تھیں اور ہزاروں جھوٹی گپ شپ اڑا کر بیٹھیں۔ جہاں جانیے کسی تذکرہ کر آج فلاں نہیں پچانسی دیا گیا اور فلاں شخص قتل کیا گیا اور جہاں دیکھتے ہیں ذکر مذکور کہ وہ باغی سمجھا گیا اھا سب کو بکرم فساد سولی چڑھایا گیا۔ وہ روپوش ہے اور اسکی تلاش سے غرض مایوسی گھبراہٹ کا محسوس تھا کہ ہر عورت کو بیوہ ہو جانے کا ہر وقت خطرہ تھا اور ہر بچہ کو قدم قدم پر یتیم بننے کا اندیشہ و غم۔  
 حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشیت اور قابل افتخار مجرموں کی فہرست میں جرح ہو چکا ہے اور ایک گرفتاری و تلاش میں دوش آیا جاتا ہے کہ اگر آپ استقلال بنے ہوئے خدا کے حکم پر راضی تھے اور بیکے ہوئے تھے کہ جس جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکانہ ہوگا اور مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے اپنا تو بال برابر بھی فکر نہ تھا البتہ جب مخالفت احباب کا سامان بننا تو انکی زبان پر یہ قطعہ آجاتا۔ قطعہ  
 شبنام کو گیت الدنیا غنیمت | نیک ناسی حتی تو ذنایہ صاب |  
 کہ سبب المفسار زین حقیقت | نقلا صاب و مرقۃ الاحباب |  
 سب سے زیادہ اپنے دو مافی باب حضرت کی مظلومت اور ہندوستان میں یتیم ہوجانے کا غم تھا جو آپ کو کسی کروٹ میں نہ لیتے تھے تھار اتوں باپکاس رخ میں نیند نہ آتی اور دنوں آپ اس دامن میں رہتے تھے کسی طرح حضرت کی ایک دفعہ اور زیارت کروں مگر جائیں تو کہاں جائیں اور میں تو کس طرح میں نہ حضرت کی کوئی جائے قیام میں نہ بحالت روپوشی کسی جگہ کا تعین آخر شدہ شدہ اکو پچھلا سہ کا پتہ چلا اھا آپ بسما نہ کمر گنگوہی سے نکل کر آئے ہوئے۔ راتوں چلتے دنوں چھپتے خاردار جنگل پیدل قطع کر کے نگرہی پونچے اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب راجپوری کے مکان پر مقیم ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مولانا جاکو صاحبک طغریت میں حضرت امام ربانی کی زیارت ہوئی اور آفتاب عالم کو اپنے گھر کا ہمان بنا دیکھا۔ حضرت مولانا نے نہایت شغقت کے ساتھ آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا پڑھ کر دم فرمائی۔



## تذکرۃ الشہداء

سوانح قدوة العلماء از دہ انتہا فی الشہداء قلوب العالم  
 حضرت مولانا الحاج حافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الہی صاحب بیٹھی نواز شہرقہ

## اِکلاۃ اِسْلَامِیَات

انارکلی لاہور



دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے بدعتی ہیں،  
لہذا ان کے ساتھ بیٹھنا اور نکاح کرنا درست نہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (جلد ۳) ۱۳۳  
سوال و جوابات

**جواب:** یہ غلط ہے کہ بدعتی کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جانوں کی باتیں ہیں۔ بدعتی کے نکاح صحیح ہے کما هو مقتضی اطلاق النصوص۔ لسان فی الدر المختار واللوی الاشیء بیانہ نکاح الصغیر و الصغیرہ جہذا ولو لیس الخ۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

**سوال:** (۱۸۷) امام احمد رضا خان بریلوی کے حنفی سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** نکاح تو ہو جاوے گا کہ آخروہی مسلمان ہے، اگرچہ بدعتی ہے، اگر ایسے لوگوں سے رشتہ ہو اہل سنت و جماعت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظہیر) حدیث شریف میں آیا ہے: لا نکح المسلمون ولا نکحہم المشرکین۔ ترجمہ: انسان کے ساتھ جو کافر اور ان سے نکاح کرو۔ فقط۔

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

**سوال:** (۱۸۸) اعلان کے لئے نکاح میں باجہ طال ہیں یا نہیں؟

**جواب:** اعلان نکاح کے لئے دف بجانا طال ہے، اور باقی باجہ سب حرام ہیں۔

دف کتنی دیر تکہ بجانا درست ہے

**سوال:** (۱۸۹) نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے؟

**جواب:** دف بجانا بعد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر دخول حج سے شام تک پڑانا درست نہیں۔ یہ بکر اعلان کے بجائے باجہ کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظہیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجہ نکاح حرام ہے بدعتی ہے اور کفر کا خوف ہے

**سوال:** (۱۹۰) تنزیہ الامان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ شوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرما

۱۔ ایضاً باب الولیٰ ص ۲۳۳ ج ۳ ظہیر ص ۱۵۸ ج ۳ حاشیہ و بطلب اعلانہ فی الطہارہ و الصغیر و اجمع فی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلیٰ هذا النکاح واجلوه فی المساجد و اجسروا علیہ بالعرف (درمیان کتاب نکاح ص ۲۵۹ ج ۲)۔ یہ اعلان مکن لہ جلا جلا ولم یحضر علی ہذہ الطرب (ایضاً کتاب طہر ص ۵۳ ج ۲) ظہیر۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب النکاح

فتاویٰ

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ)

سببیت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

تتبع

مولانا محمد ظفر الدین (شعبہ تہذیب و ادبی دارالعلوم دیوبند)

مکتبہ تحفہ

ٹی بی ہسپتال روڈ  
مٹان پاکستان

☆ بھولے بھالے سنی جو دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ انکے دل میں ہم اہلسنت بریلوی کیلئے کتنی نفرت ہے



دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

شبِ قدر میں اپنے طور پر عبادت کی جائے، خاص اجتماع منعقد نہ کیا جائے

باب مسال من پیر و نندو

149

الحق اور اسطووم کے مل و مسل (جلد چہارم)

(۵) ایک یاد کو اقتداء بلا کر اہت جائز ہے اور تمن میں خلاف ہے اور اس سے زائد کردہ ہے (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد أو النین بواحد فلا یکره و ثلاثة واحد فیه خلاف بحر عن الکافی وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة نعم ما قلناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یقید عدمه لامل بقى لو فنی به واحد الثانی ثم جاء ت جماعة اقتدوا به قال الرضی ینهی ان لکون کراهة علی المتأخرین شامی ۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کثرت ہو جائے پر جماعت اور ہونے کے تو تدا می ثابت ہو گئی اور لازم آگئی امام کو چاہے کہ منع کر دے۔ فقط

شب قدر اور شب برأت و معراج میں نوافل

**سوال (۱۷۲۰):** شب قدر، شب معراج، شب براءت وغیرہ جیسی راتوں میں مسجدوں میں جمع ہو کر اللہ اور وظائف پڑھنا کیسا ہے؟

حیاتِ احیاء ان لایالی کا مستحب ہے یہ راتیں عند اللہ بہت حیرک ہیں ان میں جتنی عبادت کی جائے  
تو داد و باعث اجر سے لیکن ان لوگوں باجماعت نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ یہ بدعت و مکروہ ہے ۲ بلکہ اپنے  
اپنے طور سے تلاوت قرآن مجید کو افضل و خیرہ پڑھنی چاہئیں کسی خاص اجتماع کی ضرورت نہیں۔ فقط

رات کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے اور اس کا طریقہ

**سوال (۱۷۲۱):** میں نے ایک کتاب رکن دین میں دیکھا ہے کہ شب کو آٹھ رکعت نفل ایک لام سے پڑھ سکتے ہیں لیکن قعدہ کی نسبت کچھ نہیں لکھا آیا اور رکعت کے بعد قعدہ کرنا اور اس

۱۔ ہذا کرتے تھے اور نیک میں غلبہ داری وغیرہ کی مہارت جہاں نکل رہا تھے وہیں شاہی کی یہ مہارت بھی نکل کر تے تھے۔  
۲۔ النمل بالجماعة غیر مستحب لانه لم يطلع في غير رمضان والجمعة اور نیک کیا کرتے تھے چھ مکی نفل رمضان ہی میں  
۳۔ ہاں ہے مطلق طہار نے ہفت کے وقت کی وجہ سے کردہ قرآنی کھد یا جیسا کہ پہلے مسئلہ میں انہوں نے بحث کی ہے لیکن طہار شاہی  
نہیں دیکھ رہا کہ جو مہارت نیک کی کہ اس سے صرف اے سلم ہوتا ہے کہ طہار شہد و انتخاب کے خلاف ہے چنانچہ آخر میں وہ  
نکلتے ہیں، وهو كالصريح في انها كونهما تزيهة لیکن اگرچہ کہ نفل رمضان میں نیک کیا جائے اور چھ نفل ہی ہیں  
۴۔ رمضان میں جماعت کرنی تو کرامت بھی نہیں واللہ معلوم۔ فقیر۔ ۲۔ وقال المحقق باب الجمعة ۳۶۳ ۱۰۱۰۔ سید یہ  
۵۔ ۱۲۰۹۱۰۱۰۔ ۲۔ واعلم ان النمل بالجماعة على سبيل التماسي مكروه على ما تقدم الخ فسلم ان كلا  
۶۔ صلاة الغائب ليلة اول جمعة من رجب وصلاة البراءة ليلة النصف من شعبان وصلاة التقلید ليلة  
الشیع والمشرکین من رمضان بالجماعة بدعة مكروهة التماسیة المستعصی باب التواضع من (ص ۱۰۱)۔

آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد چہارم

كتاب الصلوة (ربع ثالث)

## فادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ) دارالعلوم دیوبند

## حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و نحوه

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبۂ ترویجِ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

六

ٹی بی ہسپتال روڈ  
ملتان پاکستان

سید محمد

☆ دیوبندی مفتی کے نزدیک شب قدر میں خاص اجتماع منعقد کرنا منع ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا رائیو ٹیڈ میں ہر سال خاص اجتماع منعقد کرنا یہ منع نہیں ہے؟ کیا سو سالہ جشن دارالعلوم دیوبند منانا منع نہیں ہے؟



دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

مسائل نماز جنازہ

۳۰۱

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (جلد پنجم)

دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

**سوال** (۲۹۳۷/۱): ایک ہستی میں مسلمان متوفی کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب دوسری ہستی میں اس کو لے جاویں جس جگہ اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان بطور ہمدردی اگر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں جو کہ مشروع ہے تو دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں۔ اگر گناہ ہوتا ہے تو معفو کیا گیا ہے یا مستحق ثواب ہو رہے ہیں؟

✓ جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

**سوال** (۲۹۳۸/۲): مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنا کیا ہے؟

**جواب** (۱): جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع اور ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ فعل غیر مشروع اور حرام کا مرتکب تنبیہ ہوتا ہے نہ مستحق ثواب کا اور فعل حرام گناہ کبیرہ ہے۔ ولا یصلی علی

سنت الامۃ واحداۃ التفل بصلوۃ الجنائزۃ غیر مشروع الخ۔

(۲) جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے ترک کرنا اس کا لازم ہے ج۔ نقطہ۔

بچے کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

**سوال** (۲۹۳۹): بچے کی نماز جنازہ میں جب مسبوق کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو اس کے لئے کیا دعا پڑھے۔

**جواب**: اللھم اجعلہ لنا فرطاً ضمیر مذکر پڑھ دیوے کیونکہ موت کی طرف بھی بتا دینا مفید مانا جاسکتی ہے اور ضمیر مؤنث پڑھنا بھی درست ہے بتا دینا مفید ج۔ نقطہ۔

✓ اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے

**سوال** (۲۹۵۰): ایک مسلمان فوت ہوا، اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست

نے ادا کی ہے۔ اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے۔  
جواب: اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے۔  
جواب: اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے۔  
جواب: اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوۃ (ربیع چہارم)

انفادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ) دارالعلوم دیوبند

تہذیب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب تخریج

مولانا محمد ظفر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

ٹی بی ہسپتال روڈ  
ملتان پاکستان

مکتبہ تحفۃ



دیوبندی مفتی نے تعزیت کے وقت سورہ فاتحہ پڑھنے اور  
ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو خاص بدعت لکھا

۲۳

دیگر معروفیات میں مشغول ہونے سے روک رکھا ہے۔ لہذا زیادہ  
دیوبندیوں سے پرہیز کریں۔

تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایک اور بدعت تعزیت کے وقت اختیار کی جاتی ہے، وہ یہ  
کہ جو شخص بھی تعزیت کے لئے میت کے گھر آتا ہے تو وہ آکر بیٹھتے  
ہی لفظ "فاتحہ" کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے، اور پھر طوطے  
کی طرح چند کلمات پڑھتا ہے اور ہاتھ منہ پر پھیر لیتا ہے۔ اس کا  
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میت کے پسماندگان بچارے مسجد سے لے کر  
شام تک ہر آنے والے کے ساتھ سینکڑوں مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہیں  
اور گراتے ہیں، اور ان کے ہاتھ بار بار اٹھانے سے تھک جاتے ہیں،  
لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی تعزیت کرنے کا طریقہ ہے،  
اور عین دن بھی یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے! اس کا شرعی  
تعزیت سے کوئی تعلق نہیں، یہ خالص بدعت ہے جو آج ہمارے  
معاشرے کے اندر اختیار کر لی گئی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔  
یہ بدعت سرحد کے بعض علاقوں سے شروع ہوئی ہے،

موت کے وقت کی بدعت

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم



مکتبہ رشیدیہ

مبین اسلامک پبلشرز

۱۸۸/دیوبند، پاکستان



دیوبندی مفتی کے نزدیک جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

۲۷

عجبر کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ورد بھیجا جاتا ہے۔ جب اس طرح نماز جنازہ میں شریعت کے مطابق دعا ہو گئی تو اب نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا طریقہ درست نہیں، اس دعا کے اہتمام کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت نے جو دعا کا طریقہ بتایا تھا وہ مکمل نہیں، اب ہم نماز کے بعد اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ارے ہم شریعت میں اضافہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ تو شریعت کے اندر اضافہ ہے جس کو بدعت کہتے ہیں، لہذا اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنازہ لیجاتے وقت ”کلمہ شہادت“ کا نعرہ

دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جب جنازہ کو اٹھایا جاتا ہے تو مسجد سے لے کر قبرستان پہنچنے تک وقفہ سے ایک نعرہ لگایا جاتا ہے ”کلمہ شہادت“ یہ نعرہ بھی ہم نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے، شریعت نے اس موقع پر یہ نعرہ ہمیں نہیں بتلایا، بلکہ جس طرح سیاسی جماعتیں اپنا اپنا نعرہ لگاتی ہیں، اسی طرح ہم نے یہ مذہبی نعرہ ایجاد کر لیا ہے، حالانکہ ایسا کوئی کلمہ پکارنا

۲۸

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لہذا یہ بدعت ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

## موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم



میمن اسلامک پبلیشرز  
۳۳/میلوٹ کراچی

☆ مفتی صاحب آپ کی تحریر پر بڑا افسوس ہوا۔ آپ نے سیاسی نعروں اور دیگر نعروں کو کلمہ شہادت ”اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبده ورسوله“ سے ملایا۔ یہ تو رب تعالیٰ کا ذکر ہے خاموش جنازہ، لے کر جانے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے رہیں۔



دیوبندی مفتی نے تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی کو بدعت لکھا  
مگر سارے کام یہ خود بھی کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

۳۵

مسک ملار دیوبند

## مسک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

اور اتباع سنت کے غلبہ کی وجہ سے سماع سے الگ رہنا قابل ملامت نہیں بلکہ  
قابل مدح ہے۔ مثلاً دیوبند کا معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہر حال  
وہ روحانیت کے ابھارنے کے قائل ہیں، نفسیات کے بھرکانے کے قائل نہیں۔

### مروجہ رسوم کے متعلق مسک دیوبند

وہ رسوم شادی دہنی کو اسوہ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور  
بے تکلف طریقہ عمل میں محدود رکھنا چاہتے ہیں اغیار کی نقالی یا تشبیہ کو قابل رد  
سمجھتے ہیں۔ یعنی کی معمول تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اس  
لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی مروجہ رسوم کو خلاف سنت جانتے ہیں۔  
اسلئے انہیں رد بھی کرتے ہیں۔ بہر حال رسم بدعت ہو یا رسم خلاف سنت، دونوں  
کو ہی روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسوم عمومی کو قوت سے روکتے ہیں کیونکہ وہ ٹوٹا  
بمکہ کر کی جاتی ہیں اس لئے وہ بدعات ہیں، جن کی زور براہ راست سنت پر  
ہے اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبہ سے انجام دیکھائی ہیں اس  
لئے وہ محض رسوم خلاف سنت ہیں۔

بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے  
در آنحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلاف سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے صرف  
عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محو ہو جاتا  
ہے، دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ ہو کر عمل میں نقصان آ  
جاتا ہے۔

جس میں نہایت عام فہم انداز سے ملار دیوبند کے مسک کی تفصیل  
بیان کی گئی ہے اور مسک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ  
بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسک ہے۔

ناشر

دارالاشاعہ اردو بازار کراچی

فون ۲۱۲۷۹۸



## دیوبندی مفتی تقی عثمانی نے شبِ قدر جیسی عظیم رات میں مساجد پر چراغاں کرنے کو اسراف اور حرام لکھا

شب قدر کے فضائل اور معمولات

(۱) بعض لوگ اس مبارک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جو بڑی محرومی کی بات ہے، ایسی مبارک رات کے ثمرات و برکات سے محروم رہ جانے والا والا محروم ہے۔  
(۲) بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر و تفریح کرنے، ہونٹوں میں ٹھنڈا گرم پینے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے تو سوجانا ہی بہتر ہے کہ کم از کم سو کر گناہوں سے بچے، بہر حال یہ کوتاہی بہت عام ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔  
(۳) بعض لوگ جاگتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، لیکن یہ دونوں کام اجتماعی طور پر کرتے ہیں مثلاً مساجد میں اس کے لیے بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں اور وہاں عبادت برائے نام اور گناہ بہت ہوتے ہیں مثلاً دنیا جہاں کی فضول باتیں، شبیتیں اور برائیاں ہوتی ہیں اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔  
(۴) اکثر جگہ مساجد کو خوب سجایا جاتا ہے اور دل کھول کر چراغاں ہوتا ہے، نیز بجلی کی مرچیں اور قندیلے جلائے جاتے ہیں جو اسراف اور حرام ہے، نہ اپنے پیسے سے کرنا جائز اور نہ مسجد کے فنڈ سے جائز اس میں چندہ دینے والے یا قولاً تائید کرنے والے اور شرکت کرنے والے سب گناہگار ہوتے ہیں، لہذا سب کو اہتمام سے مکمل طور پر اس کو بند کرنا چاہئے۔

(۵) اکثر مساجد میں شیعہ ہوتا ہے اور آج کل اکثر فیسے بہت سے مفاسد پر مشتمل ہونے کی بنا پر جائز نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں اکثر نماز، تلاوت اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے، البتہ جو شیعہ تمام شرائط کے ساتھ ہو وہ درست ہے۔  
(۶) بعض جگہ صلوٰۃ التوبہ اور دیگر نوافل جماعت کے طور پر ادا کئے جاتے ہیں، حالانکہ نفل کی جماعت جائز نہیں۔

(۷) اور کچھ ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو ایسی مقدس اور بابرکت رات میں اس کی عظمت و رحمت کو فراموش کر کے ناچے گانے اور فلمیں دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح وہ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و بخشش کا استقبال اس کے قہر و غضب والے افعال سے کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے عذاب کے دائمی بننے میں۔ العیاذ باللہ۔ ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ وبارک وسلم۔

۵۲۳

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان



سَدَابَلَدِ جَلَّتِ سَائِس

کراچی

ماہنامہ

شمارہ ۹

جلد ۳۵

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء

یگانہ — حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ العالی  
مدیر تعلیم — حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

☆ مفتی صاحب! آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جب آپ دارالعلوم دیوبند گئے تو پورے دارالعلوم اور جلسے کو ہزاروں ققموں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں محفلِ حسن قرأت، تقریب افتتاحِ بخاری اور تقسیم اسناد کے جلسوں میں بھی خوب چراغاں کیا جاتا ہے جبکہ چند لاکھوں سے بھی کام چل سکتا ہے پھر اتنا چراغاں اسراف اور حرام نہیں؟ ان جلسوں میں تو آپ یہ فتویٰ نہیں دیتے اور نہ ہی روکتے ہیں۔ ایسا کیوں؟



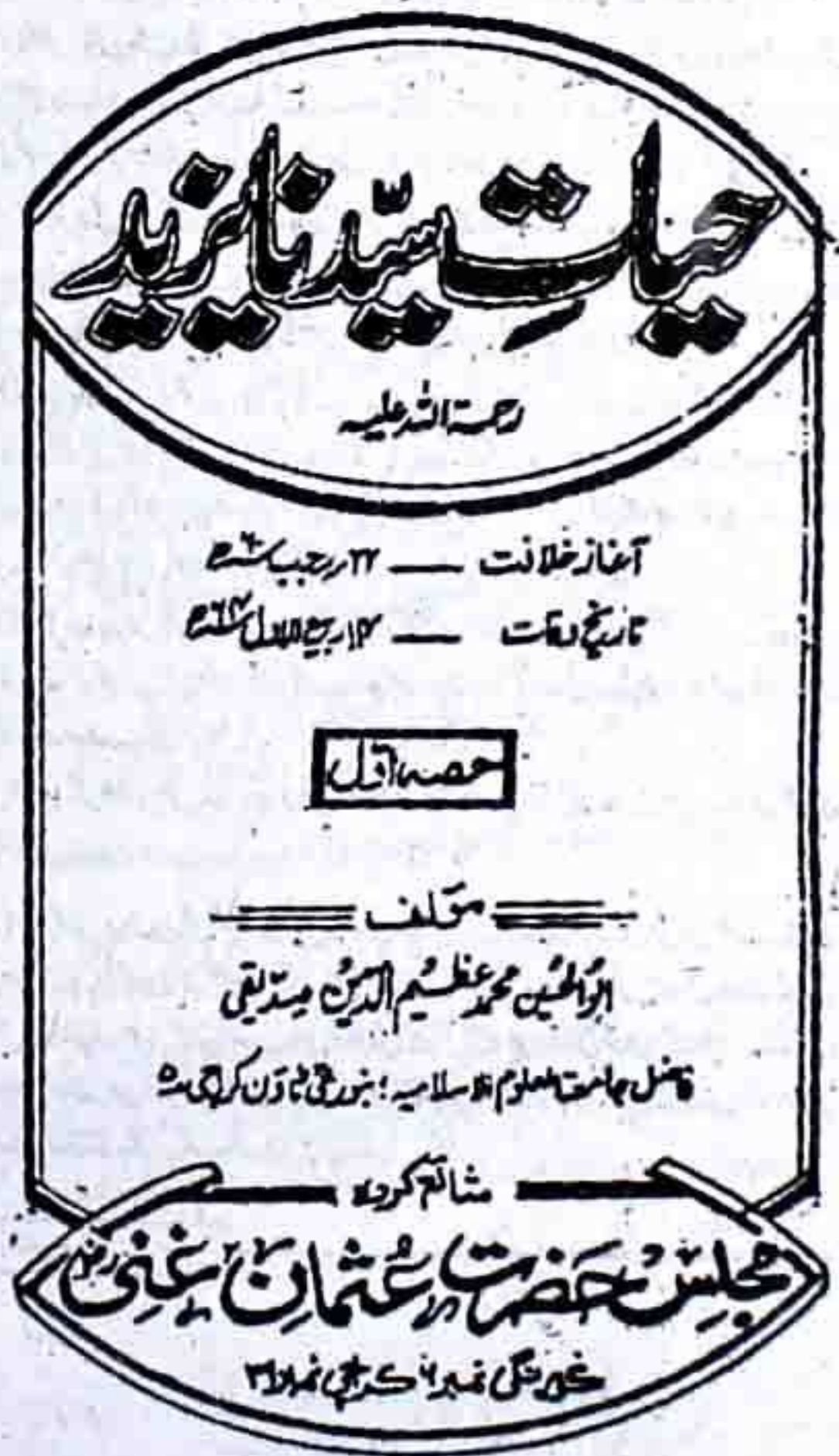
دیوبندیوں کے مرکزی دارالعلوم بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب ”حیات یزید“ میں یزید کو امیر المؤمنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا

امیر المؤمنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ  
الذی السید محمد امین بکراچی

کسیوں راشدہ نہ ہوگی خلافت یزید کی  
نکل عازمین حج نے الملت یزید کی  
بے کتنی سر بلند امامت یزید کی  
بے وجہ افتخار قیادت یزید کی  
عیسائیوں نے ملی شجاعت یزید کی  
احسان معاویہ کے عنایت یزید کی  
تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزید کی  
تھی باعث سکون عنایت یزید کی  
دلیس ہی یاد آتی سخاوت یزید کی  
اللہ کی نبی کی اطاعت یزید کی  
زینب کو بھی پسند یافت یزید کی  
نا قابل بیان ذہانت یزید کی  
اللہ کا کرم تھا کرامت یزید کی  
دانش معاویہ کی خلافت یزید کی

ہر آن را بہر تھی ہدایت یزید کی  
اللہ کی جناب مقدس میں مان لی  
حضرت حسینؑ اور ابوالوہاب مقدس  
بوشامل جہاد ہوا جنتی ہوا  
شاہد ہے آج تک ابوالوہاب کا مزار  
یمنیں جو مال اُن پر مسلسل نوازشات  
بامسلمات تھی پوچھے ابن حسینؑ سے  
بساندگان کربلا کی مشکلات میں  
س وقت نام آگیا ابن حسینؑ کا  
م تھی مؤمنین پر قرآن سے پوچھتے  
بلے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد  
خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار  
تمکین دین، اشاعت سلام میں کمال  
مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے اسیس  
اہل عرب، عجم نے سیادت یزید کی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اعلان

جبار الحق و رافع الباطل ان الباطل كان زهوقا۔  
تاریخ کار و حسن پہلو

## تخلافت

رشد این رشد

سید المومنین سیدنا میرزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (نَزِيد) وَحَسَنَ الْجَزَاءِ  
(ارضاقت کرامی سیدنا علیؑ بن العابدین)

بفرض مطالعہ۔ محبان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

محقق و ناشر

الوزید محمد دین بٹ 35/۵

قائد حزب ایک فیڈریشن لے با بازار لاہور پاکستان

نمائے حق

ہیم مشرقی لہجہ میں لکھا گیا ہے کہ شہر کی ایک نظم نے خزانہ نصیب  
 ابن سہیل کے ہاتھ آئی۔ اس نے مولانا میر تقی میر کے لہجہ میں یہ نظم شریعت  
 مولانا مہدی صاحب کی امانت سے زمزمی میں لکھوایا۔ اس کے بعد  
 ابن سہیل کو یہ نظم لکھوانے کا  
 لکھا۔ جس کے نام پر مولانا میر تقی میر  
 بنیاد لایا کرتا ہے۔ یہ نظم مولانا  
 اکبر فرحت پور نے ہاتھ میں لے کر  
 اس وقت لکھی تھی کہ مولانا میر تقی میر  
 حلیہ کے اس فن میں بہت زیادہ مہارت  
 اجاگر ہو۔ مولانا صاحب کا طوفان تہذیب پر  
 چڑا نام تھے وہ مولانا صاحب کے  
 ساتھ برفی غصہ لکھ کر مرتبہ  
 مولانا صاحب ہی بیت ہیں ابن سہیل  
 ابن سہیل کے فن میں مولانا صاحب  
 بندہ زبان پر ہو کر میر تقی میر  
 نے خدا کو کفر کی حرکت چھوڑ دی  
 یہ کہوں سے چل رہا ہے بجا یا نہ جانتے گا



## ماہنامہ بیداری نے لال مسجد کے خطیب مولوی عبداللہ دیوبندی کو یزید کا حمایتی اور اہلبیت سے بغض رکھنے والا لکھا، یاد رہے یہ رسالہ دیوبندیوں کا ہے

۵۲

الزام کی کوئی سزا نہیں ملتی چاہے یا نہیں۔  
قادیانوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اُن کی عبادت گاہ میں جانا اگر یہ کوئی جرم ہے تو اب بھی اس جرم کے لیے تیار ہوں۔ قادیانوں کو ضرور اسلام کی دعوت دیں گے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے قسم نبوت کا کام کریں گے ان شاء اللہ  
صرف اور صرف ایک شرعی ثبوت چاہیے کہ قادیانوں سے مناظرے کے علاوہ کبھی بھی کوئی تعلق رہا ہو۔ عمر بھر کی مہلت ہے اور اگر ایک بھی شرعی ثبوت نہ لائیں تو آپ ہی فرمائیے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اور جھوٹ کہاں ہے۔

3

آپ سے اسی مصلحت سے عرض کیا تھا کہ آپ واضح فرمادیں کہ صرف ان حقائق کے الزامات کا جواب دینا ہے یا پھر صرف اپنے عقیدے کو واضح کرنا ہے اس سوال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے اب اپنے عقیدے کی وضاحت کے ساتھ الزامات کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ صبر و سکون کے ساتھ ان حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے۔  
مرزائیت کے الزام کی تاریخ اور حقیقت کا قصہ یوں ہے کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے۔ وہ کراچی اور لاہور سے نامیں اور یزیدیوں کی کتاب منگو کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آنحضرت پر الزام نہیں ہے بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا، خود انہی کے خطوط اور تحریرات سے، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، اپنے ماہنامے "حق چار بار" میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔

اپنا کوئی تعلق اور واسطہ مجھہ تعالیٰ نہ اس وقت مہیض سے تھا اور نہ آج ہے، قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اُن کے موقف کے نا حق ہونے کے دلائل پیش کیے تو وہ ناراض ہو گئے اور آنحضرت و مفتور نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دلیل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کرو گے۔ بس اس کے بعد جہاں کہیں بھی ذکر ہوتا تو فرماتے "میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے" اور کبھی یہ کہتے کہ بھی لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے تعلقات قادیانوں کے ساتھ ہیں۔

زیر اہتمام

سندھ پبلیکیشنز ٹرسٹ  
۳۰۰-بی لائف آباد-حیدر آباد

E-Mail

MonthlyBedari@gmail.com

مدیر

محمد موسیٰ بھٹو

سہ ماہی نمبر:

03313686186

جلد ہفتم نمبر (۸۶) مئی ۲۰۱۰ء

قیمت: ۲۵ روپے، سالانہ: ۳۰۰ روپے

ڈاکٹر اسرار احمد

محمد موسیٰ بھٹو

نامہ عبداللہ

حاجہ میر

مرحوم احمد

اشتیاق بیگ

ڈاکٹر عبداللہ قادیانی

حضرت ڈاکٹر محمد خان فاضل

امام ابن اقیم

محمد موسیٰ بھٹو

مطرب میں مسلمانوں کی

اسلامی زندگی کو لاحق خطرات

بڑی فنی طاقت کے دعویدار

بہارت کی حالت دار

عسکروں کو برطانوی کے سلسلہ میں

انڈیا کا کردار۔ امام ابن جزری کا تجزیہ

کفرستان میں عوامی انقلاب

پاکستان کے عسکران طبقات کے لئے لوگر یہ

تحریک آزادی لہواں

کے بارے میں اقبال کا موقف

بزرگی اور تصوف کے نام پر ہونے والی گمراہیاں

تصوف کے حقیقی خالص کے لئے لوگر یہ

بیکپوں کا، نرائیوں کو مٹانے کا اصول

اہم علمی بحث

ملحق محمد سعید خان صاحب

فہرست - تعارف - مقالات کے جہازات

پبلشر محمد موسیٰ بھٹو نے یادگار پرچہ پر لیس حیدر آباد سے پچھا کر سندھ پبلیکیشنز ٹرسٹ  
۳۰۰-بی لائف آباد-۳-حیدر آباد سے شائع کیا۔ فلیفون: 3861864 (022)



دیوبندی مولوی ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہیں گئے، یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے

۳۱

عَنْكَه طَبْعُهُ قَدْ حُلُوْهَا خَالِدِيْنَ ۝ "لور جنت کے داروغہ ان (نکو کاروں) سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر، تم بہت خوش بخت رہے، داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں بیٹھ بیٹھ کے لئے۔" یہاں نوٹ کر لیجئے کہ احادیث میں معراج کے موقع پر جنت کے مشاہدات کے جو احوال آئے ہیں وہ جنت وہیں تو ہے۔ ان آیات میں ان احوال کا ذکر نہیں ہے۔

"سدرہ" عربی زبان میں بھری کے درخت کو کہتے ہیں۔ لفظ "منتہی" انتہا سے بنا ہے جس کا معنوم وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جا کر کوئی چیز ختم ہو جائے۔ یہ "سدرۃ المنتہیٰ" کیا ہے اس کا سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے متعلق میں آگے چل کر کچھ عرض کروں گا۔ قرآن مجید نے یہاں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ہر شخص اس اسلوب سے یہ جان لے کہ یہ میرے فہم سے بالاتر ہے۔ یہ منتہی کس اعتبار سے ہے اب اس کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اس اعتبار سے "منتہی" ہے کہ یہاں سے آگے مخلوق کا گزر نہیں ہے۔ یہ انتہا ہے۔ یہاں سے آگے حضرت جبرائیلؑ بھی نہیں جاسکتے۔ اور نوٹ کیجئے کہ اس سے آگے جانے کا کہیں محمد ﷺ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور اس سے بھی آگے گزر گئے۔ لیکن اس کا قرآن مجید میں اور احادیث شریفہ میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی یہیں تک گئے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس بارے میں بھی وضاحت آئی ہے کہ وحی الہی بھی یہاں نازل ہوتی ہے اور یہاں سے فرشتے لے لیتے ہیں۔ گویا جو چیز بھی عرش الہی سے اترتی ہے وہ بلا واسطہ اولاً یہیں نازل ہوتی ہے۔ اس سے آگے وہ حرم کبریا ہے جس میں مخلوق کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ عالم خلق کی کوئی شے جو کبھی اوپر آسکتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہیں تک آسکتی ہے اس سے آگے نہیں جاسکتی۔ حضرت جبرائیلؑ کی رسائی بھی یہیں تک ہے۔ لہذا نوٹ کیجئے کہ قرآن مجید نے جو ذکر کیا وہ سدرۃ المنتہیٰ کے آگے یا پار کا نہیں کیا بلکہ فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۝﴾ جب کہ اس بھری کے درخت

# معراج نبوی

پہلی مرتبہ تالیف فرمائی: ڈاکٹر اسرار احمد

ڈاکٹر اسرار احمد

کالیم جامع خطاب

ترتیب و تصویب  
(شیخ) جمیل الرحمن

شائع کردہ:

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن

۳۶- کے، قاتل جون لاہور فون: 5869501

☆ جبکہ اکابر مفسرین و محدث فرماتے ہیں۔

تمام مشاہدات کے بعد حضور ﷺ کے عرش معلیٰ پر پہنچنے اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھنے کا مرحلہ آیا۔ جبریل علیہ السلام اس مقام پر رک گئے اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس سے آگے مجھے بڑھنے کی مجال نہیں۔ اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے قدم رکھوں تو انوار الہی کی تجلیات سے جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ آپ تھا آگے تشریف لے جائے۔ حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا "هل من حاجت ربك" کیا تیرے دل میں کوئی حاجت اور آرزو ہے جسے میں تیرے رب تک پہنچا دوں۔ (سیرت الخلیفہ، جلد 2، ص 120)

امام شعرانی علیہ الرحمہ "الطبقات الکبریٰ" میں یوں رقم طراز ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نامانوس ماحول اور اجنبیت اور تنہائی کا احساس ہونا ہی تھا کہ میرے کانوں میں ایک دل نواز، میٹھی اور سریلی پیار بھری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا "لف یا محمد ان ربک یصلیٰ" اے محمد! تمہارا رب تم پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ سورہ نجم کی آیت 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے "لنم دلسا للعلیٰ" پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا "فکان تاب قومین او ادنیٰ" تو اس جلوے اور اس کے محبوب میں دو ہاتھ کا قاصد رہا اس سے بھی کم (سورہ نجم، آیت 9-8، پارہ 27)



مفسرین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رب تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے۔ رب تعالیٰ اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔ پھر قرب اپنے کمال کو پہنچا اور بادب احباء میں جو نزدیکی مقصود ہو سکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی (تفسیر خزائن العرفان)

پھر بلا حجاب رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنا دیدار کرایا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا (بحوالہ: مسند احمد)

اس حدیث شریف کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ اور علامہ عبدالرؤف علیہ الرحمہ شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، مجھ کو شفاعتِ کبریٰ و حوضِ کوثر سے فضیلت بخشی (بحوالہ: ابن عساکر)

حدیث شریف: طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے بے شک سرکارِ اعظم ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جلالہ کو دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے (طبرانی، معجم اوسط)

عقیدۃ اہلسنت: حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا، نہ ہوگا اور بحال الہی اپنی سرکی آنکھوں سے دیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا (بہار شریعت حصہ اول)



دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی نے معمولات اہلسنت  
جن پر انڈر لائن لگی ہیں ان کو بدعت لکھا (معاذ اللہ)

حصہ اول

۲۰۲

اختلاف امت

قرار دیا ہے، تمام اہل سنت کو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے! اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے  
ہیں، وہ اہل سنت نہیں بلکہ "اہل بدعت" ہیں۔ قبروں پر قوس و حمام سے میلے کرنا، پختہ قبریں  
بنانا، قبے بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان کو سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کے سامنے نیت  
باندھ کر کھڑے ہونا، ان کو چومنا، چاشنا، آنکھیں ملنا، ان پر نذر و نیاز دینا، اور کھجکے وغیرہ  
چڑھانا، بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبروں پر میلے لگانا، ڈوم اور کچنیوں کو بلانا اور طرح طرح  
کے کھیل تماشے کرنا، بزرگوں کی فتیں ماننا، ان کے نام کے چڑھاوے چڑھانا، ان سے  
دُعائیں مانگنا، ان کی قبروں پر چڑھاواں کرنا، مجاور بن کر بیٹھنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد"  
منانا، اس موقع پر چڑھاواں کرنا، محفل میلاد میں من گھڑت روایتیں سنانا، غلط سلاطنت خوانی  
کرنا، جلوس نکالنا، روضہ شریف کی شبیہ بنانا، بیت اللہ شریف کی شبیہ بنانا، اذان و اقامت  
میں انگوٹھے چومنا، بل کر زور زور سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو، قد  
قامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو نہ سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحے کرنا، اذان  
سے پہلے درود و سلام پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تہجا، نواں، دسواں،  
بیسواں، چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصال ثواب کے لئے خاص خاص صورتیں تجویز کرنا اور  
ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا، محرم میں ماتم کرنا، تعزیہ نکالنا، علم اور دلدل نکالنا، سبیلے لگانا،  
مرعے پڑھنا، قرآن مجید پڑھنے پر اجرت لینا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لئے حیلہ  
استقامت کرنا، قبروں میں غلے لے جانا، قل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

حق تعالیٰ شانہ سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی  
کرنے اور تمام بدعات سے بچنے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن مجھے، آپ کو اور تمام  
مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و معیت نصیب فرمائے۔

وَأَجْرُ دُعَاؤَانَا أَنْ نَخْلَعُ بِفَضْلِ الْعَالَمِينَ!

محمد یوسف لدھیانوی

۱۳۹۹/۶/۲۲ھ

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اختلاف امت

اور  
صراطِ مستقیم

حصہ اول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

طاہر بک ہاؤس  
پریسی اسٹریٹ صدر کراچی  
فون 2253305

مکتبہ لدھیانوی

☆ بدعت کی تصحیح پڑھتے ہوئے مستحب کاموں کو بھی بدعت قرار دینا یہ اپنے طور پر شریعت بنانا ہے جو کہ حرام ہے  
بہر حال جو خرافات ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہیں، مگر ان کی آڑ میں صحیح معمولات کو بدعت لکھنا سراسر جہالت ہے



دیوبندی مفتیوں کے نزدیک اہلسنت وجماعت سنی بریلوی بد عقیدہ، گمراہ اور اہل بدعت ہیں  
(معاذ اللہ)

ادیان باطلہ اور صراطِ مستقیم

۳۵۳

# ادیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم

فرقہ بریلوی کے بارے میں اہل فتاویٰ کی آراء

① مفتی اعظم ہند، مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:  
فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور  
ﷺ یہاں حاضر و ناظر ہیں۔ اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے  
توبہ کرنا لازم ہے۔<sup>(۱)</sup>

② جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل سنت والجماعت  
سے خارج ہیں ان کے اہل بدعت و اہل ہوی ہوئے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے  
کے تمام افراد پر مجموعی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل سنت والجماعت  
نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی  
صحیح تائید نہ ہو سکتی ہو اور وہ کفر یہ معافی پر جے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں  
گے۔ (فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

③ صاحب مجموعۃ الفتاویٰ کی رائے:

ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ کفر کا خوف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے  
دیکھئے۔<sup>(۲)</sup>

شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد نعیم صاحب  
ندوۃ العلماء دیوبند



بیت الاشاعت کراچی

0321-7556284

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۷/۱

(۲) مجموعۃ الفتاویٰ مصنف مولانا عبدالحی: ص ۱۶



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت ”یا رسول اللہ“ کہنا کفر لکھا

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو شرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں ”یا علی مدد“ یا غوث اعظم ”یا رسول اللہ“ پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؑ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

بالتیوم

برحمتك نستغیث

یا اہی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس میں انتہائی اہم مسائل کا سان الفاضل بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

## عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے۔ (جسٹس کراچی)  
فاضل جامعہ خیر المدارس لبنان۔ و فیسی: دار الافتاء۔

خطیب: جامع سہروردی (رٹ)

قلم: جناح کالونی جھیر روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ خوری ہاؤس (دعوت المدارس پاکستان)

☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:

”حضور علیہ وسلم اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے“

۸

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر پتھری چلا دی۔ اگر انھیں علم غیب ہو تا کہ وہ ذبح نہیں ہونگے تو وہ پتھری کیوں چلاتے اور پتھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی سے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہو تا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرماتے ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

بیچارے بھو!

یا اللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کر لو۔

بلاغیہ

برحمتك نستقيث

یا حی

اس کتاب کا چھپنا سچے بچوں کو چھاپنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ انھیں اپنی اپنی کتابوں میں لکھ کر رکھیں گے۔ ☆

عقیدہ

اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہلئے (جلد کتابی)  
فاضل جامعہ خیر المدارس لبنان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع مسجد حجاب (ٹرسٹ)  
قادر جناح کالونی جمشید پور نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ (دعوت المدارس پاکستان)  
☆☆☆ نائب اہل علم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور ﷺ اور اولیاء کا تعارف ثابت ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟



دیوبندی مولوی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ جھوٹے الفاظ منسوب کئے کہ  
آپ ﷺ کی مرضی نہیں چلے گی، کیا یہ گستاخی نہیں؟

(۱۲)

اللہ تعالیٰ نے بشریت میں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے بشر ہونے کا اعلان یوں کیا۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ اے محبوب آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں!

پیارے بھو!

نبی اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کو کسی سے پیارا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ محترم کل ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر چاہے تو کسی کی بات مانے نہ چاہے تو نہ مانے۔ حضور چاہتے تھے کہ ان کا چچا ابو طالب ایمان لے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا۔ اور فرمایا ہدایت میری مرضی سے حاصل ہوتی ہے آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔

پیارے بھو !  
نبی بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ  
کے محتاج ہوتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا

یا تقویٰ

پر حمتك نصيفيت

یاحی

☆ اس کتاب کا مقصد ہے کہ جو طالب علم ان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس میں ان کی اس کتاب میں ان کا دل و جان سے لکھا ہے۔ ☆

## عقيدہ

### اہل سنت والجماعہ

**مؤلف:**

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہلہاء (جلت کراچی)  
داخل جامعہ غیر المدارس مکان۔ رئیس: وار الافتاء۔

خطیب: جامع مسجد عمانہ (ٹرسٹ)

قلمرو جناح کالونی جمہوریہ و نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۷۷

ترتيب ٤٤٤

مفتی احمد عظیم قاروقی - داخل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری عظیم (مفتی اعظم پاکستان)  
☆☆☆ نواب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ اصل حکم یہ تھا کہ اے محبوب ﷺ! ان کے ایمان نہ لانے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کا کام دعوت دینا ہے، ہدایت دینا مبرا کام ہے۔ (آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔ یہ الفاظ دیوبندی مفتی نے اپنی طرف بغض و صداوت میں استعمال کئے ہیں)



## دیوبندی مفتی نے واضح الفاظ میں سبز پکڑی والے یعنی دعوتِ اسلامی والوں کو دھوکے اور ایمان بگاڑنے والا قرار دیا

برے رنگ کی پکڑی پہن کر بھی لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے ہیں ان سے بھی دور رہنا چاہیے اس لیے کہ یہ بھی ایمان بگاڑتے ہیں۔

**بیچارے بچو!**

صحیح بزرگوں اور اللہ والوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور ان کے حکم پر عمل بھی ضروری ہے۔

بزرگوں کو ماننا اور ان سے سچی محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعمال اور ریاضتیں کر کے وہ لوگ اللہ کے دوست بن لیں اور اپنے خدا کو خوش کر دیا۔ وہ کام اور نیک اعمال ہمیں بھی کرنے چاہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی خوش ہو جائیں۔ یہ طریقہ ہے بزرگوں کے ماننے کا۔

**بیچارے بچو!**

آج کل شیطانی خیالات غالب ہونے کی وجہ سے لوگ ہر کام میں غلط طور پر آسانی تلاش کرتے ہیں اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت بھی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا کرے اس خدا کی جنت اتنی

محبت کرنا ضروری ہے اسی طرح نقلی اور بہرہ دہوں سے چٹا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کالے پیلے کڑے پہن کر بیٹھ جاتے ہیں نہ نماز نہ روزہ صرف ہاتھوں میں کڑے اور یا علی مدد کا کفر یہ نعرہ لگاتے پھرتے ہیں جس اور بھنگ بھی مزدوروں کے آس پاس پیچے رہتے ہیں لوگ ان کو ملک کہتے ہیں اور ان کو بزرگ اور پتلا ہو گا دیکھتے ہیں۔

**بیچارے بچو!**

ایسے ملک بزرگ نہیں بلکہ شیطان ہوتے ہیں اور لوگوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور جو لوگ پیچھے رہ کر رہا کرتے ہیں ان لوگوں سے روپیہ بھرتے ہیں کبھی نذر کبھی نیاز کے بہانے کبھی تعویذ گنڈے کر کے لوگوں کا دل کھاتے ہیں، جادو ٹوٹکے بھی کرتے ہیں ان لوگوں سے چٹا ضروری ہیں اور جادو کرنا سخی علم وغیرہ سب کفر ہے ایسا کوئی کافر ہوتا ہے۔ شیعہ لوگ اکثر جادو اور سخی علم کا کاروبار کرتے ہیں۔ آج کل لوگ جمالت کی وجہ سے سخیوں اور یاگوں کو بھی بزرگ سمجھ لیتے ہیں اور آج کل

باسمہ  
ہر مسئلہ نستعلیق  
اس کتاب کا پتلا مصنفہ محترمہ مولانا سیدہ امینہ بیگم صاحبہ ہیں۔  
اس کتاب کو مولانا سیدہ امینہ بیگم صاحبہ نے لکھا ہے۔

**عقیدہ  
اہل سنت والجماعہ**

**مؤلف:**  
مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی صاحب (جلتہ اولیٰ)  
فاضل جامعہ غیر المدارس لندن۔ وقتیں: ہلال الاقصاد۔  
خطیب جامعہ ہلال سہروردی (دوسرے)  
طریقہ جامعہ کائناتی مسجد و مدرسہ کراچی۔

ترتیب چھپانے:

مفتی احمد ندیم قاری۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند۔  
\*\*\* نالاب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ \*\*\*




دیوبندی مفتی نے ایصال ثواب کی محافلوں، تیجہ، دسواں اور  
چہلم کو ہندو مذہب کی رسم قرار دے دیا (معاذ اللہ)

۳۰

**میت کا تیجہ :**  
**پیارے بچو!**

میت کا تیجہ، دسواں چالیسواں وغیرہ تمام رسومات ہندو مذہب کی ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دادا کا تیجہ کیا نہ چچا کا نہ بیٹے کا نہ بیٹیوں کا نہ بیویوں کا اور ایسا ہی صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا تیجہ وغیرہ کیا نہ ابو بکرؓ کا کسی نے کیا نہ عمر فاروقؓ کا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو حضور خود کرتے پھر ابو بکرؓ و عمرؓ بھی یہ کام کرتے۔ اسی طرح پیران پیر عبد القادر جیلانی نے اپنے اولاد کا تیجہ نہیں کیا اور نہ ان کے مریدوں نے ان کا تیجہ و چالیسوں کیا اگر یہ رسمیں اسلامی ہوتیں تو یہ تمام بزرگ ضرور کرتے اس لیے اس ہندو رسم کو چھوڑنا چاہیے۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے۔ جب بھی موقع اور وقت ہوا اپنے بزرگوں کو قرآن پڑھ کر بخش دیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہی نبی کا طریقہ ہے۔



یا حق  
برہمتک نستغیث  
یا قیوم

اس کتاب کا مقصد ہے کہ لوگوں کو ہندو مذہب کی رسموں سے روک دے۔  
☆ اس میں ہندو مذہب کی رسموں کا بیان ہے اور ان کے رد میں ہے۔ ☆

**عقیدہ**

**اہل سنت والجماعہ**

**مؤلف:**

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جملہ کرام)۔  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (لاہور)۔  
فاضل جامعہ کالونی جھیر و نمبر ۲، کراچی نمبر ۷۸۔

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ دہلی (دعوت المدارس پاکستان)۔  
☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ حالانکہ تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی منعقد کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایصال ثواب کرنا ہے۔



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں گیارہویں شریف کو جاہلانہ رسم اور گناہ لکھا

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہئے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکا دھواں ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا جائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف :

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا سب کو یہ غیر سلاہی کام چھوڑ دینا چاہئے



یا قیوم

برخمنك نستغیث

یا حی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس میں انتہائی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف :

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے۔ (جسٹس کراچی)  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ و فیسی : دار الافتاء۔

خطیب : جامع مسجد رحمانیہ (دہلی)

قلم : جناح کالونی جھینور ڈھیر ۳، کراچی نمبر ۷۴۰۰۰

ترتیب جدید :

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ (دہلی) (دہلی) (پاکستان)  
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

جبکہ گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب ”ماہیت من السنۃ“ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے تھے۔ دیوبندی مفتی کے جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا، یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی ہے



دیوبندی مفتی نے بغیر تحقیق کئے کوٹھڑے کی رسم کو کافرانہ رسم قرار دیا (معاذ اللہ)

### کوٹھڑے کی رسم :

پیارے بھو! یہ رسم شیعوں کی ہے۔ جو کافرانہ ہے۔ اب بعض سنی گھرانوں میں بھی شیعوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ یہ ۲۲ رجب کو ہوتی ہے۔ شیعہ لوگ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم امام جعفر نے دیا۔ حالانکہ نہ یہ امام جعفر کی پیدائش کا دن ہے۔ نہ وفات کا دن۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں اس دن شیعہ ہمارے حضور ﷺ کے پیارے برادر نسبتی سیدنا امیر معاویہ کی وفات پر چھپ کر خوشی مناتے تھے۔ تاکہ سنیوں کو پتہ نہ چلے۔ جب سنیوں کو پتہ چلا تو کہہ دیا کہ یہ تو ہم حضرت جعفر کا دن مناتے ہیں۔ اس میں جو کمائی سنی سنائی جاتی ہے سب جھوٹ ہیں۔ اگر تمام سنیوں کو اس بات کا علم ہو جائے اور آپ سب کو بتا دیں تو اس بری رسم کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کوئی سنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی کی وفات پر خوشی کیسے کر سکتا ہے یہ تو دشمنوں کا کام ہے۔

بالتعم

برحمتك نستغيث

یا اے

اس کتاب کا پڑھنا سب کے لیے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کو ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیے کہ اس سے گمراہی نہ ہو۔ ☆

## عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف :

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جملہ کراچی)  
داخل جامعہ غیر المدارس لکھنؤ۔ رئیس : دار الافتاء۔  
خطیب : جامع مسجد حجاز (دہلی)  
فلاح جناح کالونی جھینڈا لاہور۔ کراچی نمبر ۷۸۷

ترتیب جدید :

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ داخل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ دارالافتاء (دہلی) پاکستان  
☆☆☆ ناظم اسلام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ کوٹھڑے کے جائز ہونے پر علمائے اہلسنت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی نہیں مناتے بلکہ امیر معاویہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری پکا کر کھلاتے ہیں اور فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا ہے

(۵۳)

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟ ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

یا حی برحمتک نستغیث بالیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اجائی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جلد ۱، ۲، ۳، ۴)  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (لاہور)  
قلم: جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ خدیوہ (دعوت المدارس پاکستان)  
☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ جبکہ حدیث شریف ملاحظہ ہو: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ ﷺ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا ”قرآن یعنی یک یا رسول اللہ“ یا رسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں“ جب اذان ختم ہوئی تو سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو بکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا، وہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام حصے، پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا (تفسیر روح البیان، جلد چہارم، ص 648)

فقہ حنفی کی مستند کتب شرح وقایہ، رد المحتار شرح درمختار جلد اول، باب الاذان، ص 267، اور طحاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔



دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“  
کہنے کو جہالت و حماقت لکھا

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابہ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا  
ورنہ یہ عام بات ہوتی محمد شین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل  
ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود  
براہمینی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے  
زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود  
(اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی الْخِ) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض  
جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی  
درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو  
درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ  
کو ادب سے سلام کرنا کا طریقہ تھا یا اب روضہ نبی پر حاضری کے  
وقت اس طرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں  
لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے۔ بچو! ایک غلط بات  
اب یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

باقیوم

برحمتک نستغیث

یا ہی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اشاعت آسان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ ☆

عقیدہ

اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا سی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جسہ کراچی)  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع سہروردی (لاہور)  
قادر جناح کالونی جھیر روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ خدیۃ الدین (دعوت المدارس پاکستان)  
☆☆☆ نایاب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



## دیوبندی مفتی نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے درود و سلام پڑھنے کو گناہ اور بدعت قرار دیا (معاذ اللہ)

۵۶

درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ کی طرف منہ کرنا واجب ہے۔

**پیارے بچو!**

یہ بات بالکل گمراہی اور بدعت ہے۔ کیونکہ کسی صحابی رسول نے مدینہ سے باہر مکہ مکرمہ میں بھی مدینہ کی طرف منہ کر کے درود نہیں پڑھا۔ یہ مسئلہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمایا کسی عبادت کے لیے رخ مقرر کرنا فرض یا سنت نہیں۔

بدعتی لوگوں کو نبی کے حکم کے خلاف محبت جتلانے کا شوق ہے تاکہ نبی کی سنت میں تفرقہ پیدا ہو۔ اس لیے ایسے لوگوں سے جو دین میں زیادتی کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے بچنا چاہیے۔

درود شریف پڑھتے وقت شمال (مدینہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم ہمارے نبی نے نہیں دیا ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے۔

مسئلہ: مسجد میں نماز سے پہلے یقین کر لینا چاہیے کہ لاسپند مسجد مبنی نہ ہو۔ کیونکہ مسجد کا دیانی ہو غیرہ کے چھ نماز نہیں ہوتی۔ لامسج المسجد والجماعت ہونا ضروری ہے۔

باقیوم

برحمتك نستغیث

یا حی

اس کتاب کا پڑھنا اور اسے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ انکس اچھائی اہم سائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جسٹس کراچی)  
فاضل جامعہ خیر المدارس لندن۔ وکیلیس: دار الافتاء۔

خطیب: جامع سہروردیہ (روست)

قلم: جناح کالونی ہشیرہ ڈیڑھ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۸۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری (دہلی) مدرس پاکستان  
☆☆☆ نایاب اہل علم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



## دیوبندی مفتی نے مستند درود لکھی اور دعائے گنج العرش کو بغیر تحقیق کے جعلی قرار دے دیا (معاذ اللہ)

۵۸

صفات بنا دیا جائے تو یہ مقام خدا میں خیانت ہوگی اور یہ کفر ہے۔  
ایسی نعتوں سے مدینہ والے کی روح کو تکلیف ہوتی ہے لہذا ایسی  
نعت بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ آج کل تو ایک نیا ڈیزائن  
نعت بازی کا یہ ہے کہ پوری رات گانے کی دھنوں اور طرزوں  
پر نعتیں پڑھی جاتی ہے اس طرح نعتیں پڑھنا حرام ہے۔ پھر  
ساری رات اللہ کی مخلوق بچے، بوڑھے، بیمار سب آواز سے  
پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ایذا مسلم ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔

درود لکھی، گنج العرش :

یسودی لائی اور شیعہ فرقے قرآن کی تلاوت چھڑوانے کے  
لیے بہت سی دعائیں چھاپ کر مفت بانٹتے ہیں اور بڑی بڑی  
برکتیں اور فضائل لکھ دیتے ہیں جب کہ ان کی کوئی سند نہیں  
ہوتی مثلاً درود لکھی، دعائے گنج العرش وغیرہ سب جعلی ہیں ان  
کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

پیارے بچو!

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اس کے برابر کسی کا کلام نہیں ہو سکتا

یا قیوم

برحمتك نستغیث

یا حی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اشاعت انجمن اہل سنت و الجماعہ میں بیان کی گئی ہے۔ ☆

### عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جسٹ کلامی)  
اہل جامعہ خیر المدارس لکھنؤ۔ و فیسس : دار الافتاء۔  
خطیب : جامع مسجد رحمانیہ (ڈسٹ)  
قائمہ جناح کالونی جمشید پور ڈسٹرکٹ، کراچی نمبر ۷۸۷۷۸

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ تاحل جامعہ علوم اسلامیہ ندویہ (دعوت اسلامی پاکستان)  
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



## ڈاکٹر اسرار احمد کی ہرزہ سرائی

ڈاکٹر اسرار احمد نے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں QTV پر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: ”شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوت کر رکھی تھی، جس میں سے نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھاپی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنادیا گیا۔ اس سے نماز میں قل یا ایہا الکعرون کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث شریف ترمذی اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر ہمارے چند سوالات ڈاکٹر اسرار احمد سے ہیں سوال نمبر 1: یہ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر اس حدیث شریف کو سورۃ النساء کے ضمن میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے؟

سوال نمبر 2: حدیث شریف بیان کر کے آپ نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر گستاخانہ تبصرہ کیوں کیا؟ سوال نمبر 3: امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا مگر اس پر محدث ہونے کے باوجود اپنی طرف سے کوئی گستاخانہ تبصرہ نہیں کیا؟

سوال نمبر 4: ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور احادیث پر تبصرہ کرتے ہیں، کیا ان کے پاس مفسر قرآن اور شیخ الحدیث ہونے کی کوئی سند ہے؟

سوال نمبر 5: آج اسرار احمد صاحب نے مذکورہ حدیث بیان کر کے اس پر اپنی طرف سے تبصرہ کیا۔ کیا وہ آئندہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے رجم والے واقعات پر بھی گستاخانہ تبصرے کریں گے؟

سوال نمبر 6: سامنے والے صفحہ پر مجتہم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز اسکیں شدہ آپ کے سامنے ہے۔ پریس ریلیز 08-6-18 کو شائع ہوئی جبکہ گستاخی 08-6-12 کو کی۔ درمیان کے پانچ دن ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گستاخانہ کلمات پر اڑے رہے۔ پھر ایک طبقہ کے شدید احتجاج اور دباؤ کے باوجود انہوں نے صرف وضاحت نامہ شائع کیا جو کہ کہیں سے بھی توبہ نامہ نہیں ہے کیا ایسی وضاحت قابل قبول ہو سکتی ہے؟

سوال نمبر 7: ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ جو کہ سامنے اسکیں کئے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں: ”بہر حال میرے نزدیک حضرت علی یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں“

محترم قارئین کرام! آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ ملاحظہ کئے۔ اس میں کہیں بھی توبہ کا ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے جو معذرت بھی کی ہے وہ بھی ان لوگوں سے کی ہے جن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔ لہذا ڈاکٹر اسرار احمد کی لوگوں سے معذرت واضح کر رہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے توبہ نہیں کی بلکہ دباؤ کا شکار ہو کر دباؤ ڈالنے والوں سے معذرت کی ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے؟

ڈاکٹر اسرار احمد اس حدیث کو پڑھ کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔ حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں تو کہو کہ تمہاری اس بکواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم)

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کریں اور کیوٹی وی کے مالکان سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطابات نشر نہ کریں ورنہ گستاخوں کے ساتھ ساتھ کیوٹی وی کے ذمہ داران بھی جوابدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی وہ ادا، جسے دیکھ کر شرمائیں یہود



تنظیم اسلامی مرکزی شعبہ نشر و اشاعت

36/ماڈل ناؤن لاہور۔ فون: 3-5869501 فیکس 5834000

E-mail markaz@lanzeem.org, Website: www.lanzeem.org



پریس ریلیز

18-06-2008

## تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز جسے معذرت نامہ کہا گیا

کیو ٹی وی (QTV) پر میرے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں جس واقعہ کا ذکر ہوا اس کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں بھی ہے اور تفسیر ابن جریر میں بھی، مزید برآں یہ سنن ابی داؤد میں بھی مذکور ہے اور جامع ترمذی میں بھی اور اسے دور حاضر کے محدث اعظم علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی تالیف ”مجموعۃ احادیث الصحیحۃ“ میں شامل کیا ہے اور عہد حاضر کے اہم مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی اسے سورۃ النساء کی آیت 43 کے شان نزول کے ضمن میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

”ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک وفد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام کو دعوت کر رکھی تھی۔ جس میں سے نوشی کا بھی اہتمام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھانا چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنادیا گیا۔ ان سے نماز میں ”قل یا ایہا الکفرون“ کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی“ (معارف القرآن جلد دوم ص 422)

عالم ابی اس سے ملتی جلتی کوئی بات میں نے کہی ہوگی جس پر ناپسندیدگی یا بیزاری کا اظہار ہو رہا ہے حالانکہ اس سے ہرگز نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کوئی حرف آتا ہے نہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اس لئے کہ یہ واقعہ حرمت شراب کے آخری اور قطعی حکم سے پہلے کا ہے۔ جو سورۃ المائدہ کی آیات نمبر 90 تا 92 میں نازل ہوا اور وہیں آیت نمبر 93 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شے کی حرمت کے قطعی اور حتمی حکم سے قبل اہل ایمان نے جو کھا یا پیا ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

بہر حال میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت)



چاہا کہ ہے۔ آئیں بند کرلو۔ نظریں بند کرلو۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ سب وہم کہ منہ دی

اقراسندہ غرقہ مستغیرت۔ اردو بازار۔ لاہور



جواب طلب امور یہ ہیں (1) کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟

(2) کیا خط کشیدہ الفاظ اہانت (توہین) امیر المومنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟

(3) کیا آپے ذاکر (مقرر) کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

(4) ان الفاظ میں توہین محابہ کرنے والے المسند والجماعت ہیں یا نہیں؟

(5) ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہئے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر مضمون فرمائیں۔

سائل: قمر الاسلام کھاریاں

موری: 3 اکتوبر 2007ء

ملفوظات، سوال و جواب آخر پر مدارج سے پہلے اس پر مضمون (نغمہ)

$\frac{2}{3} \times 10$

## الحجرات والهدى الشرف

① شریعت مطہرہ کی رو سے ہر واقعہ اس طرح ہے جو کہ علامہ قطبیؒ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں لکھا ہے

کیا ہے۔ وقد حرجنا عن ابن الخطاب في خلافة والده علي بن ابي طالب فاستوفيت طوبى له وعنده

وقال النجار يا عبد الله كيت قدي عوراجد قيل لك عورتك قيل لك يا امير المؤمنين فاقول الله يا سر فاذله.

من الذين بالمدينة خاف الموت ومن الذين بالحباب خاف الغدا بـ وهو واقف لسمع كلامه شـ

له في أمير المؤمنين الوقف هذه العجزة هذه الوقوف فقال وأما لو جئني من أول النهار

اعين لايت الالطيرة الماسوية ابد دون من هذه التجرود في قوله يستلزمه

اور تفسیر معارف القرآن کے نام پر ان کتب و رسائل کا ترجمہ ہونے لگا۔

ایک روز فاروق اعظمؓ ایک مجمعے کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ دعوت حضرت خولہؓ سامعہؓ ان کے گھر

یہی کچھ کہنا ہوا تھا۔ حضرت تھیں راستہ میں ٹھہر کر ان کی بات سنیں، بعض لوگوں نے کہا۔

...کہ آپ نے اس بڑھیا کے خمار اتنے بڑے مجمع کو روکے رکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ خبر ہے یہ کون ہے۔

برہمہ عورت ہے جس کی مات اللہ تعالیٰ نے سزات آسمانوں پر لکھی ہے ہر لون بھائی کے لئے

بیت کو مال دنیا والد الرب خود پی رحمت نہ ہو حال لومہ رات تکتا لکھ سیکھی ہو اور جہا۔



<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



# تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کی دعائیں کفر پر کلمات

(مورخہ 12 نومبر 2003ء بمقام مسجد عائشہ فیصل آباد پنجاب میں جمعۃ الوداع

کے موقع پر تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کے ان کفریہ کلمات پر شرعاً کیا حکم لگے گا۔  
اس کے متعلق ایک مفتی صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

تبلیغی جماعت کے مولوی طارق کی دعا کے الفاظ

آجا اللہ آج ہمارا استقبال کر لے۔ یا اللہ یہ اکثر مجمع لو جو انوں کا بیٹھا ہوا ہے۔  
ہماری بیٹیوں کی عزتیں سربازار بیٹھ گئیں۔ اب تو آ جا اب تو آ جا بڑی دیر ہو گئی

اے اللہ رمضان تو جا رہا ہے تو تو نہیں آ رہا تو تو آ جا پہلے آسمان

پر تو آ ہی چکا ہے تھوڑا اور بھی بچھا آ جا!

آج تو میرے سامنے ضد کرنے کو تھی

چاہتا ہے یا اللہ تیرے آگے لوٹ پٹ

ہوئے کوئی چاہ رہا ہے۔

اے مولیٰ کریم! تو سامنے

آ جا! تجھ سے لپٹنے کو تھی چاہتا

ہے میرے پاؤں پکڑنے کو

میں چاہ رہا ہے۔ تیری

خفیں کرنے کو تھی چاہ رہا

ہے تو ہمارے سامنے

آ جا! ہم تیرے پاؤں

پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہم

تجھ سے لپٹ کر رونا

چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے

چھٹنا چاہتے ہیں مولانا تو

آ جا! آ جا! تو آ کر اس بکاؤ کو

ختم فرما! اگر تو آج بھی نہ آیا تو

پھر کب آئے گا یا اللہ اب تو بڑی

دیر ہو گئی ہے آ جا! آ جا۔

اے اللہ! ہم تو روز اپنے گھر میں

جھاڑو دیتے ہیں روزانہ پانی سے صاف کرتے

ہیں تیرا آگن گندا ہو گیا ہے آ جا! اسے دھو دے۔ آج تو

آ ہی جاتا اللہ! ایک دفعہ کہہ دے میں آ رہا ہوں اے اللہ!

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع

متین اس مسئلہ کے بارے میں زید ایک مجمع میں اس طرح دعا کرتا ہے کہ

”اے اللہ تو پہلے آسمان پر تو آ ہی گیا ہے اب نیچے بھی آ جا! تجھ سے لپٹنے کو تھی چاہ رہا

ہے میرے پاؤں پکڑنے کو تھی چاہ رہا ہے ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں ہم تجھ سے چھٹنا

چاہتے ہیں اگر آج بھی نہ آیا تو کب آئے گا“ اس الفاظ میں دعا کرنا کیسا؟ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے

جسم مانا گیا ہے اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایتہ الحق والصواب

زید کا دعا کے لئے مذکور ہوا لادونوں جملے کہنا کفریہ قول ہیں کہ پہلے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔

جبکہ دوسرے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جسم ثابت کرنا کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”یکفر بانساب المکان اللہ تعالیٰ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (فتاویٰ

عالمگیری جلد دوم صفحہ نمبر 295 دار الفکر) اسی طرح شیخ الاسلام امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ درمکار کے حوالے سے

نقل فرماتے ہیں کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کی مانند جسم ہے

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ نمبر 250 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا کہنے والے پر توبہ و تہجد یا ایمان فرض ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو تہجد یا نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم عزوجل وعلی اللہ علیہ وسلم

مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری

دارالافتاء پاکستان کتزالایمان مسجد (گرومنڈر) بابری چوک

تاریخ ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ بمطابق 25 جولائی 2005ء

نوٹ: مولوی طارق

جمیل کی یہ کیسٹ ان

کتبوں سے طلب فرمائیں۔

☆ مکتبہ فیضان اشرف نزد شہید

مسجد کھارادر کراچی

☆ ضیاء شپ اینڈ کیسٹ سینٹر شہید مسجد

کھارادر کراچی

☆ مکتبہ خوشیہ رشید فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی



(حصہ دوم)

(غیر مقلد) اہلحدیث، نجدی

اور سعودی مولویوں کی

گستاخیاں اور بے ادبیاں

انہیں کی کتابوں سے



سعودی نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ  
انبیاء کرام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے (معاذ اللہ)

۸) انبیاء کرام علیہم السلام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

۱) اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لا الہ الا اللہ تمام چیزوں  
سے بھاری ہے مگر بہت سے بدقسمت لا الہ الا اللہ کہنے والوں کی ترانوہ  
ملی ہوں گی۔  
۲) اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے  
بھی سات جلتے ہیں۔

۱۱) زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔  
۱۲) اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشعریہ کے ((وہ صفات الہیہ کا  
انکار کرتے ہیں۔))

۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آئے گی تو  
آپ معلوم فرمائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمان کہ  
”قَالَ اللَّهُ حَزَمَ غَنَى الشَّيْءِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي  
بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ“ سے مقصود شرک چھوڑنے پر توجہ دینا ہے نہ کہ ہر زبان سے  
کلمہ کی شہادت۔

کتاب التوحید صفحہ ۳۳ کا اصل نوٹ

# کتاب التوحید

الذی هو حق اللہ علی العبد

تالیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب

۱۱۱۵ھ — ۱۲۰۶ھ

ترجمہ و تہذیب

عطاء اللہ شاہ

انصار السنۃ المحدثۃ

لاہور پاکستان

کتاب التوحید کا صفحہ نمائش

☆ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو پوری دنیا کو کلمہ کی فضیلت بتائی، وہ کیسے محتاج ہو سکتے ہیں لہذا امانتا پڑے گا کہ محمد بن  
عبدالوہاب نجدی کے دل میں انبیاء کرام کا بغض تھا۔



## وہابیوں کے پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانان اہلسنت کو مشرکین کا بھائی اور مزارات کو بت خانہ قرار دیا (معاذ اللہ)

ہی کو اس بات کا موقع دیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن خانہ کی آمد کی خوشخبری سنائیں، تاکہ وہی کہہ کی فرصت و مسرت کا سبب بنیں۔ چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جانتے ہیں کہ کوئی اپنے سے بھائی سے درخواست کرے کہ وہ اسے ایک نئی گتے کا موقع دے۔

بعض علماء کا یہ قول صحیح نہیں کہ نیکوں میں ایسا کرنا جائز نہیں، بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور رحمت میں دفن ہونے کے معاملہ میں اپنے آپ پر ترجیح دے دی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر انہیں ناگواری نہیں ہوئی، بلکہ اس کی تکمیل ہوئی۔

۲۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شرک اور طاغوتی قتل کو ایک جہت میں بھی ہٹا دیا جائے، بلکہ ان کو حدم کر دیا جائے، بشرطیکہ انہیں ملے اور ختم کرنے کی استطاعت ہو، کیونکہ یہ جیسے شرک و کفر کی مصلحت ہیں، وہ تمام برائتوں کی جڑ ہیں۔ اس لئے استطاعت ہوتے ہوئے انہیں قائم رہنے سے باز رہنا چاہیے۔

یہی حکم ان نذارت گاہوں کا بھی ہے جنہیں قبوں، قبر کہا گیا ہے، اور اللہ کو ہموڑ کرنے کی ہر سعی کی جاتی ہے، جن قبوں کی لوگ تعظیم کرتے ہیں، تمکرم حاصل کرتے ہیں، خود بخود چلنے پھرنے میں نور اور دیتے ہیں، ان میں سے کسی کو قدرت کے بعد ہٹا دیا جائے، ان میں سے اکثر اوقات وحشی و منات کے درجہ کے ہیں، بلکہ بعض کے ساتھ اس سے زیادہ شرک و غفلت کا دوا لہج ہے، اور اللہ رحم فرمائے۔ آمین۔

ان مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ بت پیدا کرتے ہیں، ندوی دیتے ہیں، ناسے اور ذبح کرتے ہیں، بلکہ مشرکین بھی وہی اہل کہتے تھے، کہ اگر کل ان کے شرک بھائی اپنے یہاں منم کھلا (مزارات) میں کرتے ہیں۔ اس طرح کج کے لوگ بھی اپنے سے پہلے لوگوں کے فعل قدم پر چل رہے ہیں، اور ایک ایک مرتبہ پر انہی کی تہلیل کر رہے ہیں۔

جہالت کے قلب اور علم کی کمی کے باعث اکثر لوگوں پر شرک کا لقب ہو چکا ہے، ان کے نزدیک نیک ہی بن چکی ہے، اور ہی نیک و کمائی دیتی ہے۔ سنہ کو بدعت اور بدعت کو سنہ سمجھ گئے ہیں۔ پھر ان کی لٹو لٹو رہیں، کا یہ حال اسی میں گذر رہا ہے۔

شعائر اسلام مانتے ہوئے ہیں اور قربت اسلام نے شدت اختیار کر لی ہے، علماء کم ہو گئے ہیں،

وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد کی شائع کردہ  
بتعاون مکتبہ اسلامیہ بن عبد العزیز کلہا میم الخیر  
مقام ابن القیم کی مشہور تصنیف "زاد المعاد"

## مختصر زاد المعاد

تالیف

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ

رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

سعید احمد قرمان النذوی

وزارت کے شعبہ مطبوعات و نشری زیر نگرانی طبع شد

۱۴۲۹ھ



غیر مقلد اہل حدیث مولوی نذیر حسین دہلوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضور ﷺ ایک مدت تک سیدہ عائشہ کی عفت دامنی پر شک میں مبتلا رہے، کلمہ طیبہ کا وظیفہ ثابت نہیں (معاذ اللہ)

فتاویٰ نذیریہ

جلد پہلی

نذیر حسین دہلوی

۲۴

۸۸

۲۴۹

۸۴

فتاویٰ نذیریہ جلد پہلی

نذیر حسین دہلوی

۲۴

۸۸

۲۴۹

۸۴



مولوی سلیمان بن سحمان نجدی کی کتاب میں ان کا عقیدہ لکھا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک اکبر (بڑا شرک) ہے اور حضور ﷺ سے شفاعت کا سوال کرنا بھی شرک ہے اور کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے

## الْهَدْيَةُ السَّنَدِيَّةُ

موقفہ

علامہ سلیمان بن سحمان نجدی

کا اردو ترجمہ

تحفہ دہلی

مستحق

فکار اسماعیل غزنوی

امرت

بار اول

احمد آباد اسلام آباد

۹۶ ۵۹

بہن ہوگا کہ کوئی یا رسول اللہ (سرم) یا اس جاس یا یا علیہ السلام جلیل القادریں گے  
ملوک کہ چاہے یا اس کی ذات سے اس کا مدخلیہ شرعیہ ہے جس سے اسے  
اس میں امداد حاصل کرے اور نہ کہ اس کے اندر سے اس میں نہیں ہے۔ مثلاً کسی کا کہنا  
کرنا اور شریعت میں مدخل حاصل کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اور اس کے لئے اس کا اس کا  
اس کے لئے اس کا مطلب کہ شرک ہے جو کہ اس کا شرک ہے۔ اور اس کے لئے اس کا  
ان کا عقیدہ ہی ہو کہ اس کے عقیدہ میں شرک ہے۔ اور اس کے لئے اس کا  
مجلس ہے۔ ان کی سعادتی سے مراد اس کی گویا ایک واسطہ میں ہے۔ ان کے لئے ہر حال  
شرک ہے اور اس کے لئے اس کا شرک ہے۔ اور ان کے لئے اس کا شرک ہے۔

انبیاء اور صالحین کی قبول اور قیہ

آج کل انبیاء اور صالحین کی قبول اور قیہ اور جتنے ملے گئے ہیں۔ وہ بھی ملے ایک بہت  
کے ہیں۔ ان سے اس کا مطلب ہے۔ ان کا ہر دو مدخلیہ شرعیہ ہے جس سے اسے  
اس کے لئے اس کا مطلب ہے۔ ان کے لئے اس کا مطلب ہے۔ ان کے لئے اس کا  
پکا راکر ہے۔ چارویں اس کے لئے اس کا مطلب ہے۔ ان کے لئے اس کا  
کے عقیدہ میں ہے۔ ان کے لئے اس کا مطلب ہے۔ ان کے لئے اس کا

اضلاحی قدم

اس کے بعد ہم نے تم پر شاہد ملے۔ جس کا ملے اور یہ کاروں کے نام اذہ لیک ایک  
کر کا اذہ اور اس کی گواہی کر تمام لوگ باج وقت کی گواہی میں یا قادم حاضر ہیں اور  
کسی ایک مسئلہ میں ہے (ان میں سے) مگر باج وقت گواہی میں  
اس کے لئے اس کا مطلب ہے۔ ان کے لئے اس کا مطلب ہے۔ ان کے لئے اس کا

تقریباً یہ طریقہ کار ملے گا

تقریباً یہ طریقہ کار ملے گا



ابن تیمیہ جسے اہل حدیث اپنا امام مانتے ہیں اس کی کتاب ”الوسیلة“ میں تحریر ہے کہ شیاطین انبیاء، اولیاء یہاں تک کہ حضور ﷺ کی شکل میں بھی آ سکتے ہیں (معاذ اللہ) جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا

اور ترجمہ کتاب

# الوسیلة

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

اعداد و تقدیم

احسان الہی ظہیر



اِنْ اَزَّجَّجْتَ الشَّيْطَانَ شَيْئًا وَدَّ لَّا يَكُوْنُ

الوسیلة کا صفحہ نمائش

فَاَنَا سُبْحَانَكَ اَنْتَ وَرَبُّنَا مِنْ  
وَدَّعِيْلَكَ بَلْ كَانَا يَجْعَلُوْنَ اِلٰهًا  
اَوْ كَوْفُوْهُمُ بِهِمْ كُفُوْهُمُوْنَ

(سبا، ۳۰)

فرشتے شرک میں امداد نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں امداد اسے پسند کرتے ہیں  
ہر مصلح میں کسی کی مدد کرتے اور انسان کی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں پناہ  
انہیں اپنی آکھوں سے دیکھتے ہیں، پھر کسی کو شیطان ان سے کہتا ہے میں الہا ایم ہوں  
کسی میں، تمہارے ہونے، غصہ ہونے، ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ یا انہوں شیخ طریقت ہوں،  
اور کسی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ وہ ظالم ہیں، انہوں شیخ یا غصہ ہے، اسلام کو  
سب کے سب جو بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ جنات  
بھی انسانوں کے مانند ہیں۔ ان میں بعض کافر و فاسق، مجرم، باغی اور جاہلی ہیں جب کہ دوسرے  
مسلمان، صالح، عبادت گزار اور طبع و فرائض دار ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی  
شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا ادب بجا رہتے ہیں۔ ہمارے جگہوں میں دکھائی دیتے  
ہیں، راہ گیروں کو گمانے پیٹنے کی چیزیں دیتے ماسٹر تارتے اور مستقبل میں خوش آنے والے  
دعائیات بتاتے ہیں۔ دیکھنے والا سوچ کر اسے آجاتا ہے اور قیاس کرتا ہے کہ اس نے نہیں روہ  
پتہ شیخ کو دیکھا ہے مگر اس نے صرف ایک، جنہو شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کہ نہ کلام  
شرک، ہستیا اور فنان علم میں کسی کی امداد نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلْ اِذَا رَاَوْا كُنُوزَ دُنْيَا دَعَا نَفْسَهُمْ دُنْيَا  
لَا يَسْكُوْنَ كَشَعْتِ الْعَيْنُ عَنْكَ وَلَا  
تَحْوِيْلًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَسْعُوْنَ  
اِلٰى دِيَارِهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيْقُمْ اَقْرَبُ دِيَارِهِمْ  
دَعْوَتُهُمْ وَجَاوَزْ عَذَابَهُ، اِنَّ  
عَذَابَ رَبِّيْكَ

کتاب الوسیلہ صفحہ ۱۱ کا اصل فوٹو



غیر مقلدین اہل حدیث اور سعودیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے قبر رسول ﷺ پر دعا کو سخت حرام لکھا  
(حالانکہ ہر مسلمان قبر رسول ﷺ پر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے۔  
کوئی رسول اللہ ﷺ سے دعا نہیں مانگتا) اس کے باوجود ایسا فتویٰ دیا

نور محمد علی گڑھ  
مکتبہ اسلامیہ

### قبر نبوی کے پاس دعا

وہاں نماز پڑھنا بلکہ دعا کی حرمت اس سے بھی زیادہ ظہرتی ہے کیونکہ یہ دعا مخلوق کے لیے سخت فتنہ ہے 'شرک کا دروازہ کھولنے والی اور ایمان کا دروازہ بند کرنے والی چیز ہے' لہذا جس مسلمان کو اپنا ایمان عزیز ہے اور اسے اپنی آخرت سنوارنے کا خیال ہے 'اسے اس بدعت سے ضرور بچنا چاہیے۔' ①

## فکر و عقیدہ کی گمراہیاں

مستقیم اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

اردو قالب  
مولانا غیب اللہ شمس آبادی

تالیف  
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

۱) اللہ کی رحمت اور مہربانی جیسے ہفتے پر ہفتے جاری کیا کرتے تھے۔ نبی الحقیقت اسی رحمت کے مسلمانوں سے ایمان سلب کر لیا ہے۔ وہ سب سے اسلام کا دشمنی کرتے ہیں مگر اہل ٹیڑھ کی تعظیم و مہارت پر مجھے ہونے ہیں۔ غور کرو گے کہ مسلم کو جانے گا کہ آج کے مسلمان شریک میں انہوں سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ انہوں کے دلچسپ تر بات کے ذم میں مسلمانہ الہی کے لئے ہیں اور اس لئے بنائے گئے ہیں کہ ان صفات کا تصور ممکن اور مہارت الہی آسانی سے انجام پائے۔ لیکن مسلمانوں کے ایمان بے حد سلب ہیں اور باہیا قبروں میں بند ہیں۔ بروہ قبر جس پر چادر اٹھائی دئی جائے فریادیں سن جاتی ہے۔ ہر قسم کی شتم اور سرکشی اس سے وابستہ کر دی جاتی ہیں۔ عرب کے بت پرست جن سے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تھا وہ بھی اس وجہ شریک نہ تھے جنس وجہ اس وقت کے مسلمان ہیں۔ اس پر بھی دعویٰ ہے کہ ہم امت محمدی ہیں اور جنت ہماری ہے۔ اگرچہ دنیا میں اہل ترین طرفی بن گئے ہیں۔ بے حیائی کا یہ عالم ہے کہ کہا جاتا ہے اللہ اہل کرنے پر بھی ہر شریک مسلمان اپنے آپ کا وجہ ایک برت اور ٹیڑھ مسلم سے اہل سمجھتا ہے اور ان کے کی جملہ اس کا اعلان کرتا ہے۔

دارالسنہ

کتابت فی کتبہ المصطفویہ کراچی



☆ ابن تیمیہ کی کتاب کے حاشیہ میں غیر مقلد المحدث مولوی نے عوام اہلسنت کو عرب کے بت پرستوں سے بھی بڑا مشرک قرار دیا (معاذ اللہ)



## وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کے فرمان کو نقل کرنے کے بعد اپنی من مانی شرح کردی

حزار نہ بناؤ

پاس نہ کی جائے اور یہ اس کے برعکس ہے جسے شرک، عیسائی اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے بہت سے نام نہاد مسلمان بعد میں کرنے لگے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں ہی میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں مت بناؤ۔" ① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔" ②

اس ممانعت کے بعد فرمایا کہ جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو وہ مجھے پہنچ جائے گا اگرچہ کتنی دور سے بھیجو۔ ③ دوسری حدیث میں درود کے لفظ کے بجائے سلام کا لفظ ہے کہ آپ نے فرمایا: "تم کہیں بھی ہو مجھے تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔" ④ یعنی تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلے پر ہو تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔ لہذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا حزار بنا لو جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے اور کوئی حاجت نہیں کہ اسے عید بناؤ جہاں بار بار آنا ضروری ہو۔

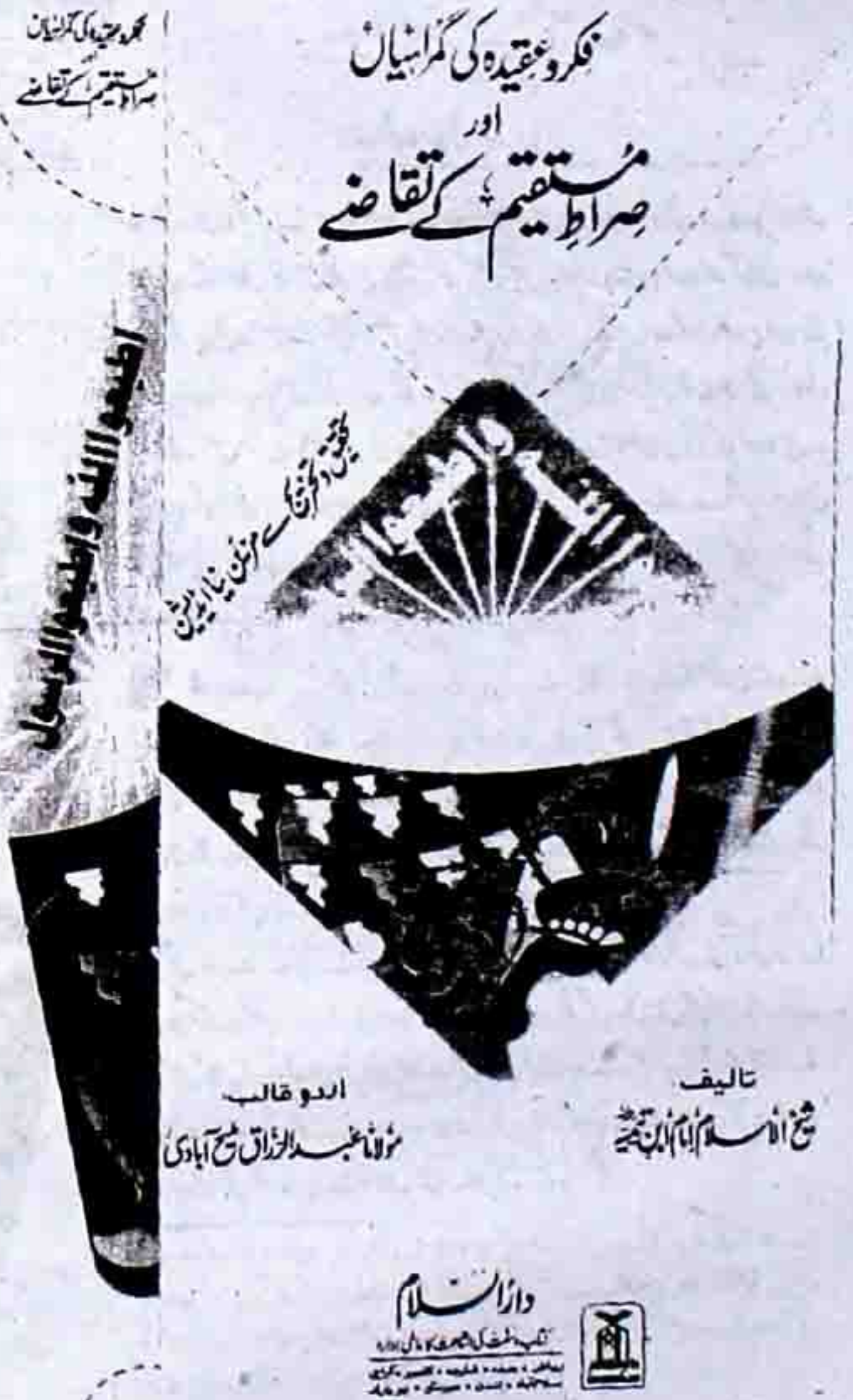
دار اور درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچا دینے کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی

① صحیح البخاری: الصلاة باب كراهية الصلاة في المقابر: حديث: 432 و صحیح مسلم: صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته۔۔۔ الع: حديث: 777۔

② صحیح مسلم: صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة النافلة في بيته۔۔۔ الف: حديث: 780۔

③ مصنف ابن أبي شيبة: 2/83/2 و صحيح ابن عزيمة: 48/4 و ابن عساکر: 1/217/4 و مصنف عبد الرزاق: 3/577/3۔ اس کی سند مرسل ہے اور اس میں سہیل بن ابی سہیل مجمل راوی ہے لیکن اس کے لیے ابو داؤد اور احمد رحمہ اللہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند موجود ہے دیکھیے: سنن أبي داود: المسالك: باب زيارة القبور: حديث: 2042 و مسند أحمد: 367/2۔

④ مصنف ابن أبي شيبة: 2/83/2 و مسند أبي يعلى: 2/32/2 و فضل الصلاة على النبي (إسماعيل القاضي): 1/89 اور نصاب التقدیس کی الآثار: 134/1۔ خلیف کی الموضح: 30/2۔ اس کی سند میں علی بن مرسل ہے لیکن ابو داؤد اور احمد رحمہ اللہ کی روایت اس کی سنیہ ہے دیکھیے: سنن أبي داود: المسالك: باب زيارة القبور: حديث: 2042 و مسند أحمد: 367/2۔ لیکن اس میں سلام کی بجائے درود کے الفاظ ہیں۔



☆ ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی طرف سے لکھ دیا کہ تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلے پر ہو، تمہارا سلام پہنچ جائے گا لہذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا حزار بنا لو جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے (معاذ اللہ)



وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے ایک حدیث کے سوا تمام رجب کی فضیلت والی احادیث کا انکار اور انہیں جھوٹا قرار دے دیا

### زمانی و مکانی عیدیں

عاشورہ میں ماتم کرتے ہیں تو انہوں نے ان کی ضد میں اس دن کو عید قرار دے دیا حالانکہ دونوں کے اعمال یکساں طور پر بدعت اور باطل ہیں۔ دونوں میں بدعت اور گمراہی موجود ہے اگرچہ شیعہ حضرات یعنی رافضی جھوٹ میں بدعت ہوئے ہیں اور جمہوری طور پر ان کے اعمال زیادہ برے ہیں لیکن کسی کے لیے جائز نہیں کہ دشمنی یا ضد میں شریعت الہی کو بدل دالے۔ جس طرح رافضیوں کی بدعتیں مکروہ ہیں اسی طرح جمہوریوں کی بھی مکروہ ہیں۔ شیطان کی غرض اس کے سوا کچھ نہیں کہ مخلوق کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دے۔ اگر اسے اس میں کامیابی ہو جاتی ہے تو پھر وہ پروا نہیں کرتا کہ کون سا شخص گمراہوں کی کس جماعت میں جاتا ہے۔

ماہِ رجب اسی قبیل سے ماہِ رجب ہے۔ یہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ نئی پاک کٹھن سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو آپ دعا کرتے تھے کہ ”یا ایل العالمین! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت طافرا اور رمضان تک پہنچا۔“ اس کے علاوہ رجب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں بلکہ جتنی روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں تمام جھوٹ ہیں۔ جس حدیث کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ جھوٹی ہے اس کا فضائل میں روایت کرنا جائز ہو سکتا ہے لیکن جب ثابت ہو جائے کہ جھوٹی ہے تو پھر کسی حال میں بھی اس کی روایت جائز نہیں قایم کہ ساتھ ہی اس کی حقیقت بھی بیان کر دی جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”جو کوئی مجھ سے حدیث روایت کرتا ہے اور وہ جان چکا ہوتا ہے کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ خود بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے۔“

مسند احمد: 259/1 طائیفی نے 140/3 جمع الزمان میں اسے برادر طبرانی کی الاصلی طریقی منسوب کیا ہے۔ نیز اسے حافظ ابن حجر مکی نے ”تہذیب المعجم“ میں صفحہ 39، 37 پر ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں زائدہ بن ابی الرکاب حکم نے راوی ہے اور حافظ ابن حجر مکی نے تقریباً 3071 میں اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

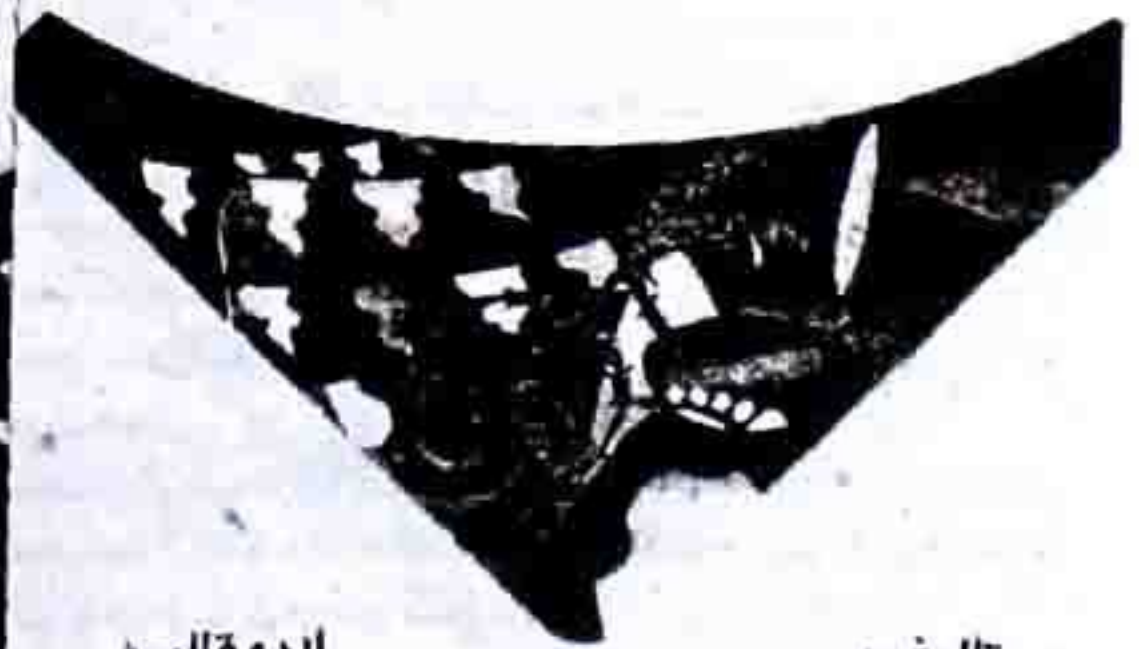
صحیح مسلم، مقدمة الكتاب، باب وجوب الروایة من الثقات و ترك الضعافین۔ حدیث: 9

عمر حیدر کی کتابیں  
مستقیم و مستقیم

اطمین الب و اطمین الرسول

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں  
اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

پیشوا و مفتی کا  
مذہب و مذاہب



اردو قالب  
مولانا غیب الدنقانی صاحب آبادی

تالیف  
شیخ الاسلام ابن تیمیہ

دارالاسلام

کتاب شفاء کی کتاب کا نام ہے



☆ اس سے ابن تیمیہ کی کم علمی اور جہالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے



## وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے، اس میں اچھے کھانے پکوانے اور مساجد میں اجتماع کرنے کو بدعت قرار دے دیا

مذہب جہلی لایقان  
مذہب حق تعالیٰ

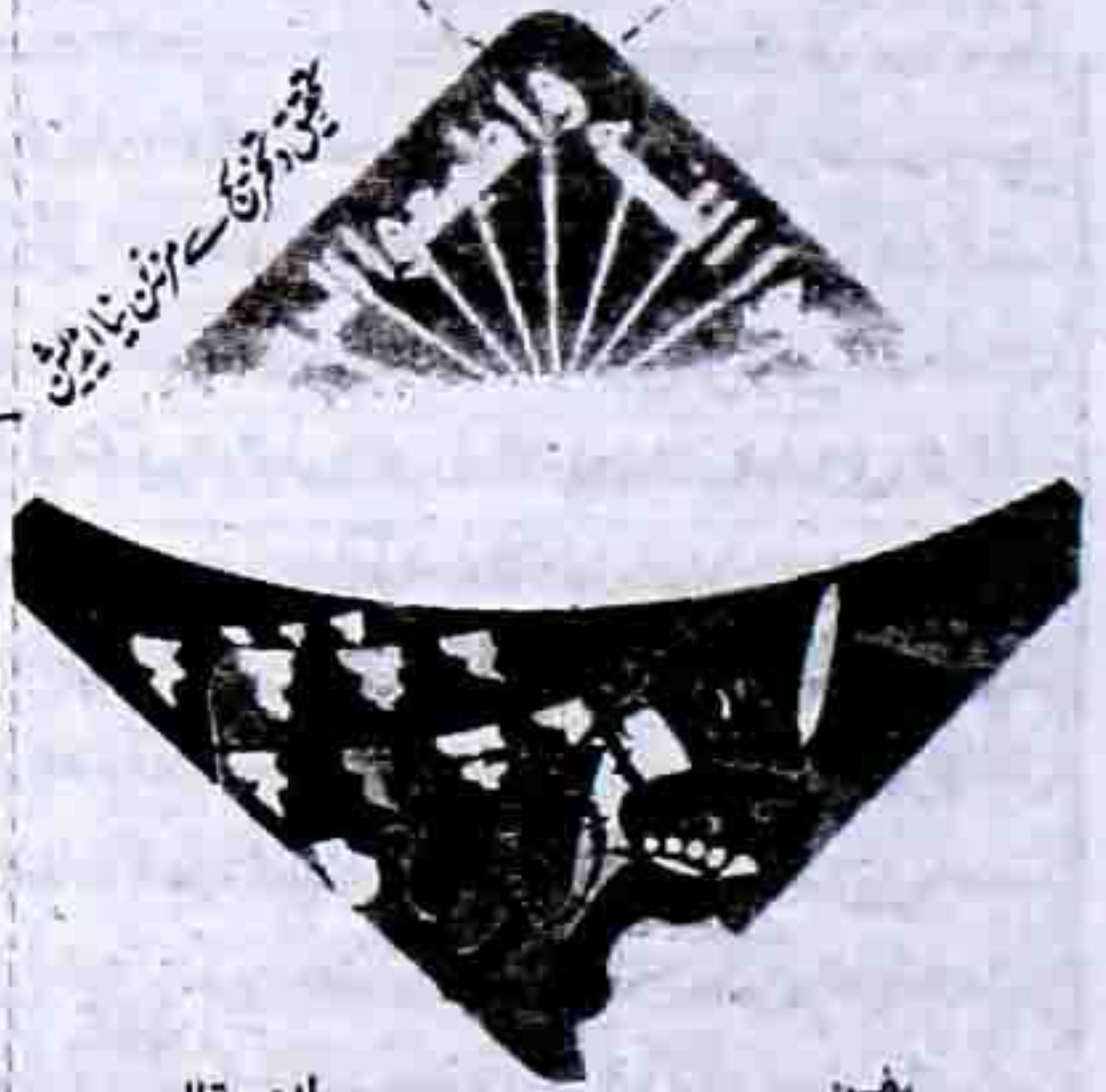
زمانی و مکانی عیدیں

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

اس قبیل سے شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ متعدد احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بہت فضیلت والی ہے۔ (مکر وہ ساری روایتیں ضعیف اور حکم فیہ ہیں۔) سلف صالحین کثرت میں سے بعض لوگ اسے نماز کے ساتھ مخصوص کرتے تھے جب کہ بہت سے علمائے سلف نے اس کی فضیلت سے انکار کیا ہے۔ بہر حال بہت سے اہل علم کا رجحان اُسی ضعیف روایات کی بنیاد پر اس طرف ہے کہ وہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے۔ البتہ اس دن کا خاص روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا بلکہ اکیلے اس روزے کو مکروہ کہا جائے گا۔ اسی طرح اس دن کو عید ماننا اس میں طرح طرح کے کھانے پکانے اور آرائش کرنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح مسجدوں میں اس رات جمع ہونا ایک خاص قسم کی نماز پڑھنا بھی بدعت ہے جسے "صلوة الکعبۃ" کہتے ہیں۔ نفل نماز کے لیے وقت، تعداد اور مقدار کی تعیین کے ساتھ اجتماع کرنا مکروہ ہے اور شرعاً روا نہیں۔

تمام مسلمان مزارع کے لیے نماز عید اگر ہر رات کی طبعیہ طبعیہ فضیلت بیان کر کے اس کو کسی نماز کے ساتھ خاص کرنا جائز ہو مگر تو عیدین کی راتوں اور عرف کی رات میں ان کی مثل یا اس سے کم و بیش نمازیں ایجا د کر لی جائیں۔ جس طرح کہ بعض مقامات پر رجب کی پہلی رات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جاتی ہے وہ بھی مکروہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض دیہاتوں میں نماز مغرب کے بعد لوگ ایک نماز پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب والدین کو بخشتے ہیں۔ اس نماز کا نام "صلوة بر الوالدین" رکھا گیا ہے یا جیسا کہ بعض لوگ ہر رات دنیا کے تمام مرنے والے مسلمانوں کے لیے باجماعت نماز پڑھتے ہیں تو یہ اور اس قسم کی تمام باجماعت نمازیں بدعت ہیں اور ان سے احتساب لازمی ہے۔ بلاشبہ صحیح اوقات میں نفل پڑھنا مستحب ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی نفل نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پابندی کے ساتھ نفل نمازیں مقرر کر لی جائیں اور انھیں فرض نمازوں کی طرح ہمیشہ پڑھا جائے۔



اردو قالب  
مولانا غیب الدین نقوی

یاف  
شیخ الاسلام

دارالاسلام  
کتب خانہ دارالاسلام  
لاہور، پاکستان

☆ غیر مقلد احمدیہ اور مسیحیوں کے پیشوا شیخ ابن تیمیہ نے کبھی زندگی میں احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ اپنی کتاب میں یہ نہ لکھتا۔ حدیث شریف: حضرت موسیٰ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون جملائے مصیبت ہے کہ میں اسے عالیت دوں۔ اس طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، حدیث 1446، ص 398، مطبوعہ فرید بک ڈپولاہور) حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک و جہل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، حدیث 1448، ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور)



## ”الظہور فی ای صورة شاء“

غیر مقلد اہل حدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کا عقیدہ:  
اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے، ظہور فرماتا ہے (معاذ اللہ)

النوی والذیان والدمر والسمر والونی واللؤلؤ ونحو مقام والطیب والحبیب  
والسیر وقیل اوائل السور ایضاً فیصل بولہ ہم صفات وزدت فی الشرع فقص  
بحیم تلك الصفات لا تأویل ولا تنکر ولا شبه وهي علی نوعین صفات ذاتیة  
قدیمة ازلیة كالحيوة والعلوم والقدرة والأمراد والشیة والجلال والعز والسم  
والبصر وقوة التیلم و صفات فعلیة حادثة وقیل قدیمة وتعلق حدوث  
اختاره الشیخ ولی الله من اصحابنا فقال لا یقوم بذاته حادث وانما الحوادث  
فی تعلق الصفات بمتعلقاتها وقت تعلق الارادة بوقوعها حق ظهور الاضلال  
ومن الصفات الفعلیة لحدثة التیلم والاستیلاء والفضاء والنزول والاصعود  
والایمان والحبی والقرب والبعد والدق والوطاة والتفصیل والفرج والتبشیر  
والنظر والحق والعبیة والغضب والجلال علی قول والعبادة والاستعزاء و  
السخریة والمکر والخداع والکید والفریغ والذود والفضل والرحمة والانتقام  
والصبر وامانة الخلق والسر والنبی والاستدراج والحب والبغض والرهانة  
والكرامیة والسخط والنفقة والوالاة والصلواة والشیء والمرفعة والاضرة  
والصلافیة والاطلاع والاشراق والتكوين والخلق والصدقة وتقلب القلوب  
والوحد والوجید واسماع الكلام بیض خلقه واجمل العارض علی بعض الخلق  
حدث الشیخ فاعلم ان قبل الدالی والظہور فی ای صورة شاء فیصل بحیم  
بحیم المعلومات علی وجه التفصیل من الجزئیات والکلیات والوجودات و  
العدومات والکائنات والمستفیلات معطیات بالبحر فی غوامض الارضین الی اعلی  
السعوت لا ینیب عنه مثقال ذر فی السعوات ولا فی الارض وما بین ذلک

ہدیۃ الہدی صفحہ کا اصل قوڑ





ابن حجریث پیشوا و حید الزماں کا عقیدہ: اللہ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلیٰ اس سے خالی رہتا ہے، یہ قول زیادہ صحیح ہے (معاذ اللہ) اور ابن تیمیہ کا قول بدتر از بول کہ اللہ تعالیٰ عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح میں قبر سے اترتا ہوں (معاذ اللہ)

والا فعال کا قائل ہے کہ جو عینی شأن ولا يجوز اطلاق الحركة والاعتقال على فعله وان مع على الحركة والاعتقال من مكان الى مكان كما قال وجاء زبك وقال هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في الحديث ايتهم هروا لوقا خرج البخاري وابن الاثر من كتاب السنة عن فضيل بن عياض احد الاولياء الكرام و الامية العظام قال انا قتل لك الجهمي لما اكره برب يزول عن مكان فقل انا اكره من برب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندة انه تصح انزل يخلو من العرش وهذا هو الاعتقال وحكي عن ابن تيمية انه ينزل كما انا انزل من المنبر وفي حديث النزول ثم يصعد الجبار الى كرسيه والصعود والنزول والجعل والاتيان لا تصور الا بالحركة والاعتقال والخطا الشيخ من احد لنا حيث قال تعالينا ابن جبر الطبري ولا يصح عليه الاعتقال لان لم يقدّر دليل شرعي على استحالته وكذلك الخطا الباقى الشافعي حيث قرر من ذهب السلف انه تم برئى عن الحركة والاعتقال ثم عزاه الى شيخنا عبد القادر الجيلاني اقله واتفقوا على واحد من السلف على تلك البراءة نعم حركته واعتقاله لا كيف لا يشابه حركتنا واعتقالنا كما ان حركتنا لا يشابه حركتنا فركت واعتقاله عبارة عن ظهوره وتجليه في محل اخر غير المحل الاول وهو صهيح بلا مبرور ومن ههنا قال امامنا احمد بن حنبل في رسالته الى مسدد بن سره دانه سبحانه اذا نزل فلا يخلو من العرش والقهلي والظهير في مكانين مختلفين او في امكنة مختلفة متعدد حقلى كن واحدا لا يستحيل في ذات الله تعالى اما الحال فكأن الممكن في مكانين مختلفين فان





غیر مقلدین اہل حدیث پیشوا وحید الزماں اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ  
مقلدین یعنی حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی بدعتی مسلمان ہیں

۱۴۱

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

اور مہاجت شرع میں ہیں۔  
رہے مقلدین تو میں کہتا ہوں کہ بدعتی مسلمان ہیں ان کے پیچھے بالکدابت  
ناز جائز ہے بشرطیکہ کتاب و سنت اور اہل حدیث کی امانت نہ کرتے ہوں  
اور ان کا عقیدہ ہو کہ مجتہد پر نبی علیہ السلام کی اتباع مقدم ہے ورنہ وہ کافر  
ہیں اور ان کے پیچھے ناز جائز نہیں۔

# ہدیۃ المہربانی اردو

مصنف

علاؤ حید الزماں

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

کبیرہ گناہوں کا تعین  
فصل: کبیرہ کی حد اور کبائر کے تعین میں اقوال پر اختلاف کرتے ہیں دہشت  
یہ ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جس گناہ کا دلیل قطعی کے ساتھ علم ہو اور اس پر وعید  
وارد ہوئی ہو، اکبر الکبائر یعنی بڑے گناہوں میں بڑا گناہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے  
ساتھ شرک اور کفر ہے، پھر ناجی خود کشی کرنا اور بالکائنات مومنہ عورتوں پر ہمت  
لگانا، زنا، شراب خوردی، میدان جہاد سے فرار ہونا، جادو، ظلم، یتیم کا مال کھانا،  
والدین کی نافرمانی کرنا، حرم میں الحلا کرنا، سود کھانا، چوری کرنا، اور اس کے علاوہ  
جو چیز احادیث میں وارد ہوئی ہے اور مغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے بھی کبیرہ  
ہو جاتا ہے، اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو شیخ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کی کتاب، "ندو اجر عن اقراف الکبائر" کی طرف رجوع کریں۔  
جب معصیت مطلق ہے تو کفر و فسق پر مشتمل ہے اور جب فسق ایمان  
کے مقابل ہوگا تو اس سے مراد کفر ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔  
افسوس کہ مومن اکمن کان فاسقاؕ تو کیا جو ایمان والا ہے اس جیسا ہو جائے مومن علم ہے

۱۸ السجود آیت ۱۸

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



الحدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کے نزدیک راجحہ ربی ہے (معاذ اللہ)

۱۵۵

حضرت اسماعیل، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ،  
حضرت ہارون، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت  
ایوب، حضرت ذوالکفل، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت ایسا، حضرت یسع،  
حضرت اشعیا، حضرت ارمیا، اور وہ حضرت یسع ہیں، حضرت جی، حضرت دانیال،  
حضرت عیسیٰ بن مریم ان پر قیامت تک صلوات و سلام ہو،

راجحہ ربی ہے

ان میں سے قرآن پاک میں پچیس انبیاء کرام کا ذکر ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ  
نے دوسرے ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا جیسا کہ ہندوستان، چین،  
یونان، فارس، بلاد داروہا، افریقہ، بلاد امریکہ، جاپان اور برہما کے نبی ہیں کیونکہ  
عرب ان ممالک کو نہیں جانتے تھے اس لئے ان کا تذکرہ زیادہ فائدہ نہ دیتا  
ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر دیا جن کا قصہ ہم نے تجھ پر بیان کیا ہے اور  
بعض کا ذکر ہم نے بھی نہیں کیا لہذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر  
ان انبیاء کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں  
فرمایا اور لوگوں میں تو اتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ کافروں  
جو جانتے ہیں کہ وہ انبیاء و صلوات تھے جیسا کہ ہندوؤں میں رام چندر، لکھن اور  
کشن جی ہیں اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین و جاپان کے دھرمی  
کنفیوٹش اور بدھ ہیں اور اہل یونان کے مین سقراط اور نیشا غورث ہیں بلکہ  
ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیاء اور رسولوں پر اور  
ان میں سے کسی میں فرق نہ کریں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اور انہیں کفر و  
شرک اور مرکشی سے منسوب کرنے سے بچتے ہیں،

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

# ہدیۃ المہربانی اردو

مصنف

علاؤ وحید الزماں

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email: Chishtikutabhana@gmail.com

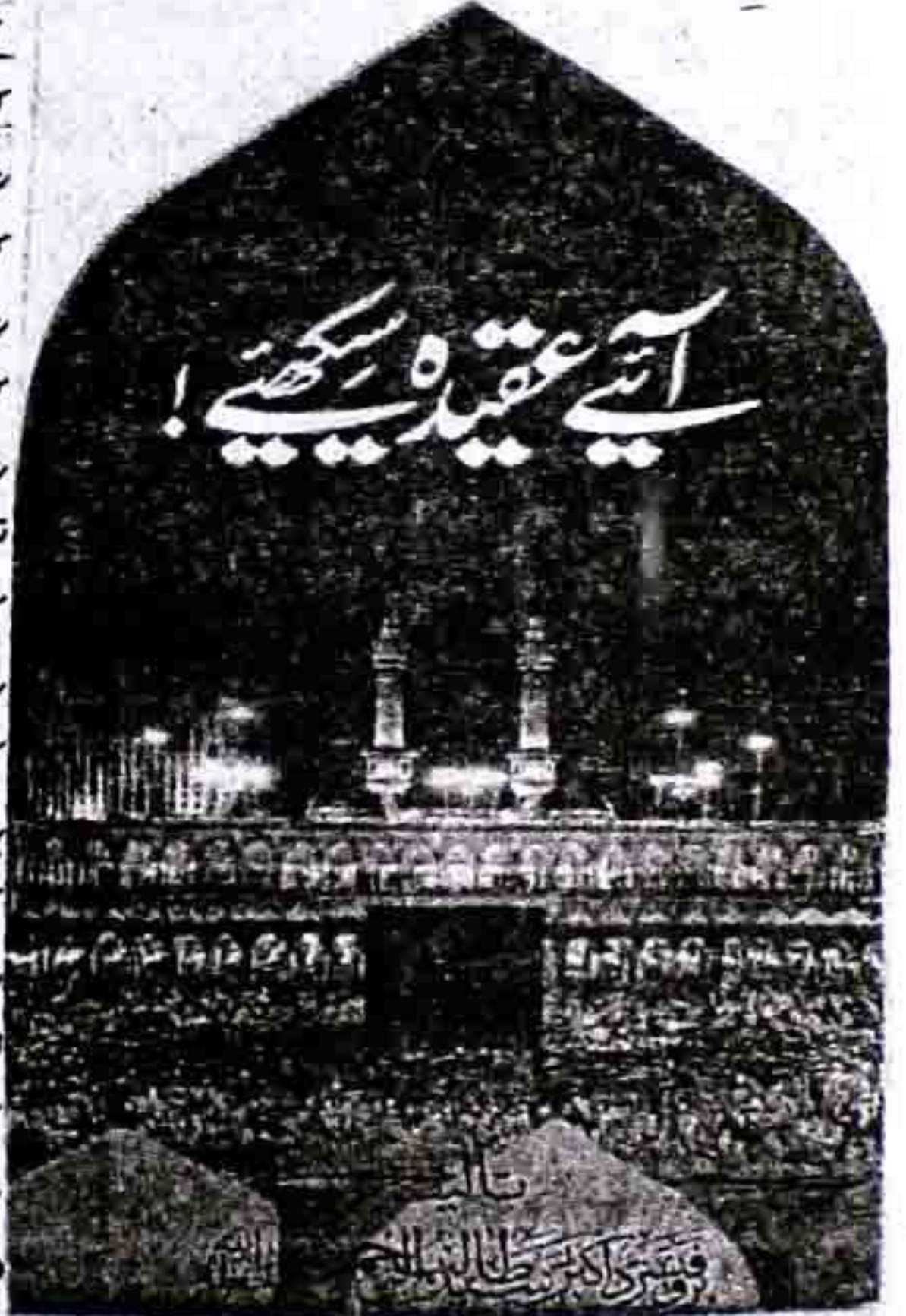


غیر مقلد مولوی کا قول: اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک ہے، یہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے، اول درجے کی جہالت ہے

(71)

آپ عقیقہ کیسے

س۔ ہمارا مددگار کون ہے؟  
ج۔ ہمارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔  
س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی مددگار نہیں ہو سکتا؟  
ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔  
س۔ انبیاء کس سے مدد مانگتے تھے؟  
ج۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔  
س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیا ہے؟  
ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔  
س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟  
ج۔ اس لئے کہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔  
س۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟  
ج۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ قصید ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔ نبی ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔  
س۔ دلیل دیں کہ مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔  
ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قول نقل فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَإِنَّكَ تَسْتَعِينُنَا﴾ (المائدہ: ۵۰) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔  
۲۔ ﴿قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا﴾ (الأعراف: ۱۲۸) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرو اور صبر کرو۔  
۳۔ ﴿وَمَا لَكُمْ مِيقَاتٍ مِّنَ اللَّهِ مِيقَاتٍ مِّنَ اللَّهِ مِيقَاتٍ مِّنَ اللَّهِ﴾ (البقرہ: ۱۰۷) اور تمہارے



قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: انما ولیکم اللہ رسولہ والذین امنوا (سورہ مائدہ آیت 55 پارہ 6)

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے

☆ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے بعد از وصال مدد مانگی

(حوالہ جات ملاحظہ ہوں: البدایہ والنہایہ جلد 6، ص 364، ابن اثیر جلد سوم، تاریخ طبری جلد سوم، ص 250)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد یا محمد اکہہ کرپکارا (ادب المفرد، مصنف: امام بخاری)

☆ امام بوصری علیہ الرحمہ نے قصیدہ بردہ شریف میں حضور ﷺ سے مدد مانگی

یا اکرم الخلق مالی من الوذیہ، سواک عند حلول الحادث العمم

اے بہترین مخلوق ﷺ آپ کے سوا میرا، کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں



ابوحدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانت دینے والے  
اور اپنے غلاموں کو نفع پہنچانے والے نبی ﷺ کو بے بس لکھا

(132)

اپنے عقیدہ میں

ج۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی ایمان والوں کی آزمائش فرماتا ہے مومن کو بقدر ایمان آزمایا جاتا ہے۔ کبھی بروں کے ہاتھوں سے نیکوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تاکہ مخلصوں اور منافقوں میں تمیز ہو جائے۔

س۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے آزماتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کبھی دے کر آزماتا ہے کبھی چھین کر آزماتا ہے۔

س۔ اگر کسی کو شیطان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو کیا کرے؟

ج۔ اسے خندہ پیشانی سے سہ لینا چاہیے اور ایمان پر قائم رہنا چاہیے۔

س۔ مسلمانوں کو ظاہری و باطنی تکلیف پر کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ جس طرح مسلمانوں کو ظاہری مصائب پر صبر کرنا چاہیے اسی طرح باطنی تکلیفوں (جن وغیرہ کی ایذاؤں) پر بھی صبر سے کام لینا چاہیے۔ ان سے ڈر کر اپنے ایمان کو نہ بگاڑنا چاہیے یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ درحقیقت ہر چیز خواہ تکلیف ہو یا آرام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی بھی نفع و نقصان کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی شخص بے شک وہ نبی ہو یا ولی نفع و نقصان کا مالک نہیں وہ تو خود بے بس ہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اس کو نقصان سے نہیں بچا سکتی۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟





اہلحدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانتیں دینے والے  
انبیاء کرام کو بے بس لکھا (معاذ اللہ)

136

آپ کا عقیدہ

وغیرہ۔

س۔ کیا انبیاء بھی بے بس ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے نفع و نقصان پر اختیار نہیں رکھتا یہ نبی کی بے بسی کی دلیل ہے۔

س۔ کیا اولیاء اللہ کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج۔ بعض لوگ اولیاء اللہ کی اللہ تعالیٰ کی سی تعظیم کرتے ہیں اور یہ شرک ہے۔ اولیاء اللہ قطعی بے بس ہیں روزی پہنچانے میں آسمان سے سینہ برسانے اور زمین سے کچھ اگانے میں بھی بے بس ہیں۔

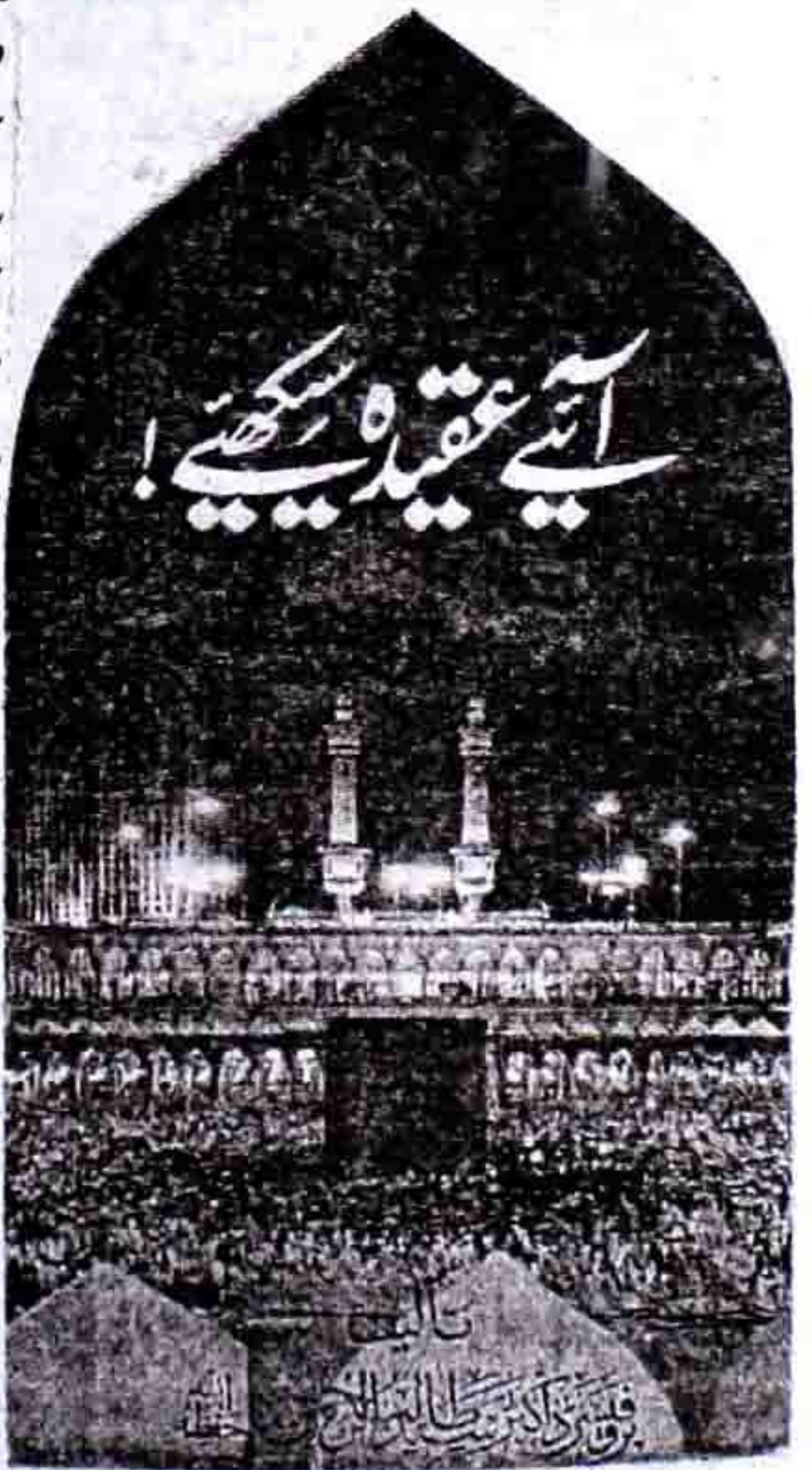
س۔ زمین و آسمان میں بسنے والوں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟

ج۔ انسان ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا اس سے زیادہ رتبہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور عاجز و بے بس ہے اس کے اختیار میں کچھ نہیں سب کچھ مالک الملک کے اختیار میں ہے وہی سب پر قابض و متصرف ہے اس کے سامنے حساب و کتاب کے لیے ہر شخص حاضر ہونے والا ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اگر اللہ سماعت و بصارت چھین لے اور دلوں پر مہر لگا دے تو کوئی اور اس کو واپس نہیں لاسکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَنَعَ عَلَىٰ فَلْؤُوبِكُمْ مِنْ بَإِ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيَكُمْ بِهِ﴾ (الأنعام: ۱۶) (اے نبی آپ) کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو پھر دے دے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ اگر ہمیشہ کے لیے رات یا دن کو مسلط کر دے تو کوئی اس کو تبدیل





## اہلحدیث مولوی طالب الرحمن کی صرف تحریر پر غور کریں آپ کو گستاخی اور بے ادبی کی بو آئے گی

150

آپ عقیدہ رکھتے ہیں

س۔ دلیل دیں کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی غنی کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے۔ ﴿وَوَجَدَكَ غَائِلًا مُّغْنِي﴾ (الصحرى: ۸) اس (اللہ تعالیٰ) نے تجھے تنگ دست پایا تو خوشحال کر دیا۔

۲۔ ﴿إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (النور: ۳۲) اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو خوشحال کر دے گا۔

”وَتَنَا“

س۔ مرضی یا چاہت کس کی چلتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے سارے کام نہیں ہوتے؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب مکہ والے مسلمان ہو

جائیں لیکن ابو طالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین مکہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہنا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چاہے۔

ج۔ ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُنْشَاءُ﴾ (الحج: ۱۸) بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا

ہے کرتا ہے۔

☆ کلمہ پڑھنے والا مسلمان ذرا سوچے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے متعلق ایسے کلمات لکھنا گستاخی نہیں؟ نبی ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، لکھنے والے ذرا سوچیں! حضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کئے، سورج پلٹا یا، مردے زندہ کئے، مریضوں کو دست مبارک سے شفا یاب فرمایا، کھاری کنوئیں احباب دہن سے ٹپٹے فرمادیئے، انگلیوں سے جوشے جاری فرمادیئے، جنت کے لکٹ تقسیم کئے، اندھوں کو اکھیاں کر دیا، قیامت تک کے حالات بتادیئے اور قیامت کے دن جس کی چاہیں گے شفاعت فرمائیں گے۔ یہ سب کس کے چاہنے سے ہوا جو نبی ﷺ نے چاہا، وہ خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ جو آپ کے چاہنے سے نہ ہوا، اس میں حکمتیں تھیں، مگر اسے الفاظ کا استعمال بے ادبی کی دلیل ہے



الہ حدیث مولوی طالب الرحمن نے نیاز حسین، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور  
حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں جس کا معنی اصل میں ایصالِ ثواب ہے،  
اس کو شرک لکھ کر تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دیا

155

آپ عقیدہ میں

ج۔ اس لئے کہ نذر عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز  
نہیں۔

س۔ نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نیاز اور چڑھاوے کا مطلب ایک جیسا ہے۔

س۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے  
نام کی نیاز۔

س۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے۔

س۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام نے کسی چیز کے خالق ہیں اور نہ  
مالک۔

س۔ کیا نیاز حسین کھانی چاہیے؟

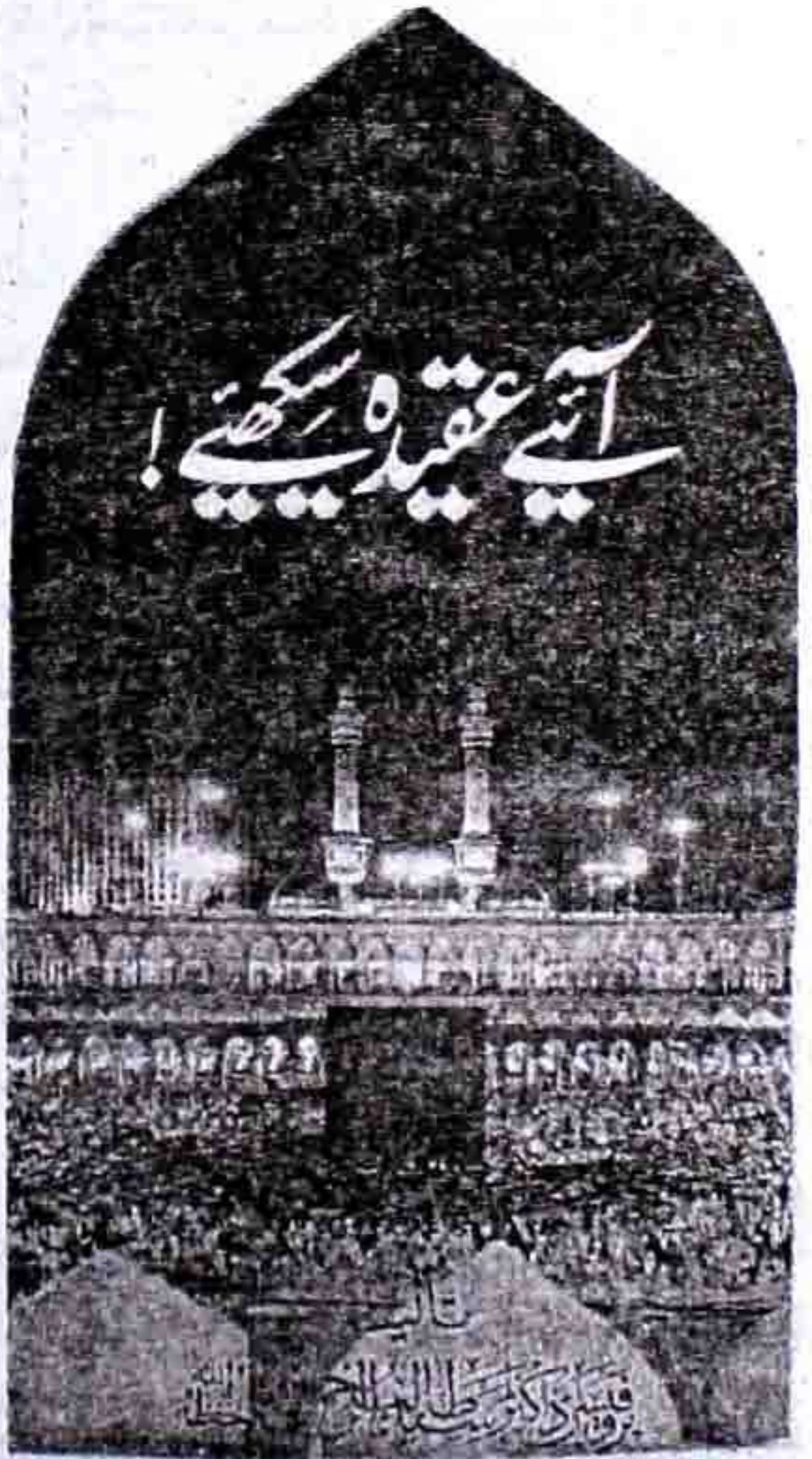
ج۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے۔

س۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی  
ہوئی چیز سور اور مردار کی طرح حرام ہے۔

س۔ کیا گیارہویں والے پیر کے نام کی گیارہویں بھی حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے پیر کی گیارہویں یا امام جعفر صادق کے نام کے کوٹے یا کسی  
پیر کے نام کا بکرا یا مرغ بھی حرام ہے۔





اہلحدیث سعودی مولوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ نیکی کے ارادے سے بھی  
مدینہ جانا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا

زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم  
[فضلاها امكاملها]

نالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

21

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

سکا اور یہ آپ ﷺ سے محبت کی علامت بھی نہیں، اصل محبت ان کی اطاعت و  
اتباع میں مخفی ہے۔

جی ہاں! بار بار مدینہ جانا اور آپ کی قبر شریف کی زیارت کرنا ہی آپ کی محبت  
کی علامت نہیں بلکہ اصل محبت آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، ویسے وہاں جا کر  
عبادات بجالانا کار ثواب اور مستحب عمل تو ہے لیکن پہلے عقیدہ کی درستگی اور فرضی  
عبادات میں سبقت ضروری ہے۔

20

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

سَلِّطْنَا نَصِيرًا پڑھنا ہی اگر ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔  
(۴) مدود مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے عمارتیں دیکھ کر مرعوبہ دعا: "اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمٌ  
نَبِيَّكَ فَأَجْعَلْهُ لِي وَقْفَةً مِنَ النَّارِ وَ آمَنًا مِنَ الْغَذَابِ وَ سُوءِ الْحِسَابِ  
پڑھنا سنت رسول ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں  
مذکورہ بالا چاروں چیزیں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل کرنا و پڑھنا بدعت ہے  
جس سے ہر مسلمان پر بیزار کرے اور ان کتابوں سے دعائیں ہرگز نہ لی جائیں جو بغیر  
مستند حوالہ کے لکھی ہوئی ہیں۔

جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی سب سے پہلی اسکیم یہ تھی کہ مسجد  
بنائی جائے آپ نے قدم اٹھاتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا، یاد رہے کہ مسجد نبوی  
ﷺ جس جگہ پر تعمیر ہوئی ہے اس کی تفصیل صحیح بخاری کی روایت میں ہے جو انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ﴿جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو  
بالائے مدینہ میں عمرو بن عوف کے قبیلہ میں فروکش ہوئے، چودہ روز تک یہاں  
خیمہ رہے پھر بنو نجار کی قوم کو طلب فرمایا۔ بنو نجار گردن میں گواریں لٹکائے  
ہوئے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ  
پیچھے بیٹھے تھے اور قبیلہ بنو نجار کے آدمی آپ کے آس پاس (پا پیادہ چل رہے) تھے

آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ دور دراز شہروں و علاقوں سے ہر  
بدھ، ہر جمعرات یا ساری چھٹیوں یا عید و بقرعید میں مدینہ کا رخ کرتے ہیں خواہ ان کا  
ارادہ نیکی کا ہو یا سیر و تفریح اور غربت زائل کرنے کا یا نبی اکرم ﷺ سے انہیں محبت  
ہو یا ایسے لوگ اس بات کو ذہن میں نہ لیں کہ اگر انہیں رسول اللہ ﷺ سے کئی محبت ہے  
تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ کا مکمل اتباع و فرمانبرداری  
کریں، ورنہ فرائض میں سستی کرنا یا اعتقاد میں کمزور ہو کر شرک کرنا پھر دوڑ دوڑ کر  
مدینہ جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرنا یا عمرہ و طواف کعبہ کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا



شائع کردہ

عبد اللہ امرتسری مدظلہ

اداره احیاء السنه : بی پاک سرکودها

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے مسند احمد کی حدیث شریف کو بغیر تحقیق کے جھوٹی حدیث قرار دے دی

۴۹۶

**سوال :-** ایک شخص مسلمان ہے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتا یا وہ کبھی نماز پڑھتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ مسلمان عیسائی سے اچھا ہے یا عیسائی بے نماز مسلمان سے اچھا ہے۔ بے نماز کے ساتھ میل جول ادا کھانے پینے کا کیا حکم ہے۔

**جواب :-** بے نماز کے متعلق اختلاف ہے کہ کافر ہے یا نہیں صحیح یہی ہے کہ کافر ہے۔ رہا بے نماز اور عیسائی میں فرق۔ سنا سنا ہو سکتا ہے کہ عیسائی منتر پڑھتا ہے۔ مردار سے پرہیز نہیں کرتا۔ اسی طرح جنابت سے غسل نہیں کرتا۔ اس قسم کی باتیں یہاں پر بھی ہوتی ہیں۔ جس میں بے نماز عیسائی سے مست از ہے۔ اس بنا پر بے نماز کو عیسائی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ رہا وہ شخص جو کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا۔ سو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کچھ وقت نکالتا پڑھتا ہے اور کچھ وقت نکالتا چھوڑ دیتا ہے اس کا حکم پڑھنے کے دنوں میں نمازی کا ہے اور ترک کے دنوں میں تارک کا ہے۔ دوسرا یہ کہ کوئی نماز کسی وقت پڑھ لی۔ کوئی نماز چھوڑ دی۔ بے نمازی ہے۔ کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا یہ قصد نہیں ہوتا کہ اگلی نماز بھی پڑھوں گا۔ گی اگر وہ پڑھنے کے وقت تارک ہے۔ اس لئے یہ بے نمازی ہے۔ اس سے یہ بھی احتمال ہے کہ جو نماز اس نے پڑھی ہے اس کے بعد دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلے مرجائے تو یہ نماز شمار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔ اور اگر دوسری نماز کا وقت آگیا اور باوجود پڑھ سکے کے نہیں پڑھی تو پھر وہ بے نماز شمار ہوگا لیکن یہ احتمال نماز جنازہ کی گنجائش کے لئے ہے ورنہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ زندہ کے لئے تہیہ مناسب ہے تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور مردہ کے لئے شفقت مناسب ہے کیونکہ اس کا عمل منقطع ہو چکا ہے

**صبح اور شام صرف دو نماز پڑھنا**

**سوال :-** ایک مولوی صاحب نے مسئلہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں صبح اور شام کی نماز پڑھتا ہوں گا اگر نیک ہو تو اس کو مل جائے گا۔ آپ نے اس کو دو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ یہ حدیث کہاں سے ہے۔ محمد علی بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

**جواب :-** یہ حدیث بالکل جھوٹ ہے کسی کتاب میں نہیں ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

## فتاویٰ المحدث

جلد اول  
از

محمد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

المتوفی

اربع الثانی ۱۳۸۲ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۲ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ فی باب سرگودھا

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لشی رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکارِ اعظم ﷺ نے ان کی شرط قبول کر لی (بحوالہ: مسند احمد شریف)



غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے اہل حدیث مولوی محمد جونا گڑھی کے حوالے سے لکھا کہ جمعہ کی دواذانیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدعت ہے (معاذ اللہ)

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

# فتاویٰ اہل حدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

المتوفی

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۸۲ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ دہلی پاکستان سرگودھا

۲۲۶

نے جس کام کو اچھا سمجھا وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اور پہلی اذان حضرت عثمان کی جاری کی ہوئی ہے اور اذان کی حیثیت میں کد بھاس پر عمل نہ رہا۔ اور فتح الباری جلد ۱ ص ۱۹۹ میں ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ اذان سب شہروں میں جاری ہو گئی عربوں فاکہانی نے اتنا ذکر کیا ہے کہ کہیں محتاج نے جاری کی ہے۔ اور بعضوں میں زیادہ ہے۔ پھر صاحب فتح الباری کہتے ہیں بکے خبریسی ہے کہ لکھنؤ اہل مغرب اس وقت ایک ہی اذان دیتے ہیں۔ اور عبد اللہ محدث روپڑی صاحب فتح الباری نے بدعت کو نقل کیا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ جملہ اذانیں عرب کے قول میں دو اذان ہیں۔ ایک یک بدعت کہنے سے حق کا قصور نکال کر جو یعنی یہ اذان درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ انکا مقصد نہ ہو بلکہ یہ مقصود ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازیں یہ نہ تھیں جیسے موجود طریق تادیب کو حضرت عمرؓ نے بدعت کہا ہے مگر اگر شرفاء بدعت ہیں۔

خلاصہ یہ کہ خادماۃ المسلمون حنا وریف کے ماتحت عثمانی اذان درست ہے۔ کیونکہ اس وقت قریش سب شہروں میں جاری ہو گئی ہے۔ فقہاء و ائمہ اگرچہ ابتداء اس کی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے تھی مگر سب شہروں میں اس کا پھیلنا دلالت کرتا ہے کہ آئمہ لوگوں کی کئی بیشی منوسی نہیں ہو گئی۔ پس ثابت ہو کر اب بھی یہ اذان درست ہے۔ غلط کم ہوں یا زیادہ۔ ہاں ضروری نہیں۔ مگر کوئی زیدی چاہے مذہب سے۔ مگر دینے والے پر بھی کوئی احتراز نہیں۔ خود بعض لوگ کہتے ہیں کہ بجز جگہ باند میں دینی چاہیے۔ کیونکہ حضرت عثمان نے ایسی جگہ بھی دی تھی تو یہ شک نہیں۔ اذان سے مقصود اعلان ہے۔ یعنی لوگوں کو خبر دینا اور توحید اعلان ہے۔ اس میں باند یا کسی جگہ کی خصوصیت کو کوئی دخل نہیں۔ مزید شریف میں بازار مسجد کے ساتھ تھا اس میں حضرت عثمانؓ نے مسند باند پر لٹادی اس طرح ہر شہر کی جامع مسجد میں مسند باند بیکھ لینی چاہیے۔

مطلوبہ جو بیکھ لینی اس بات کو بدعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

کہ مسجد کا انداز آپ کے بعد کے مدغلیخوں کے نمازیں قرآن دوسری اذان کا جو مذہب تھا۔ ہاں

حضرت عثمانؓ کے نمازیں اہل یثرب کی سورت سونم کرانے کے لئے ندما میں باند کی بجز جگہ باندی جاتی

تھی ذکر مسجد میں۔ یہی پہلے ندما میں مسجد میں جملہ لائیں جس کے لئے ہوتی ہیں۔ مروج بدعت ہے۔ کسی

طرح جائز نہیں۔ و اللہ اعلم۔

(مدرسہ محمدیہ دہلی)

تعاقب۔ میں بدعت نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اذان سے مقصود اعلان ہے۔ خصوصیت مروج کا ذکر نہیں



یہ غیر مقلد اہل حدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاویٰ ثنائیہ کا اصل ٹائٹل ہے

بہارِ مذہب کتاب المشرقات

۷۹۲

فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مؤید محمد اودراز

مکتبہ صحیح البخاری

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

وہی جگہ کوئی اور ہم کلوم مٹی جس کو نور مین نے دھوکا کھا کر نیت ملی نہ کھوایا۔  
(خبر شیعہ ۳۱ اگست سنہ ۱۳۵۱ء)  
شیعہ کا یہ فقرہ چڑھ کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل گیا ہے  
اہل حدیث! ہم تو آپ کو اسے نہیں ہم تو آپ کی ہر بات کو مانیں گے دو چار لائقوں میں  
بشیعہ کے اس فقرے کو باقی تو بچتا تھا نہ ہی بلکہ یہ کہ ہم کلوم زد و جرح نہیں دوسری  
پر ہم کلوم نام لیا روز کی بات تھی۔  
اب رہی میری بات کہ ہم کلوم کو صوفیہ نیت ملی نہ تھی یا کوئی اور مٹی شیعہ کے بیان سے معلوم  
ہوتا ہے کہ نور مین کو دھوکا کھا اس لئے ہم خود غل کھالے مٹی نہیں کرنے بلکہ شیعہ کی سند  
کن بحدیث تہذیب احکام سے ایک سلاہٹنی کرنے ہیں، ناظرین اسے غور سے لے لیں۔  
عن جعفر علیہ السلام قال معانت امر کل قوم منبت علی و ابنہا زید بن حمر بن  
الخطاب کتاب التہذیب جلد دوم ص ۳۸ مطبوعہ ایران ۱۱۱۱ جعفر علیہ السلام نے فرمایا  
ہے کہ ہم کلوم نیت ملی ظاہر اس کا بیانیہ بن عمر بن الخطاب فوت ہو گئے  
یہ کتاب صلیہ اور شیعہ میں سے ایک مستند کتاب ہے جس میں مسائل فقہیہ کو  
ناظرین! استخراج کر کے شیعوں کے عہد احکام کی صورت میں پیش کیا  
گیا ہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہم کلوم زد و جرح نیت ملی تھی یا غیر۔  
الحمد للہ یہ پرانا جھگڑا اخبار شیعہ کے توسط سے سامانی طے ہو گیا مایہ ہے کہ ان شیعہ  
حضرات اس موضوع پر ظلم نہیں اٹھائیں گے  
شکر اللہ کہ بیان میں نہ صلح نہ تاد  
صلح جو یاں بخوشی سجدہ مشکلا زور  
(المجدد ۱۰ اکتوبر ۱۳۵۱ء)

رسول خدا علیہ السلام خدا کے نور ہیں

بجواب العقیدہ

۱۔ الفقیہ ذلت خدا اس کے نام نہ گادایے مدد سے یہ کہے ہوئے ہیں جہاں خالق کی کوئی  
کن بظن نصاب نہیں ہے علم انہی لئے ہے چلے و گئی اور شہنام دہی کے چمر سینے  
لگ جائے ہیں ہم الفقیہ کو نصیحت نہیں کرتے کیونکہ وہ ہماری نصیحت کو ہا بکے گا ہاں استلو صاحب کا



یہ غیر مقلد اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ  
قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے

جلد ۱۱۴۱ کتاب المتفرقات

۷۹۳

فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

سید

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مفت محمد اودراز

مکتبہ صحیفۃ الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

ایک شعر میں کہتے ہیں جو فرماتے ہیں سے  
وہ ان خوش بخت نام سیلا صاحب  
بلبل مثل ہم الفقیہ کی ایک نسخہ کا ذکر کرتے ہیں جو الفقیہ مورخہ نے اپریل میں بولے مرقوم ہے اہل  
حدیث کی لڑائی بطل اسناد صاحب اس کا جواب ہے ہونا چاہیے تھا الفقیہ کی ایک جگہ مگر ہم  
اب اس کے حادی نہیں ہیں کیونکہ میں تعلیم دی گئی ہے (اذنہم بالحق یعنی انہیں حسنہ و خیر اس  
تبیہی نوٹ کے بعد ہم اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں  
ہم اہل حدیث کے عقیدہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا ہیں مگر اس کی تشریح میں  
انہوں نے الفقیہ پارٹی کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں جس کی تشریح  
میں عربی جو الفقیہ میں شرح ہوتا ہے سے  
دی جو سستی عرض سے خدا ہو کر  
مہاس عقیدہ کو عقیدہ عیسائیہ، جود عقیدہ کفریہ، جود عقیدہ دہریہ کہتے ہیں ہمارے عقیدہ کی تشریح  
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں اس طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا  
نور مخلوق ہے چنانچہ ارشاد ہے

مَا كُنْتُ نَبِيًّا وَلَا مَرْسُولًا مِّن قَبْلِكَ وَلَكِن أَنذَرْتُ لَكُمُ الْيَوْمَ يَوْمَ تُنْفَخُ الصُّورُ  
لَنُؤْتِيكَ مِن يَمِينِي السُّورَ وَمِن قَبْلِكَ قُرْآنٌ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّكَ تَعْقِلُ  
ابن قتیبہ نے قرآن کو نور سے دل میں نور بنایا  
ابن قتیبہ نے حدیث صرف اتنی دہ گئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور ہیں یا نور مخلوق  
ہیں۔ حدیثی تصرف ملاحظہ ہوا الفقیہ کے نامہ نگار باوجود سخت جگہ لکھنے کے تصرف قدرت کے  
ماقت یہ فقرہ بھی کہتے ہیں مجبور ہو گئے کہ  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ خدا نے انہیں نور بنایا اور نور نور بنایا ہے

(الفقیہ ۱۱ اپریل ۱۳۲۸ء ص ۲)  
اس فقرہ میں بنایا کہ لفظ نور طلب ہے جو اصل خلق کا ترجمہ ہے۔ جو صاحب ہے کا حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پہلے کہے ہوئے نور ہیں جو نور خدا کی صفت ہے۔ وہ پیدا کیا ہوا نہیں ہے کیونکہ  
خدا تعالیٰ کی سب صفات الہیہ اس میں ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور  
صفات سب خدا کی مخلوق ہیں خدا کے ساتھ عینیت مطلقہ نہیں بلکہ صحت الہیہ ہے جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمائی ہے۔ اَمَّا اَنْتَ اَعْبَدُكَ فَهِيَ وَرَسُولُكَ جوں کا مطلب حلی کے

☆ قارئین کرام اہلحدیث پیشوا کے نزدیک قرآن مجید مخلوق ہے۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے، جب حادث  
ہے تو وہ فنا ہو جانے والا ہے جبکہ یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یاد رہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام مالک،  
امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد ابن حنبل، امام شافعی، امام دکنج بن الجراح، امام عزنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہم اللہ کے نزدیک جو قرآن پاک  
کو مخلوق کہے، وہ کافر ہے (کتاب الاسماء والصفات)



اہلحدیث کے شیخ اکل مولوی نذیر دہلوی نے یزید کی حمایت کرتے ہوئے اسے بے قصور لکھا۔  
مزید لکھا کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا

کتاب الکرامۃ والاسم

۲۲۷

جزء اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا شاہ اللہ امرتسری

دوم

رحمۃ محمد اودراز

مکتبہ صحبۃ الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

یزید کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ اتفاق مسلمانوں کے وہ امیر بنا تھا اس کی اطاعت  
امام علیہ السلام کا واجب تھی، حالانکہ اس کی خلافت پر مسلمانوں کا اتفاق نہ ہوا اور ایک جماعت  
معاویہ کا ولاد صحابہ رضی اللہ عنہ کے اس کی بیعت نہیں کی اور جن حضرات نے بیعت کی بھی علی جب  
ہیں کہ اس کے نفس و غرور کا حال معلوم ہوا، خلق بیعت کر کے مدینہ میں واپس آ گئے اور بعض قتل ہیں  
کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے نفس کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا یہ بھی باطل  
ہے، قال العلامة الفتاویٰ فی شرح انفسیۃ ولاحق ان رضی یزید  
قتل الحسین واستبشارہ بذالك واهانتہ اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم و ما احاطت بمعناہ و ان کان تفاسیلہ احاد انتہی، اور بعض کہتے ہیں کہ قتل امام  
علیہ السلام گناہ کبیرہ ہے نہ کفر، اور یہ لعنت مخصوص کفار ہے، لازم ہاں فطانت، نہیں جانتے  
کہ کفر ایک طرف خود بخود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہے، قال اللہ تعالیٰ ان الذین  
کفروا باللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا  
میں کہتے ہیں کہ اس کے خاتمہ کا اصل معلوم نہیں شاید اس نے اس کفر و معصیت کے بعد توبہ کی  
دست موت کے تائب ہو گیا ہو، امام غزالی کا احوال العلوم میں اسی طرف دیکھا ہے،  
بانا چاہیے کہ توبہ کا احتمال ہی احتمال ہے، حال اس بے سادت کے اس ہمت میں وہ  
ہاں کسی نے نہیں کیا، شہادت امام حسین و امامت اہل بیت کے بعد نہ منورہ کی  
رب کا بیان مدینہ کی شہادت و قتل کے واسطے شکر بیجا، تین روز تک مسجد نبوی بجا فغان  
رازی میں بعد حرم مکہ میں لشکر کشی کر کے صحن حرم مکہ میں عبد اللہ بن ابی سہیل کو شہید کرایا و انہیں  
داخل میں تھا کہ اس کی موت ہو گئی اس جہان کو پاک کیا، اس کے بیٹے معاویہ نے برسر منبر اس  
کا بیان بیان کیا، حاشا علم ہمانی انصاف اور بیعتی سلف کا ملامت سے اس غلطی پر جس جو  
نے یہ جناحہ علامہ فتاویٰ نے مکمل جوش و خروش کے ساتھ اس ہمارے اس کے احوال پر  
لئے اور بعضوں نے اس معاملہ میں توقف کیا ہے، میں مسلک مسلم یہ ہے کہ اس غلطی کو مغفرت  
دیا ہے، کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے یہ غرض ہمارا مال بیت کی توہین کی مگر ہر اس کی تفصیل کا جواب ہے،  
اس کے معنی حجاز ہو چکے ہیں،  
کہ جو کہ خدا اس کے رسول کو بھیجتے ہیں، مشکوک  
کہ ان کی برکت سے ان کے لئے ذلیلان مذہب ہے۔

☆ ہمارا دہلوی صاحب سے سوال: اگر یزید بے قصور تھا تو اس نے گھرانہ اہلبیت سے معافی کیوں نہیں مانگی؟ ابن زیاد سمیت  
قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو سزا کیوں نہیں دی؟ گھرانہ اہلبیت کو قیدی کیوں بنایا؟ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں حملہ کیوں کروایا؟



غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیا (معاذ اللہ)

۲۵۰

پھڑے کے سوامردار کی کوئی شے بچ کر بچے برتنے دُست نہیں دینے نائذہ اٹھا نادرست ہے جس پر بیچ سے مُرت استغاث ثابت نہیں ہوتی مثلاً قرآنی عقیدہ ذبیحہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء برت سکتے ہیں لیکن زحمت و خرید منہ ہے عمان سے نائذہ اٹھا نادرست ہے۔

پس مکمل الحکم ہر مرد و عورت اس کی چربی کی بیچ منہ ہے صابن و خیرو میں استعمال دُست ہے۔

حافظ عبداللہ تیسری روپڑی ۱۰/۱۱/۱۹۷۲ء

کیا حضور کا پیشاب پاک ہے؟

سوال: کیا نبی کریم کا پیشاب اور عین پاک تھا، مگر نہیں تو مولوی رحیم بخش نے مسلم کی دسویں کتاب میں یہ کس دلیل اور کس کتاب سے لکھا ہے کہ

لیک برکت نام عورت نے آپ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تو کبھی پیٹ کی بیماری سے بیمار نہ ہوگی۔ (مس سطر ۲۱)

جواب: اس عورت کے تعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں یہ وہی ام ایمن مسابین زید بن ہارثہ کی والدہ ہے کیونکہ اس کا نام بھی برکت ہے اور بعض کہتے ہیں یہ اور عورت ہے مولوی رحیم بخش صاحب نے جو روایت بیان کی ہے وہ عاتقان جبر نے اصحاب میں ذکر کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

عَنْ أُمِّ آيْمَنَ ثَلَاثَ كَوْنٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَانَةٌ يَتَوَلَّى فِيهَا بِاللَّيْلِ فَكَانَتْ إِذَا أَصْبَحَتْ أَصْبَحَتْ كَيْفَتْ كَيْفَتْ لَيْلَةً وَآتَا عَطَشًا نَةً فَغُلَطَتْ فَتَسْرِبَتْهَا نَذْكَرَتْ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَشْكِي بَطْنَكَ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا لَصَابَةٍ فِي تَمِيْزِهِ صَابَةٌ جِلْدٌ ۴۲۳

یعنی ام ایمن نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مٹی کا پیالہ تھا جس میں رات کو رند کی بندہ پر پیشاب کیا کرتے تھے، ایک لٹ میں پیاسی سو گئی پس غلطی سے وہ پیشاب پی لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے اس کا ذکر کیا، فرمایا اس دن کے بعد تجھے کبھی پیٹ درد نہیں ہوگا۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پی لیا گیا ہے نہ آپ

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

# فتاویٰ المحدث

جلد اول  
از

محمد لعل حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

اربع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۳ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ : بی باک - کوئٹہ

☆ آپ ﷺ کا بول و براز اہل سنت کے حق میں پاک ہے۔ اس پر اکابر علما اسلام فرماتے ہیں:

1- علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فتح الباری شرح البخاری جلد اول، ص 218 پر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاک ہونے پر کثیر دلائل ہیں۔ ائمہ نے اسے آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔

2- شرح شمائل میں روایات شرب بول ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ انہی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ائمہ حنفیہ کی ایک جماعت نے یہ قول کیا کہ آپ ﷺ کا بول و براز پاک ہے اور یہی قول مختار ہے اور تمام متاخرین کا اسی قول پر اتفاق ہے۔ اس پر کثیر دلائل شاہد ہیں اور ائمہ نے حضور ﷺ کے خصوصی شمائل میں شمار کیا ہے (اشرف الوسائل الیٰ فیہم الشمائل، ص 77)

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں



غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیکر اجماع امت کا انکار کیا

۲۵۱

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

# فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

اربع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ذی بآک سرگودھا

کایہ فرمانا کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہوگا یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ یہ غلطی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا سد و ضرر دیا کہ اس نجس چیز کو اس کے لئے شفا بنا دیا۔ بہر صورت اس غلط فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔  
عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۵ صفر ۱۳۸۰ء مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۶۴ء

## گندگی کھانے والا جانور

سوال: مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ پانچ گنا کھانے والا چار گنا جلاوطن نہیں۔ اور نہ ہی اس کی سواری جائز ہے مگر اس میں وغیرہ میں اکثر لکھتے ہیں گندگی کھاتی دیکھیں جس کی ان کی قرآنی پوزیٹ ہے اور مرنے پر ہمیشہ گندگی کرید کر کھاتے ہیں۔ اور ان کے اندر سے ہر شخص کھاتا ہے۔ اس مسئلہ کا حل قرآن و حدیث سے فرمائیے؟  
جواب: مشکوٰۃ میں گندگی کھانے والے جانور کی ممانعت ہے لیکن وہاں جلالہ کا لفظ ہے اور جلالہ زیادہ گندگی کھانے والے جانور کو کہتے ہیں۔ یعنی جس کی اکثر خوراک گندگی ہو یہاں تک کہ اس کے دودھ اور اس کے پسینے سے گندگی کی بو آئے ایسا جانور بے شک حرام ہے۔ رہی مرنے والی جانور میں داخل ہی نہیں کیونکہ اس میں خدائے ایسی حرارت رکھی ہے کہ اس سے اس کی اصلاح ہوئی رہتی ہے۔ اس لئے یہ خواہ کتنی گندگی کھا جائے اس سے بدبو نہیں آتی اور اس کا گوشت بستر لذیذ رہتا ہے۔  
عبداللہ امرتسری از روپڑی ضلع انبالہ سرحد ۵ دئیوہ ۱۳۵۴ھ

## استنجا کا بیان

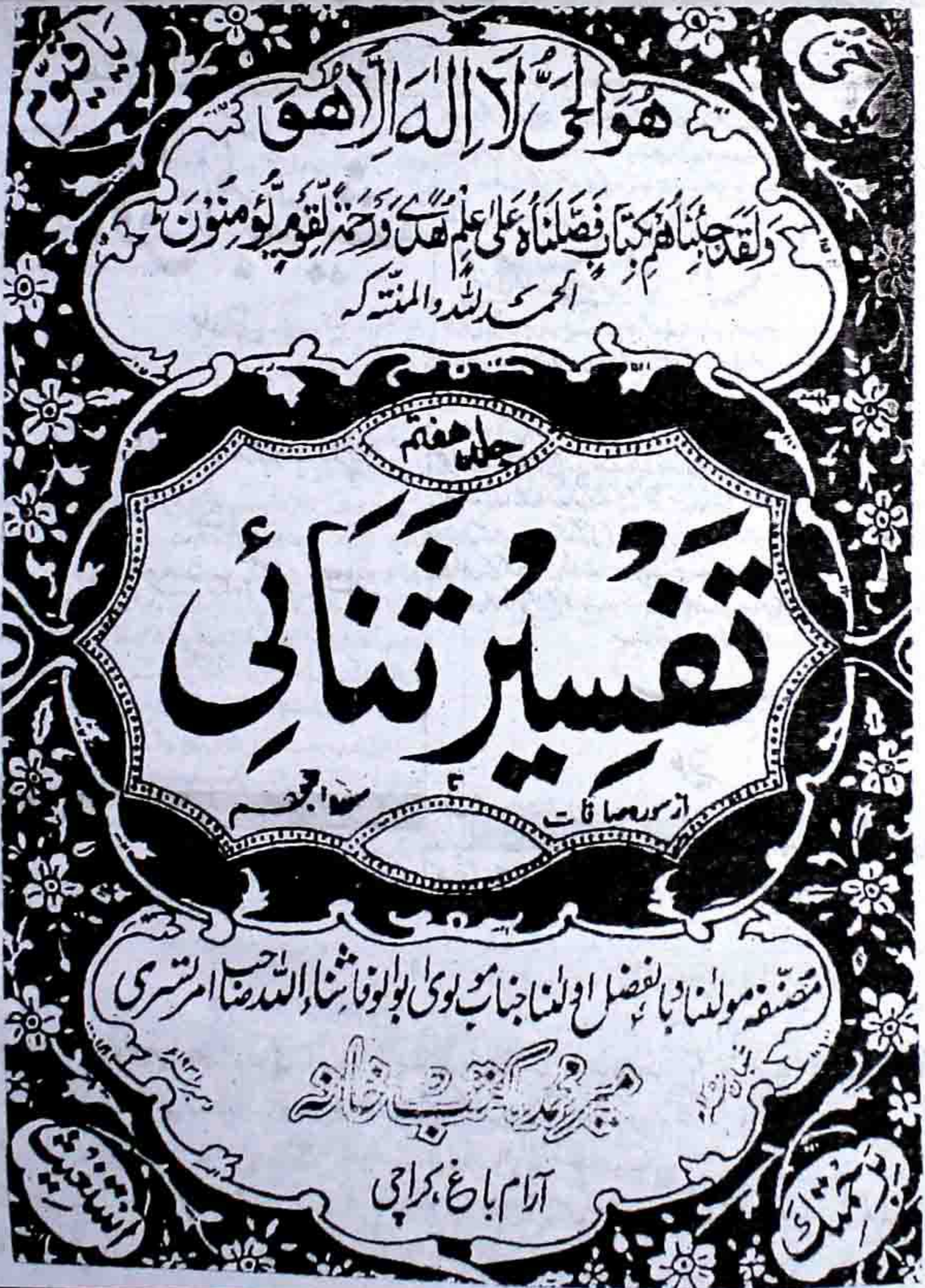
طریقہ

سوال: استنجا حاجت کا کیا طریقہ ہے؟  
جواب: ۱۔ بیٹھنے کے وقت زمین سے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا چاہیے۔ قبل کی طہارت منہ اور پیٹھ کھینچنے سے پرہیز رکھنا اگر کنگے پہنے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ روپڑی ۱۵ صفر ۱۳۵۴ھ

- 3۔ حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب شفاء شریف میں بول و براز کی طہارت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ تو ان کو (یعنی بول استعمال کرنے والے صحابہ کو) منہ دھونے کا حکم دیا اور نہ ہی ایسا عمل دوبارہ کرنے سے منع فرمایا۔
- 4۔ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا بول مبارک، خون اور باقی تمام فضلات پاک ہیں۔
- 5۔ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی جلد اول ص 212 پر تحریر کرتے ہیں کہ بعض شوافع اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کا مبارک بول بلکہ تمام فضلات پاک ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی ہے۔



یہ تفسیر ثنائی کا اصل ٹائٹل ہے۔ یہ تفسیر غیر مقلداً بلحدیث پیشوا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ہے





اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے قرآن مجید کی آیت انک میت انہم میتون ۵ کا بے ادبی والا ترجمہ یوں کیا کہ ”اے نبی! تو بھی مر جائے گا اور وہ بھی مر جائیں گے“ (معاذ اللہ)

بارہ ۲۳ - سورۃ الزمر

۳۹

تفسیر شان

<p>ایسے ناکر دت میں ایسا آدمی اور جو ایسے نہیں بلکہ بدکاریوں کی وجہ سے ظالم ہیں برابر ہونگے؟ حالانکہ ظالموں کو یہ کہا جائیگا کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو اسکا بدلہ تم یہاں پاؤ اور عذاب پہنچو اے مسلمانو! سنو! ان سے پہلے لوگوں نے بھی احکام خداوندی کی کندیب کی تھی پھر ایسی جگہ پر عذاب آیا جہاں سے انکو گمان میں نہ تھا۔ پھر خدا نے انکو دنیا ہی میں عذاب پہنچایا اور اسکی آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے کاش وہ اس کو جانتے جوتے اور سنو! ہم خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بتلائی ہیں تاکہ وہ کسیت پاویں یہ قرآن صاف عربی زبان میں آتا ہے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے پرہیزگار بنیں مگر لوگ اس کی پردہ نہیں کرتے اس لئے خدا نے تعالیٰ ایک مثال مستطابہ۔ ایک غلام ایسا ہے جس میں بہت سوشریک مساوی حقدار ہیں اور اس کے مقابلہ میں ایک شخص صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ پہلا غلام سبوں کا محکوم ہے۔ ہر ایک اس پر حکم چلاتا ہے بعض اوقات آن واحد میں اس پر مختلف احکام جاری ہوتے ہیں اور وہ بچارہ حیران سرگردان رہتا ہے اور تہرور ویش بجاں درویش کی خال اس پر صادق آتی ہے دوسرا غلام محض ایک ہی کی ملک ہے چاہے اس پر حکم کرے یا نہ کرے کیا یہ دونوں غلام حالت میں ایک سے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جیسے ہی کیفیت ہے مود اور شرک کی۔ انکو نہ کہ اسلام ہر طرح معیم اور دل ہے مگر بہت سے لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے اسی لئے بڑی بھاری غلطی انکو لگتی ہے جب سنتے ہیں کہ نبی خدا کا نائب ہے تو وہ اپنی نادانی سے خیال کر دیتے ہیں کہ یہ بھی مثل خدا کے دائم علی القیوم ہوگا حالانکہ یہ خیال سے کسے غلط ہے نبی کی نیابت پیغام رسانی میں ہے ذات و صفات میں نہیں اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اے نبی! بیشک تو بھی مر جائیگا اور وہ بھی مر جائیگے پھر تم سب لوگ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور باہم جھگڑو گے یعنی تمہارا باہمی مقابلہ ہوگا اس مقابلہ میں کیا ہوگا؟ یہی کہ مشرک موحدون کو او اس قدر شرکوں کو تھوڑی دیر کے لئے الگ بنے دیں گے۔ اور اس درنہ فیصلہ تو خدا کا ہاتھ ہوگا اس فیصلہ کا غلام یہی ہوگا کہ خدا کی بات مانے</p> <p>ذاتی دار سزا یاب ہونگی</p>	<p>وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ يَكْسِبُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَإِذَا أَقْبَمُوا اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ وَالْآخِرَةِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ خُذْنَا النَّاسَ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قَرَأْنَا عَرَبِيًّا وَغَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَجَلَّ بِكُلِّهِمْ بَلَاءٌ مِمَّنْ يَشْرِكُونَ بِهِمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَلَمَّا لَرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِي مَثَلًا لِلْحَمْدِ لِلَّهِ بَلْ لَئِنْ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ لَيَكُنَّ لَهُمْ فَلْتُونَ ۝ تَوَلَّوْا تَكْمُلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ فَخُصِّمُوا بِهِمْ قِيَامَتُكُمْ وَرَدَّ اللَّهُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ</p>
--	---

☆ جبکہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ”بے شک آپ بھی انتقال کر جائیں گے اور یہ بھی مرنے والے ہیں“



مرزا صاحب ساری عمر کوشش کرتے رہے، 2 مئی 1908ء کو انتقال کر گئے

سنة النشر ١٩٧٧

174

تفسیر ثنائی جلد هشتم

اور سلطان کی قسم کھا کر نیکری کی نکرہ جانتے ہیں کفر مشعل میں قوت بد حالی ہے  
اور اس عقیدہ بننے لگایہ بھی خوب ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں باہم و ادا نہ کیا  
کے صفت اور اخلاق نیا و سکی بیماری ہے اور جو صفت اور اخلاق نیک و سقیم میں وہ  
کہیں گے کہ یہ بات بتانے میں خطا کیا فرض ہے کہ تفسیر غلطی ہو گئی ہو  
نہیک یہ عقیدہ کوئی کہاوت ہے حقیقت نہیں اس طرح خود جسکو چاہتا ہے  
سیدھی بات سمجھنے سے گمراہ کر دیتا ہے انہی پیمانہ ہے کہ کلام الہی کو صحیح  
سمجھنے میں گھٹنے کی کوشش نہیں کرتے نہ سمجھا پاتے ہیں اور اپنے فضل و کرم  
سے حکو چاہتا ہے بد امت دیتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ تیرے رب کی توحید  
مطلب مذہب کو بخدایا جاتا ہے مجرم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اگر ایسے باہم بھاگ  
ہائیں گے تو کو خیر پیش کہ ان کے جسام کی ہڈی لٹی ہو جائے بال بھی خطا  
کی توحید ہے وہ جس مال کو جس ہڈی کو حکم دے وہی مذہب قائم کرے۔ پھر یہ  
دفعہ کفر مشعل کی تعداد نکر کیوں نقل کرتے ہیں وہ تو ایک استغاثی و مست

الَّذِينَ أُولُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَقَوْلِ  
 الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ  
 مَاذَا آرَاكَ اللَّهُ بِهَذَا امْتَلَأْ كَذَلِكَ يُفْضِلُ  
 اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي  
 مَنْ يَشَاءُ وَمَا يُفَكِّرُ  
 بِجُودِ رَبِّكَ الْإِلَهُ

مذہب شیعہ کو حالت گمراہی میں ایک شہادت دینے کو بھی چاہئے وہ حالت میں آپ سے اس حکم کی ایست سالہا میں کس قدر سختی تو چکی ہوگی۔ ہر  
قسمت بلکہ ذمہ میرے دل میں منو آئیگی یہی کہی نہیں کال ہے۔ خدایا تم ہی کو نہیں ہو کر دینی کی ذمہ داری کا بڑھ چکا ہے۔  
مذہب شیعہ کے مجدد و مہدی کا ذکر کرتے کرتے کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود کی شکل کر گئے اور مسیح موعود کو دیکھ کر (جو مسیح موعود) ایک نئے بل گئے  
میں نے خود کو خیر بھی نہیں دیکھا۔ یہاں پر وہ مسیح موعود کے ایک مثال۔  
وہ اس کو خود اپنے من میں مذہب شیعہ کا مہدی موعود کے ہوا۔ یہاں پر وہ مسیح موعود کے ایک مثال۔  
یہاں پر وہ مسیح موعود کے ایک مثال۔

آج مات ہو چکا ہے وہی ہے کہ جب میں نے بیت تفریح اور اہمال سے جنبہ لیا تو اس میں اس میں فساد کو اور ہم عاجز بندے میں تیرے فیصلے کے ساتھ نہیں کر سکتے تو میں نے مجھے یہ تلقین دیا۔ کہ ہر مایہ کس بحث میں مدد فرمادیں میں سے ہر فرق مٹا جوٹ کو اختیار کرنا ہے اور عاجز انسان کو خدا ہوتا ہے وہ اپنی دلوں میں اس کے لاء سے یعنی من لیک میں لیک یعنی پندہ میں بلدی میں گرا دیا اور اس کو سخت ذلت پہنچائی بشریکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص بچ رہے اور بچے خدا کا سلب اس کی اس سے سخت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب پیشگوئی ہوئی میں نے انکی ہنس اندے سے سچے کئے جاوے اور انہیں ننگے چتے گئے۔ (کتا ہنگ متھ متھ)

[illegible]

☆ رسول پاک ﷺ کے متعلق تفسیر میں لکھا کہ تو بھی مرجائے گا اور جب مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آیا تو ”انتقال کر گئے“ لکھا، کیا یہ عداوت رسول نہیں؟



سعودی اہلحدیث مولوی نے لکھا کہ ہاتھ باندھ کر بارگاہ رسالت میں سلام  
پڑھنا ناجائز ہے (معاذ اللہ)

زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم  
[فضلها و اہمکاتها]

تالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیۃ مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات بالرس

ترجمہ

نور الدین داعیۃ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

63

زیارت مسجد مصطفیٰ

ہے کہ بندہ زندگی کے سارے شعبوں میں ان کی اطاعت و اتباع کرے۔ امام مالک (امام مدینہ) رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: "صحابہ کرام مسجد رسول ﷺ میں آتے، اس میں ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں ادا کرتے تھے اور وہ نماز کے التحیات میں کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ نیز درود شریف پڑھتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو بیٹھتے یا مسجد سے نکل جاتے، قبروں کے پاس سلام کے لئے نہ آتے تھے، وہ جانتے تھے کہ نبی ﷺ پر نماز میں درود و سلام پڑھنا دیگر تمام اوقات میں پڑھنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام بہتر زمانہ کے افراد ہیں اور آپ ﷺ کی سنتوں و آداب کے زیادہ علم رکھنے والے اور متبع ہیں۔" لہذا ان کی اطاعت کی جائے۔

عالم اسلام کے مشہور فقیہ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام جبکہ آپ ﷺ کی تعظیم و محبت میں بے حد آگے تھے (آپ ﷺ سے ایسی محبت ان کے علاوہ کوئی اسی نہیں کر سکتا)۔ جب وہ لوگ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی قبر مبارک کے پاس نہ جاتا، نہ داخل حجرۃ سے اور نہ ہی خارج سے، حالانکہ آدمی ان کے زمانہ میں حجرۃ شریف میں دروازہ سے داخل ہو سکتا تھا۔"

62

زیارت مسجد مصطفیٰ

نہیں بیٹھتے اور ان کے مونیوں اصحاب رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھتے وقت آدمی عام حالت میں ہونے کے عاجزی کے ساتھ دونوں ہاتھ باندھ کر جیسا کہ بندہ مسلم اس وقت میں داخل نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے، ایسا کرنا جائز نہیں۔ بعض دیگر قسم کے لوگ زیارت کے وقت اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے حد سے زیادہ تواضع و خشوع ظاہر و اختیار کرتے ہیں جبکہ ایسی تواضع و خشوع نماز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اختیار نہیں کرتے، ایسی حالتیں زیارت کے وقت مکروہ ہیں۔

نہیں ایسا کرنا صحیح ہے بلکہ یہ واضح بدعت ہے، ان سب سے محبت یہ

بعض لوگ ہر نماز کے بعد یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا دروازہ کوئی وقت خاص کر کے قینوں قبروں کی زیارت کیا کرتے ہیں اور وہ اس عمل کو کار خیر سمجھتے ہیں، ایسا کرنا کسی بھی صحابی یا تابعی یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں اور یہ نبی اکرم ﷺ و صاحبین سے محبت کی علامت بھی نہیں، بلکہ یہ واضح بدعت ہے، ان سب سے محبت یہ

☆ مولوی صاحب! ہاتھ باندھنا اگر نماز کی حالت ہے تو ہاتھ چھوڑنا بھی تو نماز کی حالت ہے، کیا قومہ میں ہاتھ نہیں چھوڑتے؟  
ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو، بغض رسول میں تمہاری عقلوں پر بھی پردے پڑ گئے



الحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مسجد نبوی میں داخل ہو کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور قبر انور کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا ناپسندیدہ اعمال میں سے ہے (معاذ اللہ) نیز نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء کے وسیلہ سے دعا مانگنے کو شرک کی جڑ اور بسا اوقات اس کو شرک اکبر قرار دیا

71 زیارت مسجد ﷺ  
کتاب زیارتیں مسجد نبوی شریف میں  
ان فہمستندہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو کر فوراً قبر کی زیارت کرے، جبکہ صحیح طریقہ یہ ہے پہلے مسجد کی دو رکعت پڑھے (اگر کسی خاص سنت کا وقت نہ ہو لیکن اگر سنت کا وقت ہو تو پہلے سنت اور اگر لے)، اور حقیقت یہ مسجد کا حق ہے اور پھر اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سر زیارت مسجد نبوی ﷺ کے لئے قحانہ قبر کے لئے کیونکہ اس پر منع وارد ہے جیسا کہ آگے بیان آ رہا ہے اور یہی اسلاف کرام رحمہم اللہ کا طریقہ رہا ہے پھر قبروں کی زیارت کرے تاکہ مکمل طریقے سے سنت پر عمل ہو سکے۔

72 زیارت مسجد ﷺ  
کتاب زیارتیں مسجد نبوی شریف میں  
ان فہمستندہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مدینہ کا سفر رسول ﷺ کی زیارت کے لئے کرے، حالانکہ سفر مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے ہونی چاہئے اور جب وہاں پہنچے تو مسجد کی اداسگی اور دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم (فضلاها احكامها)

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ وتوعیہ الجالیات بالروس

راہچہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

73 زیارت مسجد ﷺ  
کتاب زیارتیں مسجد نبوی شریف میں  
ان فہمستندہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مدینہ کا سفر رسول ﷺ کی زیارت کے لئے کرے، حالانکہ سفر مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے ہونی چاہئے اور جب وہاں پہنچے تو مسجد کی اداسگی اور دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر

72 زیارت مسجد ﷺ  
کتاب زیارتیں مسجد نبوی شریف میں  
ان فہمستندہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مدینہ کا سفر رسول ﷺ کی زیارت کے لئے کرے، حالانکہ سفر مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے ہونی چاہئے اور جب وہاں پہنچے تو مسجد کی اداسگی اور دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر

72 زیارت مسجد ﷺ  
کتاب زیارتیں مسجد نبوی شریف میں  
ان فہمستندہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مدینہ کا سفر رسول ﷺ کی زیارت کے لئے کرے، حالانکہ سفر مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے ہونی چاہئے اور جب وہاں پہنچے تو مسجد کی اداسگی اور دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر

73 زیارت مسجد ﷺ  
کتاب زیارتیں مسجد نبوی شریف میں  
ان فہمستندہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مدینہ کا سفر رسول ﷺ کی زیارت کے لئے کرے، حالانکہ سفر مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے ہونی چاہئے اور جب وہاں پہنچے تو مسجد کی اداسگی اور دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر



اہل حدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ یہ قبر میں نہ کچھ سنتے، نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں، نہ کچھ قبول کرنے کی طاقت رکھتے ہیں (معاذ اللہ) نیز ان سے شفاعت وغیرہ کا سوال کرنا صریح شرک ہے

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم (فضلها واماكنها)

تالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیۃ مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیۃ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

110

زیارت مسجد ﷺ

الحرم ۱/۱۹۹۶

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اُن درختوں میں سے جن کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا، ایک درخت جسے میں نے شہدائے اُحد کے قبرستان کے پوربی (شرقی) حصہ میں دس سالوں سے دیکھا تھا، وہ درخت اس قبرستان کے احاطہ سے باہر تھا اور اس پر بہت سارے چیتھرے (پرانے کپڑے کے ٹکڑے) لٹک رہے تھے، ہجرات میں نے سال گزشتہ (۱۴۱۷ھ) کے موسم میں دیکھا، اسے جڑ سے ختم کر دیا گیا تھا (الحمد للہ) اللہ تعالیٰ اس درخت کے علاوہ دیگر طوائفیت کے شرور سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے جن کی ماسوا اللہ پوجا کی جاتی ہے [تفصیل کے لئے

دیکھئے: تعذیر الساجد از البانی ص ۹۲-۹۴]

خاصہ کام یہ ہے کہ گنبد خضراء سے گرنے والے پانی کے قطرے اور مدینہ یا دیگر ممالک و شہر کے قبور کے ریت و مٹی سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں بلکہ یہ شرک اکبر کا منع و مرکز ہے۔

111

زیارت مسجد ﷺ

بعض لوگ جو اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ سے کچی محبت کی حقیقت سے ناواقف ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس جاتے ہیں تو انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سب (کتاب) مدینہ ہوں، میں آپ کا کتا ہوں، مجھے کڑا چاہیے۔ یا آپ کا کتا دور دراز ممالک و شہر سے آیا، میں آپ سے شفاعت کا امیدوار ہوں، یا کہے: آپ مجھے علم سے نواز دیجئے، یا روحانی فیض عطا کیجئے، یا مجھے شفاعت عطا فرما، یا میرے حال پر نظر فرما اور میری بات سن کر حاجات کی تکمیل فرما وغیرہ وغیرہ اسی طرح ایسے لوگ بقیع قبرستان میں داخل ہو کر قاطعہ زہرا رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے قاطعہ رضی اللہ عنہا! میں تیرا کتا ہوں، تو اپنے والد سے کہہ دے کہ وہ میری مدد کریں، تو مجھے اپنے والد سے کڑا دلادے، میری شفاعت کرادے وغیرہ۔ یہ صریح شرک ہے (اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو محفوظ رکھے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ یا کوئی اور اپنی قبر میں نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں، بلکہ انہیں کچھ قبول کرنے کی طاقت نہیں اللہ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ﴾ اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی قبول نہ



غیر مقلد سعودی اہل حدیث مولوی نے اپنی کتاب میں عظمت و شان والی مساجد کی عظمت کا انکار کیا اور سعودی حکومت کو مشورہ دیا کہ ان مساجد کو ختم کر دے

## زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

[فضلہا و احکامہا]

نالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

ردہ چمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

124

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مملکت (سعودی عرب) کو توفیق دے اور یہی اس کے زیادہ مستحق ہے یا ذن اللہ کہ وہ ان بدعات کا ازالہ کر دے اور وہاں اس محلہ کی جامع مسجد بنادے جیسا کہ دارالافتاء (ریاض) کے مدیر کبار علماء نے فتویٰ دیا آپ ﷺ نے اپنی امت کو ساری بدعات سے ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا: "مَنْ غَمَلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زِدٌّ" جس نے کوئی ایسا عمل کیا اس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے [بخاری شریف، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف، حدیث ۴۴۶] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی ہو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے" [بخاری، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف، حدیث ۴۴۶]۔

جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) نے نبی اکرم ﷺ سے تبرک کے حصول اور ہتھیار لگانے کی غرض سے ایک درخت (ذات انواط) کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، یہ تو گمراہی ہے تم نے وہ بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: اِخْلَعْ لَنَا اِلَٰهًا تَعْبُدُوهُمْ اَلِهَةٌ... "ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر فرما دیجئے جس طرح ان کے یہ معبودان ہیں" (سورۃ اعراف، آیت ۱۳۸) [مسند احمد و ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور علامہ البانی نے صحیح ترمذی، حدیث ۲۱۸۰ میں صحیح قرار دیا ہے]۔

123

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

وہ مساجد و اماکن مدینہ جن کی زیارت

احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں: وہ دو

طرح کے ہیں:

۱۔ وہ مساجد جن کی زیارت کا حکم قرآن میں ملے

۲۔ وہ مساجد جن کی زیارت کا حکم حدیث میں ملے

جہاں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز ادا کی تھی جیسے مسجد نبی سالم، عید گاہ، مسجد قبلین، مسجد علی، مسجد صدیق، مسجد جمعہ، مسجد نعمانہ، مسجد اجابہ وغیرہ۔ درحقیقت ان مساجد کی خصوصیت کے بارے میں کوئی فضیلت ثابت ہے اور نہ ان کی زیارت کا حکم، نیز اس میں دعا و نماز پڑھنے کی کوئی ترغیب بھی وارد نہیں۔

۳۔ وہ مساجد جن کی زیارت کا حکم حدیث میں ملے

زماںات ﷺ اور خلافت راشدہ کی طرف منسوب ہیں، جنہیں زیارت گاہوں کی حیثیت حاصل ہے جیسے مسجد سیدہ، مسجد کوہ اُحد وغیرہ۔ لوگ اس کی زیارت کرتے اور اس میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان مساجد کی فضیلت و اہمیت ہے اور یہ زیارت مسجد رسول اکرم ﷺ کی تکمیل میں داخل ہے۔ درحقیقت یہ نئے امور اور بدعات میں داخل ہیں جنہیں ختم کرنا ضروری ہے، ہم امید کرتے ہیں



اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں گنبد خضراء سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ  
سعودی حکومت گنبد خضراء کو زمین بوس کر دے (معاذ اللہ)

تابعین کے زمانہ میں نہیں پایا گیا یہاں تک کہ امرار بعد رحیم اللہ کا زمانہ بھی اس سے  
خالی ہے، اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مساجد اور قبروں پر گنبد بنانے کا حکم دیا بلکہ  
آپ کی تعلیم - کے خلاف ہے اور پھر یہ عام قبروں کے لئے قابل حجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ مملکت سعودی عرب کو توفیق دے کہ اسے سنت کے مطابق کر دیں جیسا  
کہ یہ عہد صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبد خضراء زمین بوس کر دیں اور مسجد نبوی شریف اور  
آپ ﷺ کی قبر کے درمیان فصل کر دیں تاکہ اصحاب بدع و خرافات مردوں  
(میت) کو مسجد میں دفن کرنے اور قبروں و حزاروں پر قبے، گنبد وغیرہ بنانے پر دلیل نہ  
پکڑ سکیں، نیز اس کی کوئی فضیلت نہیں چونکہ عہد صحابہ، تابعین و تبع تابعین کے بہت  
بعد کا ہے، لہذا اس کی تعریف و فضیلت میں اشعار و قول الیاء کہنا اور اس کی رنگ کے  
عماے کا کم نہیں کی دلیل ہے۔

عوام اور بعض خواص میں یہ بات مشہور ہے کہ  
گنبد خضراء کا سایہ نہیں جیسا کہ نبی رحمت ﷺ کا  
سایہ نہ تھا۔ یہ بات ذہن میں رکھئے کہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں نبی اکرم ﷺ کا  
سایہ تھا اور گنبد خضراء کا بھی سایہ ہے نبی رحمت ﷺ کے سایہ کے متعلق احادیث  
ملاحظہ فرمائیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: "ایک روز ہم لوگوں  
نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی، راوی حدیث (انس) نے فرمایا: آپ

زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم  
(فضلاہا و احکامہا)

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

☆ یاد رہے کہ مملکت سعودیہ نے اس گستاخانہ کتاب کو مکہ اور مدینہ میں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے۔  
ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی، نجد یوا کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا؟



غیر مقلد اہل حدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں دعائے گنج العرش، دعائے جمیلہ، دعائے عکاشہ، دعائے مغرب البحر، دعائے امن اور درج ذیل درودوں کو بدعت لکھا ہے (معاذ اللہ)

2

کتاب اتباع السنۃ

## اتباع سنت کے مسائل

محققان کیلانی

جلالت پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

اجازت سے سال - میر

شامل کرنی گئیں ہیں۔ ملاحظہ:

○ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا ○ مخصوص انداز میں ہزار بار بلند اجتماعی ذکر کے متعلق قائم کرنا ○ ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک میں کی بیشی کرنا ○ ایڑھ لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کے ذکر کے لئے جھٹیلے منعقد کرنا ○ عزم کی شب ذکر کے لئے مخصوص کرنا ○ صفر کو خوشی سمجھ کر پہلے بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر قائم کرنا ○ 27 رجب کو شب معراج سمجھ کر ذکر کا اہتمام کرنا ○ 15 شعبان کو محفل ذکر منعقد کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ناموں کا درود کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی سے منسوب ہفتہ بھر کے وظائف کا اہتمام کرنا ○ دعائے گنج العرش ○ دعائے جمیلہ ○ دعائے سریانی ○ دعائے عکاشہ ○ دعائے حزب البحر ○ دعائے امن ○ دعائے صیب ○ عہد نامہ ○ درود تاج ○ درود ماسی ○ درود عجیب ○ درود اکبر ○ ہفت ویکل شریف ○ چہل کاف ○ قدح معظم و کرم اور ○ شش قفل وغیرہ جیسے وظائف کا اہتمام کرنا، یہ تمام اذکار و وظائف ہمارے ہاں بسوں، گاڑیوں، سڑکوں اور عام دکانوں پر انتہائی کم داسوں پر بکھرتے فروخت ہونے والی کتب میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں سیدھے سادے کم علم مسلمان لوگ بڑی عقیدت سے خریدتے اور احرام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں اور حسب ضرورت تکلیف یا مصیبت کے وقت ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اذکار و وظائف کے علاوہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکاۃ، عمرہ، قریانی وغیرہ کی بدعات کا معاملہ اس سے بھی چند قدم آگے ہے۔ زندگی کے باقی معاملات پیدائش، شادی، بیاہ، بیماری، موت، جنازہ، زیارت، قبور، ایصالِ ثواب وغیرہ کی بدعات کا سلسلہ لامتناہی ہے جس کا تذکرہ ایک الگ کتاب کا مقناضی ہے۔ یوں بدعت حسنہ کے نام پر ذر آنے والی گمراہی اور جہالت کے طوفان نے اسلام کا ایک بالکل نیا، عجیب اور ہندووانہ ماڈل تیار کر دیا ہے اور یوں بدعت حسنہ بدعات کی طویل فہرست میں روز بروز اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

② اندھی تقلید:

ان پڑھ اور جاہل عوام کی کثیر تعداد محض اپنے آباؤ اجداد کی تقلید میں غیر مستنون افعال اور بدعات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ ان اعمال کا دین سے کیا تعلق ہے۔ ایسے لوگوں کی ہر زمانے میں بھی دلیل رہی ہے:



ابوحدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں  
فاتحہ خوانی، مزارات پر حاضری، قرآن خوانی اور محافل میلاد کو بدعت لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن سنت کے مسائل

﴿بَلِّغُوا آيَاتَنَا لَا تَكُنْ لَكُم مِّنْهَا حَاجَةٌ﴾

”ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسا کرتے پایا، لہذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔“

بعض لوگ علماء سوء کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اپنے  
عمرانوں، جن کی اکثریت عجمی عقائد سے ہے، بہرہ اور بے اوقات بیزار ہوتی ہے، کی تقلید میں حزاروں پر  
حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد اور برسیوں وغیرہ جیسی بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں کچھ  
لوگ رسم و رواج کی تقلید میں بدعات اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تمام صورتوں میں اس گمراہی کا اصل سبب ایک  
ہی ہے، اندھی تقلید، خواہ وہ آباؤ اجداد کی ہو، علماء سوء کی یا سیاسی لیڈروں کی یا رسم و رواج کی۔

③ بزرگوں سے عقیدت میں غلو:

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہمیشہ دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک متقی اور صالح  
بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطہ نظر سے عین مطلوب ہے لیکن جب یہ محبت اندھی  
عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی تقلید اور غیر مسلموں یا تمس بھی ان کے معتقدین کو دین کا  
حصہ بننے لگتی ہیں اور وہ کارِ ثواب سمجھ کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان بزرگوں کے خواب و  
ذاتی تجربات، مشاہدات اور حکایات وغیرہ بھی کچھ عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھ لی جاتی ہیں اور عوام  
انہیں کے سامنے انہیں دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یوں بدی غیر مسلموں افعال پہنچنے پھولنے لگتے ہیں۔  
کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں جب صوفیائے کرام دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر  
مسلم) گمانے سجانے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں چنانچہ صوفیاء نے مصلحتاً دعوت اسلام کے لئے ساز اور  
توالیوں کا طریقہ ایجاد فرمایا، لہذا بزرگوں کا یہ فعل جب بھی جائز تھا اب بھی جائز ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں اس  
قسم کی تمام حکایتیں محض افسانہ اور صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں، مگر اگر اس نوعیت کا  
کوئی ایک آدھ واقعہ ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ یا صوفی کا اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے  
برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا، خواہ بظاہر وہ کتنا ہی مٹی پر مصلحت اور براہِ حکمت  
کیوں نہ ہو۔ غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و اعمال کا دفاع عامۃ الناس میں  
بدعات کی ترویج اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

②

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اتباع سنت کے مسائل

مخبر اقبال کیلانی

جلالت پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان



غیر مقلدین اہل حدیث اور توحیدیوں کے نزدیک پندرہویں شعبان کا روزہ بدعت، ناجائز، باطل اور خلاف سنت ہے، جبکہ پندرہ شعبان کا روزہ احادیث سے ثابت ہے

اگست 2009ء

(18)

مجلہ دعوت التوحید

فحیلت بیان کی جاتی ہے اور اس کا اہتمام کرتے ہوئے جشن بھی ملایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پندرہویں شعبان کے دن کے خصوصی روزے کی شرعا کوئی حیثیت نہیں کیونکہ خصوصاً نصف شعبان کا روزہ رکھنا کسی صحیح مقبول حدیث سے ثابت نہیں اس دن کے روزے کی فضیلت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کا قیام کرو دن کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں کوئی ہے رزق طلب کرنے والا میں اس کو رزق دوں کوئی سعیت میں جلا ہو تو اس کو میں عافیت دوں۔ کوئی۔ کوئی۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“ (ابن ماجہ ۳۳۲/۱ حدیث ۱۳۸۸)

یہ حدیث ثابت نہیں امام البیہقی زاد اللہ لدن ماجہ (۱۰/۲) میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں ”ابن ابی ہریرہ“ جس کا نام ابو ہریرہ بن عبد اللہ بن محمد بن ابی ہریرہ ہے۔ اس کے متعلق امام احمد اور امام ابن مسعود کا فرما ہے کہ وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ ابن جریر نے تقریب (۳۹۷/۲) اور البیہقی نے الفصحاء (۲۷۱/۲) میں بھی اس پر منہج حدیث کا الزام لگایا ہے۔ اس بناء پر کئی آخر کرام نے پندرہویں شعبان کے مخصوص روزے کو باطل قرار دیا ہے جس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے اقتصاد العبادہ المستقیم (۳۰۲/۱) اور امام شافعی نے الامتصاص (۳۶/۱) میں اس کے الگ روزہ رکھنے کو مکروہ اور بدعت قرار دیا اسی طرح شیخ ابن باز نے اس کے باطل یا بدعت ہونے پر کئی علماء کے اقوال نقل کئے ہیں۔ (دیکھئے: مجموع فتاویٰ و مقالات شیخ ابن باز ۱۹۲/۱ وما بعد)

لہذا پندرہویں شعبان کا الگ اہتمام سے روزہ رکھنا باطل ناجائز اور خلاف سنت ہے لہذا ہاں ہر قری سینے کے ایام میں (پندرہویں اور پندرہویں) کا روزہ رکھنا سنت ہے لہذا اگر کوئی ان ایام کا سنت کے مطابق روزہ رکھے تو بہتر ہے۔ (فتاویٰ شیخ صالح العثیمین ۱۹۸/۱)

(769)

ماہنامہ

# دعوة التوحید

اسلام آباد

توحید کی خوشبو معطر

ایمان کی دولت کا این

جلد 10 شمارہ 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

<p>الحمد لله</p> <p><b>حافظ مقصود احمد</b></p> <p>نائب ایڈیٹر</p> <p><b>ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن</b></p>	<p>مجلس ادارت</p> <p>مولانا عطامالوسن پروفیسر محبت اللہ مدنی</p> <p>ڈاکٹر حافظ محمد انور میاں انور اللہ</p>																														
<p><b>فہرست مضامین</b></p> <table style="width: 100%;"> <tr><td>1</td><td>ازہر کر: ملک کی فکر کے پرانے</td><td>حافظ مقصود احمد</td></tr> <tr><td>2</td><td>ہدایت کی ہر دو (باب الثیر)</td><td>لوحسن</td></tr> <tr><td>3</td><td>شعبان کے فضائل و مسائل</td><td>ڈاکٹر حافظ محمد انور</td></tr> <tr><td>4</td><td>علائے ایمان کے فضائل</td><td>لوحسن</td></tr> <tr><td>5</td><td>گناہگاروں کی سزا کی تین شکلیں (۱)</td><td>ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن</td></tr> <tr><td>6</td><td>حاشیہ</td><td>میاں انور اللہ</td></tr> <tr><td>7</td><td>چاند سلطان کے سامنے گریں</td><td>مولانا محمد عظیم طالب</td></tr> <tr><td>8</td><td>سکایات کے حالات زندگی (۱)</td><td>ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن</td></tr> <tr><td>9</td><td>پاکستان کا مطلب کیا؟ (۱)</td><td>ابن طالب</td></tr> <tr><td>10</td><td>نئی کی شان و عظمت (نمبر ۱)</td><td>لوحسن</td></tr> </table>	1	ازہر کر: ملک کی فکر کے پرانے	حافظ مقصود احمد	2	ہدایت کی ہر دو (باب الثیر)	لوحسن	3	شعبان کے فضائل و مسائل	ڈاکٹر حافظ محمد انور	4	علائے ایمان کے فضائل	لوحسن	5	گناہگاروں کی سزا کی تین شکلیں (۱)	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن	6	حاشیہ	میاں انور اللہ	7	چاند سلطان کے سامنے گریں	مولانا محمد عظیم طالب	8	سکایات کے حالات زندگی (۱)	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن	9	پاکستان کا مطلب کیا؟ (۱)	ابن طالب	10	نئی کی شان و عظمت (نمبر ۱)	لوحسن	<p>مجلس مشافعت</p> <p>☆ محمد اذکر کوکر</p> <p>☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی</p> <p>☆ چوہدری محمد ارشد</p> <p>☆ چوہدری محمد محبوب</p> <p>☆ عبدالرشید شیخ محمد اسلام</p> <p>نمائندگان</p> <p>فرانس : میاں زنگو</p> <p>برطانیہ : سیدنا محمد</p> <p>سیالکوٹ : چوہدری رحمت اللہ</p> <p>(0322-5143240)</p> <p>300-8818800</p> <p>لی شہر : 15 روپے</p> <p>دورانہ : 150 روپے</p>
1	ازہر کر: ملک کی فکر کے پرانے	حافظ مقصود احمد																													
2	ہدایت کی ہر دو (باب الثیر)	لوحسن																													
3	شعبان کے فضائل و مسائل	ڈاکٹر حافظ محمد انور																													
4	علائے ایمان کے فضائل	لوحسن																													
5	گناہگاروں کی سزا کی تین شکلیں (۱)	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن																													
6	حاشیہ	میاں انور اللہ																													
7	چاند سلطان کے سامنے گریں	مولانا محمد عظیم طالب																													
8	سکایات کے حالات زندگی (۱)	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن																													
9	پاکستان کا مطلب کیا؟ (۱)	ابن طالب																													
10	نئی کی شان و عظمت (نمبر ۱)	لوحسن																													

مرکز دعوة التوحید جامعہ مسجد شاہ اسماعیل شہید ۱-9/4 - اسلام آباد

موبائل: 0300-5053986 / فون: 4438752 / فیکس: 4438752

توحیدیوں اور وہابیوں کی ایک عادت بہت پرانی ہے کہ جو حدیث ان کے موقف کے خلاف ہو وہ اسے ضعیف اور من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہ حدیث من گھڑت ہے تو امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے اسے سنن ابن ماجہ میں کیوں نقل کیا؟



غیر مقلدین اہلحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں  
حضور ﷺ کے معجزات پر اعتراض کرتے ہوئے گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں

۲۹

۲۸

۱۲۔ آسمانوں میں ہونے والے واقعات بتا دیے۔ جنت و دوزخ کے واقعات و  
حالات بتا دیے۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی بنی کے زہر پلے کھات کی خبر نہیں اور حضرت  
زید بن لہجہ کو جو ہمارا دوسرا ہے۔  
۱۳۔ ہمارا صاحب کرام کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی دوسری طرف اپنی موت کے  
بارہ مہینے علم نہیں ہے۔ قیامت: "إِنِّي لَا أَذَرُ فَيُفَاقِي فَيَقُولُ: "کے پتے نہیں کہ کب تک  
قدر سے ساتھ رہوں گا۔"  
۱۴۔ ایک طرف یہ معاملہ کہ اشدہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ دوسری طرف یہ  
حالت کہ جنگ میں ٹوٹے ہوئے زہر پلے خود اپنے ٹکڑے ہیں۔ اسباب استعمال کرتے ہیں مگر  
اشدہ سے کھڑوں کے دو ٹکڑے نہیں کرتے۔  
۱۵۔ حضرت عمر فاروق کی مشہور کرامت ہے کہ دوسری شہزادہ میں کمرے ملنے کے  
لنگر کو دیکھ رہے ہیں اور اسے ہدایت دے رہے ہیں۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ  
ہر ایک نئی مائیں چھاپا ہے اسے دیکھ کے لڑا اس کے دار کا ٹکڑا ہو گئے۔  
تاہم گرامی! خود طوائف اسی پر انگڑا کرتا ہے جس نے آپ کو سوچنے کا  
انداز بتلایا ہے۔ اگر آپ اور فراموش گئے تو اس قسم کی سیکڑوں میں آپ کو مل جائیگی۔  
بہن شدہ لفظ استعمال۔

اللہ تعالیٰ کی عبادات میں شرک

عبادت کا مضبوطی:

لفظ عبادت کی اگر لغوی تحقیق کی جائے اور علامہ لغت اور غفرین کرام کے اہل  
کو دیکھا جائے تو وہ چیز نہ سامنے آتی ہیں۔  
۱۔ استیلا در سب کی ذات و مسکن کا اکلید۔  
۲۔ اہل در سب کی عظمت و بڑائی کا امتزاج۔  
یعنی جو عبادت کر رہا ہے اس کی طرف سے استیلا عاجزی و بندگی کا اظہار ہو اور

تک گئے۔ اور ہاؤں مبارک ڈنگی ہو گئے۔  
۵۔ شہزادہ اسراہیل کا مجروح ہے کہ حضرت علی کی آنکھ میں لعلب دہن لگایا تو فوراً شفا  
ہو گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق کی ہڈی پر بھی لعلب لگایا تو سانپ کے زہر کے اثرات فوراً ہو گئے دوسری  
طرف یہ عالم ہے کہ خیر میں کھانے مانے والے زہر سے خود متاثر ہو رہے۔ اور اس کی  
طبیعت و ذات تک عروس قلمتے رہے۔  
۶۔ ٹکڑے ٹکڑے میں میٹرک خلیہ مشورہ کرنے والے غیر بنی وجہ اور صلوان بن اسیر کے  
خفیہ مشورہ کا علم ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف یہ حالت ہے کہ جو میل کے معاملہ پر ٹکڑے  
میں حضرت عثمان بن عفان زندہ موجود ہیں اور آپ صریح میں میٹرک ان کے قصاص کے لیے  
مہاجر سے جیت لے رہے ہیں۔  
۷۔ طاقت کا یہ عالم ہے کہ سرپرست میں کھانہ آور سوا کا گھوٹا بار بار زمین میں  
دھس رہا ہے اور سوا اراؤ بیہوش میں ناہم ہوتا ہے۔ دوسری طرف غزوہ احد میں اپنی قیصر کے  
دار سے چرہ مبارک ڈنگی ہو جاتا ہے۔  
۸۔ مدینہ منورہ میں بچے کر گھڑی شہزادہ ان کی موت کی خبر دے دی۔ دوسری طرف  
حالت یہ ہے کہ سمیر نبوی کی علامہ اشتعل کر گئی اور اس کی موت کا پتہ نہ چل۔  
۹۔ خندق کھودنے کے موقع پر چٹان کو ضرب لگائی تو اس سے چٹھری پیدا ہوئی تو  
فہم کیا کہ میں نے ایمان پور روم کے حالات دیکھ لیے۔ دوسری طرف یہ عالم ہے کہ بھی خندق  
کا موقع سے رات کے وقت خندق کے اس پار کنار کے حالات معلوم کرنے کے لیے  
حضرت عذرا کو سخت سردی میں رہنا ضروری ہے۔  
۱۰۔ منافق کو کم شدہ لفظ بتا دی کہ کہاں ہے۔ دوسری طرف سفر میں حضرت عائشہ کا  
ہارم ہو گیا۔ نذر میں دیر ہو گئی۔ صحابہ کو تلاش کرنے کے لیے بیٹھا رہے۔ ہارم مل سکا  
مہارواگی کا قصد فلما تو حضرت عائشہ کے لوٹ کے پہنچے ہارم مل گیا۔  
۱۱۔ ہر جہل کے ہاتھ میں ہے ہاں ٹکڑیاں لکھ نہ رہی ہیں۔ دوسری طرف مدنی عمر  
کی کوشش کرنے کے باوجود چھوٹا کھڑا نہ رہا۔



مبشر اشاعت الترمذی و السنہ (پاکستان)



☆ اہلحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے "شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟" نامی کتاب  
میں تفصیلی طور پر دیا ہے



## غیر مقلدین اہلحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں

۲۵

۲۲



- ۱۔ خیرہ اور می آپ کی بیٹائی مہرک زلی دھولہ دندن مہرک شہرہ دھولہ۔  
بے خود ہو کر گڑھے میں گر گئے۔ (گستاخانہ زبان اسے ان کے گھر  
خیرہ خدیجہ میں بیٹ پر خیرہ ہاتھ سے خودکشی سے کر خدیجہ کو دھولہ۔ اور  
بیٹائی کے علم میں آپ کی لڑائی قتادہ ہو گئی۔ (گستاخانہ زبان)  
آپ کے گھر میں قتلہ دھولہ۔ حضرت خدیجہ کے گھر میں قتلہ کے ذریعہ  
دھولہ۔  
گورہ سے گر کر آپ کی بیٹ مہرک زلی دھولہ  
دوای خدیجہ کے سفر میں قتلہ دھولہ پر گرنے پر خیرہ دھولہ اور خدیجہ کے بیٹ  
اہرام کو لے کر خیرہ دھولہ اور دھولہ دھولہ۔  
آپ کو لے کر اپنے سائے آپ کے آگے ہاتھ لے کر دھولہ دھولہ۔  
آپ کو لے کر اپنے سائے آپ کے سائے موت سے ہم کندہ ہو گئے۔ (موت سے ہم  
خیرہ دھولہ آپ کو لے کر اپنے سائے آپ کے سائے موت سے ہم کندہ ہو گئے۔  
جنگ کی قتلہ دھولہ اس خیرہ کو بیٹ احمد کا نام دیا جاتا۔ اور بعض صحابہ  
کو سواروں کی قتلہ کی بیٹ دھولہ دھولہ کرتے اور وہ صحابہ کرام جنگ میں  
ہم شمولیت کی وجہ سے آگے ہاتھ لے گئے دھولہ دھولہ۔  
۱۶۔ شہرہ مقلدات پر آگے دھولہ کے لیے خدیجہ کے سائے ہاتھ دھولہ دھولہ۔  
۱۷۔ آپ کو لے کر اپنی خیرہ دھولہ کے لیے بیٹوں سے قتلہ دھولہ دھولہ۔  
۱۸۔ آپ پر موت کی سکرانہ اور جان کنی کی کیفیت دھولہ دھولہ۔ بار بار لٹی لٹی  
جوارہ دھولہ دھولہ جب کہ بار بار خدیجہ کی تیری کے ہاتھ دھولہ آپ خیرہ دھولہ  
لے گئے۔  
۱۹۔ خیرہ گری با جب یہ بات سمجھ گئی کہ تمہارا تم نبوت سرورہ انبیاء علیہ  
وعلیہ وسلم کی قتلہ دھولہ نہیں ہیں تو ہاتھ لے کر خدیجہ کے گھر کوں ہو سکتا ہے؟  
اگر کوئی شخص خدیجہ کے ان استہدات میں سے کسی استہدات کو قتلہ دھولہ دھولہ
- ۲۰۔ خیرہ اور می آپ کی بیٹائی مہرک زلی دھولہ دندن مہرک شہرہ دھولہ۔  
بے خود ہو کر گڑھے میں گر گئے۔ (گستاخانہ زبان اسے ان کے گھر  
خیرہ خدیجہ میں بیٹ پر خیرہ ہاتھ سے خودکشی سے کر خدیجہ کو دھولہ۔ اور  
بیٹائی کے علم میں آپ کی لڑائی قتادہ ہو گئی۔ (گستاخانہ زبان)  
آپ کے گھر میں قتلہ دھولہ۔ حضرت خدیجہ کے گھر میں قتلہ کے ذریعہ  
دھولہ۔  
گورہ سے گر کر آپ کی بیٹ مہرک زلی دھولہ  
دوای خدیجہ کے سفر میں قتلہ دھولہ پر گرنے پر خیرہ دھولہ اور خدیجہ کے بیٹ  
اہرام کو لے کر خیرہ دھولہ اور دھولہ دھولہ۔  
آپ کو لے کر اپنے سائے آپ کے آگے ہاتھ لے کر دھولہ دھولہ۔  
آپ کو لے کر اپنے سائے آپ کے سائے موت سے ہم کندہ ہو گئے۔ (موت سے ہم  
خیرہ دھولہ آپ کو لے کر اپنے سائے آپ کے سائے موت سے ہم کندہ ہو گئے۔  
جنگ کی قتلہ دھولہ اس خیرہ کو بیٹ احمد کا نام دیا جاتا۔ اور بعض صحابہ  
کو سواروں کی قتلہ کی بیٹ دھولہ دھولہ کرتے اور وہ صحابہ کرام جنگ میں  
ہم شمولیت کی وجہ سے آگے ہاتھ لے گئے دھولہ دھولہ۔  
۱۶۔ شہرہ مقلدات پر آگے دھولہ کے لیے خدیجہ کے سائے ہاتھ دھولہ دھولہ۔  
۱۷۔ آپ کو لے کر اپنی خیرہ دھولہ کے لیے بیٹوں سے قتلہ دھولہ دھولہ۔  
۱۸۔ آپ پر موت کی سکرانہ اور جان کنی کی کیفیت دھولہ دھولہ۔ بار بار لٹی لٹی  
جوارہ دھولہ دھولہ جب کہ بار بار خدیجہ کی تیری کے ہاتھ دھولہ آپ خیرہ دھولہ  
لے گئے۔  
۱۹۔ خیرہ گری با جب یہ بات سمجھ گئی کہ تمہارا تم نبوت سرورہ انبیاء علیہ  
وعلیہ وسلم کی قتلہ دھولہ نہیں ہیں تو ہاتھ لے کر خدیجہ کے گھر کوں ہو سکتا ہے؟  
اگر کوئی شخص خدیجہ کے ان استہدات میں سے کسی استہدات کو قتلہ دھولہ دھولہ
- ۲۱۔ ایک اور مقام پر خطاب رہائی ہے: "اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبَتَتْ وَلَقَدْ اَنَّ  
بَنَدُوں مَنْ نَشَاكَ"۔ (سورہ قصص ۵۷:۸) آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ  
اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے۔  
آیت ہذا کا شان نزول سب روایت بخاری شریف یہ ہے کہ جب ابوطالب کی  
وفا کا وقت قریب ہوا تو آپ نے بڑی شقت اور محنت سے ابوطالب کے سائے خدیجہ  
توجہ دینا کیا لیکن اس نے لوگوں کی طاعت کے خوف اور ڈر سے کلمہ نہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت نازل فرمائی۔  
اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ اپنے جتنی چاہیں کو ہدایت نہیں دے سکتے تو  
اور کس کو ہدایت دے سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ بھی پلوی دہانی بلکہ مشن اور عہد کے  
فکر کل نہیں ہیں۔  
۲۲۔ باقرہ گرامی ایجنٹ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر اگر طالعہ فلسفہ ڈالیں تو یہ  
مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ ذرا توجہ فرمائی اگر آپ فکر کل ہوتے اور سب  
استہدات آپ کو دے دیے گئے ہوتے تو:  
۱۔ آپ ۱۴ سال تک نہ گھر میں نہ کھانے کے مقام پر داخل نہ کرتے۔  
۲۔ مہینہ کرم کو بھی مقام کا تکرار نہ ہونے دیتے۔  
۳۔ تین سال تک شب ابوطالب میں جوس نہ رہتے۔ بے سرو سامانی سے دوچار  
دھولہ۔  
۴۔ طاقت کے سفر میں نہ نکلتے۔ (گستاخانہ زبان اسے خدیجہ کی گئی ہے)  
۵۔ کہ کرم سے ہجرت کے لیے بخیرہ دھولہ۔ مگر خدیجہ بیت اللہ میں آپ آگے  
ہاتھ لے گئے دھولہ دھولہ۔  
۶۔ میدان جنگ میں اسلحہ وغیرہ اکٹھا نہ کرتے۔  
۷۔ خیرہ بدروانی رات اللہ تعالیٰ سے رورو کر دھولہ دھولہ۔

☆ اہلحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے "شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟" نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے



مسلمانوں کو تفرقہ بازی کا مرتکب ٹھہرانے والے ڈاکٹر نائیک سے جب ڈاکٹر شاہد مسعود (جیو ٹی وی) نے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب میں نائیک نے کہا میں اہلحدیث ہوں

## اسلام

دہشت گردی یا عالمی بھائی چارہ

ڈاکٹر ڈاکٹر نائیک

ترجم

سید امتیاز احمد

دارالافتاء دارالعلوم  
المدینۃ العلمیۃ، لاہور

۸۸

سوال: اگر اسلام واقعی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں مختلف فرقوں میں تقسیم ہیں؟  
جواب: سوال یہ کیا کیا ہے کہ اگر واقعی اسلام حقیقی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں فرقوں میں تقسیم ہیں۔ اس سوال کا جواب قرآن مجید کی سورہ آل عمران میں کچھ یوں دیا گیا ہے:

﴿وَاصْبِرُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ﴾ (۱۰۳:۳)

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“

اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟ اللہ کی رسی سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ یعنی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی تعلیمات پر عمل کر لیں، اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالیں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے عرض کیا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا هَٰؤُلَاءِ لَشِقَّةٌ يُنْفَخُ عَنْهُمْ أَنزُلُهُمْ إِلَىٰ الْوُجُوهِ يَنْتَنِهِمْ فِيهَا كَانُوا يُفْطَنُونَ ۝ (۱۵۹:۶)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ درگروہ بن گئے پھر ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا سانس تو اللہ کے سپرد ہے۔ وہی ان کو تارے کا کٹھنوں نے کیا کچھ کیا ہے۔“

پھر یہ چلا کہ دین اسلام میں تفرقے سے یعنی فرقوں میں تقسیم ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن ہوتا ہے کہ بعض مسلمانوں سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو جواب دیتا ہے:

”میں غلی ہیں۔“

بعض کہتے ہیں:

”میں شاہی ہیں۔“

بعض کہتے ہیں:

۸۹

”میں مالکی ہیں۔“

اور بعض کا جواب ہوتا ہے:

”میں غلی ہیں۔“

سوال یہ ہے کہ ہمارے خلیفہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھے؟ کیا وہ غلی تھے؟ یا شاہی تھے؟ وہ صرف اور صرف مسلمان تھے۔

قرآن پاک کی سورہ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ أَخَذَ مَنَاسِكُ مِنْهُمْ الْكُفْرَ لَمَّا مَنَ الْأَصْحَابُ إِلَى اللَّهِ (۵۲:۳)

”جب جس نے کفر لے لیا کہ نبی اسرائیل کو کفر والہ پر آمادہ ہیں تو اس نے کہا کہ اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے۔“

خاریجیوں نے جواب دیا:

نَحْنُ الْأَصْحَابُ الْأَوَّلُ بِاللَّهِ وَآخِرُهُمْ بِمَا مَسَلُونَهُ (۵۲:۳)

”ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ آپ گواہ ہیں کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سراحات جہاد کے لیے) ہیں۔“

ایک اور جگہ اللہ جل جلالہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ أَحْسَنُ لِقَٰؤًا مِّمَّنْ ذَٰلِكَ إِلَى اللَّهِ وَهُمِلَ صَلَاحًا وَقَالَتْ أَيْمَنُ مِنَ الْمُفْسِلِينَ ۝ (۳۱:۳۳)

”اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلاؤ اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔“

یعنی اجماع ہے جو کہہ کہ میں مسلم ہوں۔ جب بھی کوئی آپ سے یہ سوال کرے

آپ کون ہیں؟ تو آپ کا جواب یہ ہونا چاہیے کہ ”میں مسلمان ہوں۔“ اس میں کوئی

نہیں اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے بعض سلطنت میں امام ابو حنیفہ یا کسی اور عظیم عالم کی رائے

اتفاق ہے۔ یا یہ کہ مجھے امام شافعی یا امام مالک یا امام ابن حنبل کے فیصلوں سے اتفاق

ڈاکٹر صاحب! کیا یہ منافقت نہیں؟ خود اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہو اور مسلمانوں کے غلی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونے پر اعتراض؟



ڈاکٹر ذاکر نایک کے نزدیک حضور ﷺ پڑھے لکھے نہیں تھے یعنی ان پڑھ تھے (معاذ اللہ)

۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سے زیادہ آجائے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔

اسلام میں خواتین کے حقوق  
جدید یا فرسودہ؟

ڈاکٹر ذاکر نایک

مترجم

سید امتیاز احمد

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ

”کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبر ہیں۔“

لہذا میں اپنی بہن کو مبارک باد دیتا ہوں اور اب آتا ہوں ان کے سوال کی جانب  
سوال یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کو یہ یقین کس طرح دلا سکتی ہوں کہ قرآن، انجیل کی نقل نہیں ہے؟  
ڈاکٹر ذاکر نایک: میری بہن نے ایک سوال پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ

بھی بتایا ہے کہ وہ پہلے سکتی تھیں اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں انہیں مبارک باد  
دیتا چاہوں گا اور ایک بار نہیں بلکہ تین بار مبارک باد دیتا چاہوں گا۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ  
میں دہریے کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس نے ”لا الہ“ تو کہہ دیا ہے۔ بہن کو میں تین دفعہ  
مبارک باد اس لیے دے رہا ہوں کہ اس نے ”لا الہ“ کہنے کے بعد ”الا اللہ“ بھی کہہ دیا ہے  
اور ”محمد رسول اللہ“ بھی کہہ دیا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْنُونًا  
عِنْدَهُمْ فِي الْتُورَةِ وَالْإِنْجِيلِ﴾ [الاعراف: ۱۵۷]

”(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی امی کی پیروی

ذاکر النواذر

المحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

☆ یاد رہے کہ حضور ﷺ پڑھے لکھے تھے مگر کسی انسان سے نہ پڑھا جو کچھ سکھا، اپنے رب سے سکھا

القرآن: والنزل اللہ علیک الکتب والحکمة وعلیمک مالک تکن تعلم (سورہ نساء، آیت 113، پارہ 5)

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے سارے علوم سکھا دیے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لکھنے پڑھنے کا علم نہ سکھایا ہو۔

ڈاکٹر ذاکر نایک نے ایک آیت پیش کی جس میں حضور ﷺ کو ”امی“ فرمایا گیا۔ یاد رہے ”امی“ کا ترجمہ ان پڑھ نہیں بلکہ ”بے

پڑھا“ یعنی کسی انسان سے نہ پڑھا فقط اپنے رب سے پڑھا، تفسیر خازن میں ہے کہ آپ ﷺ کا ”امی“ یعنی بے پڑھا ہونا یہ آپ ﷺ

کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ کسی انسان سے نہ پڑھے اور کتاب وہ لائے جس میں اولین آخرین غیبوں کے علوم ہیں۔



ڈاکٹر ذاکر نائیک نے سوال پوچھنے والے ہندو پر کاش کو ”میرے بھائی“ کہا۔  
کیا ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہا جاسکتا ہے

خطبات ڈاکٹر ذاکر نائیک

سوال : اگر یہی مطمئن نہ ہو تو وہ خاندن سے ”خلع“ لے کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔  
میرا نام سرداری حاکم ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ عورت  
کسی خاص مرد سے شادی نہ کرنا چاہیے تو اسے انکار کا حق حاصل ہے لیکن جو والد اس  
کی پرورش کر رہا ہے اسے کھانا پلاتا ہے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھتا ہے  
اس نے انکار کر دیا تو وہ وہاں رہ کیسے سکے گی؟

جواب : بہن نے سوال یہ پوچھا ہے کہ ایک عورت کو اگر یہ حق حاصل ہے کہ وہ والدین کی  
پسند کے مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا وہ اس انکار کے بعد ان  
والدین کے ساتھ رہ سکے گی؟ میری بہن نے میری ساری گفتگو کو غور سے نہیں سنا۔  
میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مرد کا فرض ہے کہ وہ خاندان کی عورتوں کی دیکھ بھال  
کرنے ان کی کفالت کرے شادی سے قبل یہ فرض باپ کا اور بھائی کا ہوتا ہے اور  
لڑکی کی شادی کے بعد خاندان کا اور بیٹے کا کہ وہ اس کی مالی ضرورتیں پوری  
کریں لڑکی نے شادی سے انکار کر دیا تو تب بھی یہ فرض باپ اور بھائی کا ہی رہتا  
ہے کہ وہ بدستور اس کی کفالت کرتے رہیں۔ اس بیٹی کو اس کی پوری اجازت  
ہے کہ وہ ایسی شادی سے انکار کر دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی مسئلہ ہے۔

سوال : میں پرکاش ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمام مذاہب میں خواہ وہ ہندو مت، عیسائیت  
یہودیت یا اسلام ہوں ان کی مذہبی کتابوں میں بہت سی اچھی باتیں بتائی گئی ہیں لیکن  
بزرگوں میں سے ان مذاہب میں عورت سے مختلف سلوک کیا جاتا ہے۔ میں پوچھتا  
ہوں کہ ہمارے ہاں قرآن اور گیتا میں جو لکھا ہے کیا یہ زیادہ اہم ہے یا معاشرہ  
عملاً جو کرتا ہے وہ؟ اور اگر عملی صورت زیادہ اہم ہے تو کیوں نہ ہم ان تمام الہامی  
کتابوں میں جو لکھا ہے اسے کم اہمیت دیں۔

جواب : میرے بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام صحیفوں میں اچھی  
باتیں لکھی ہوئی ہیں مگر لوگ ان پر عمل نہیں کر رہے۔ ایسی صورت میں ہم عمل کو زیادہ  
اہمیت دیں یا ان کتابوں میں لکھی اچھی باتوں کو۔ میں پرکاش سے اس حد تک قطع  
ہوں کہ بہت سے اسلامی معاشرے قرآن و سنت سے ہٹ گئے ہیں تاہم سوال کے  
پہلے حصے کا جہاں تک قطع ہے کہ تمام مذہبی کتابوں میں اچھی باتوں کا ذکر ہے میں  
اس سے اتفاق نہیں کرتا میں نے ایک لکچر ”اسلام میں عورتوں کا مقام اور دیگر  
مذاہب“ کے موضوع پر دیا تھا۔ اس میں میں نے اسلام میں عورت کے مقام کا

”جب تک ایک چراغ خود نہیں جلا وہ ایک اور چراغ نہیں جلا سکتا“

خطبات ڈاکٹر ذاکر نائیک

City Book Point

Naved Square, Urdu Bazar  
Ph: 2763483 Cell: 8332323883

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ”مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں“ مگر اس کے برعکس ڈاکٹر نائیک ہندو  
(بت پرست) کو اپنا بھائی کہہ رہے ہیں



غیر مقلد اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔  
آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے

۵۲

اللہ تعالیٰ نے زندہ زمین پر سب سے پہلے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچاتے ہیں:

اسی طرح دوسری کتب احادیث میں بھی ایسی تعلیمات موجود ہیں جو باوجود اختلاف ائمہ کا کہ اس ضمن میں مشترک ہیں کہ امت کا صلوة و سلام فرشتوں کے ذریعہ ہی مکرم ہو گا پھر پناہ دیا جاتا ہے چاہے کہیں سے بھی پڑھا جائے:

یہ سب احادیث سماع سننی توہد کے اس کا خلاف ثابت کر رہی ہیں۔

تلاوہ ان میں ایک حدیث مشکوٰۃ (کتاب الفضل) علی بن ابی شہرہ نقل ثانی بخاری بخاری  
اللہ تعالیٰ فی الدعوات کبیر (کبیر) میں بھی ہے:

۲۔ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّطُ عَلَى الْأَذَى اللَّهُ عَلَى تَعْنِي تَعْنِي أَنْذَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

”جو انسان مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ پھر میری مدد مجھ پر نوا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔“

اس حدیث کے روح ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ رسول اللہ اپنی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں دجیسا کہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ آپ کی مدد اہل طہارین میں ہے جہاں سے وہ سلام کا جواب دینے کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔

۲۔ اگر آپ قبر میں مدعو ہوں تو مدعو کے گونگے ہونے کا کچھ مطلب نہیں ہے۔  
۳۔ سلام کا جواب دینے کے لیے روانہ ہوتے ہیں سلام سننے کے لیے نہیں کہہ کر مدعو بلا احادیث کی رو سے سلام تو آپ کو فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا دیا جاتا ہے۔ آپ بن جمع شدہ سب سلاموں کا جواب اس صحت میں دیتے ہیں کہ آپ کی مدد قبر میں ملتی جاتی ہے۔ اور آپ جواب دیتے ہیں۔

۴۔ رسول اللہ اور عام افراد امت میں فرق ہے کہ انبیاء کے جسم میں سلام قبول ہوتا ہے جس سے وہ بات خالص انبیاء میں سے ہے پھر جب آپ پر سلام دجیسا کہ اس صحت ہو تو دوسروں پر اگر سلام پڑھا یا تھا تو اسے تو ان کا سننا اور جواب دینا ناممکن نظر آتا ہے۔ علی الاطلاق سلام رسول کا قبول کرنا پھر بھی ممکن ہے۔

اب رہا وہ سلام جو نماز میں قنوت کے بعد پڑھا جاتا ہے تو یہ سلام خطابِ سلام تشہیدِ سلام تہنیت ہے ہی نہیں۔ بلکہ ایسے سلام کو حشر کے ساتھ کہیں اس کا جواب دینا

## روح عذاب قبر اور سماع موتی

مختلف مکات فکر کے معترضین کے دلائل کا  
متمم و مدلل جائزہ

از تلمذ

مولانا عبد الرحمن کیلانی

ناشر

مکتبۃ السلفیہ دار الفکر لاہور

☆ غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبد الرحمن کیلانی کا یہ لکھنا اسلامی عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک آپ کے جسم سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوة و سلام پیش کرتے ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوة و سلام کے پھول بچھا دیتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے کی روح اطہر جسم انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آتا اور جاتا ہوگا؟ کیا روح پاک کی یہ ہمہ وقت دوڑ نہ ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہذا یہ مفہوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بات وہی ہے جو گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فرمائی کہ آپ ﷺ کا جسم اطہر دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتا ہے آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں (جذب القلوب)



ہر مسلمان نماز سے قبل زبان سے نیت کرتا ہے، وہابی تو حیدی فرقے کے مولویوں نے زبان سے نیت کرنے کو بدعت قرار دے کر ہر مسلمان کو بدعتی قرار دیا

(۱۸)

مخصوص ساحت کی بناء پر کاندھے اور قدم دونوں ایک ساتھ نہ مل پائیں تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ صف بالکل سیدھی ہو اور شانوں کے درمیان فضاء نہ ہو۔ سچے بڑوں کے پیچھے صف بنائیں (۱) اور مرد تمیموں کے پیچھے صف بنائیں (۲) اگر صرف دو ہی آدمی صلوٰۃ لیا کریں (خو لوچ یا دیا) تو دوسرا شخص امام کے دائیں طرف اس کے برابر کھڑا ہو (۳) اور اگر کوئی تیسرا آجائے تو امام مقتدی کو پیچھے کر دے اور وہ دونوں امام کے پیچھے صف بنائیں (۴) لیکن اگر وہ تیسرا فرد عورت ہو تو وہ اگلی پیچھے کھڑی رہے اور چپا والا امام کے دائیں طرف (۵) لیکن کوئی آدمی پوری صف چھوڑ کر اکیلا نہ کھڑا ہو کیونکہ ایسے شخص کو نبی ﷺ نے صلوٰۃ ہرانے کا حکم دیا تھا (۶) جب انکاست ہو جائے تو صلوٰۃ کے لئے دوڑ کر نہ آئیں بھڑکھڑا کر سکون سے چل کر آئیں، جس قدر نماز مل جائے وہ پڑھ لیں اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لیں (۷)۔

نیت کرنا

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ جب صلوٰۃ لیا کر لے کھڑے ہوئے تو یہی اس کی نیت ہے۔ اس کے لئے زبان سے الفاظ لیا کرنا کہ "میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز فجر واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، پیچھے اس امام کے۔۔۔۔۔" سر تکبیر مت ہے۔ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

تکبیرات

اللہ اکبر کہنا تکبیر کہلاتا ہے۔ صلوٰۃ کے شروع میں اور ہر دفعہ رکوع و سجود میں جاتے ہوئے اور سجودوں اور قعدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں (۸)۔ یہ تکبیریں امام (۱) مسلم: کتاب الصلوٰۃ باب تسبیح الصوف (۲) بخاری: کتاب الاذان باب السراۃ وحدها تکون صفا/ مسلم: کتاب الصلوٰۃ باب امر النساء الصلوات وراۃ الرجال (۳) بخاری: کتاب الاذان باب مہیۃ السجود والامام (۴) مسلم: کتاب الزہد باب حنیث جابر الضویل (۵) مسلم: کتاب المساجد باب جواز التنازل لافعالاً وقلماً (۶) ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یصلی وحده خلف الصف / ترمذی: ابواب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ خلف بعدہ (۷) بخاری: کتاب الاذان باب ما ذکرتم فصولاً۔ (۸) لیختار: باب التکبیر لافعالاً من المسجد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَأَقِمْوُا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَبُوا مَعَ الرَّاكِبِينَ (البقرہ ۲۳)  
"ہر صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکاب رکھنے والوں کے ساتھ رکاب کرو"

الصلوة

مصحف توحید روڈ کیمپ، کراچی، پوسٹ بکس نمبر: ۷۰۲۸  
(لہذا نمبر: ۲۷۲۸۹۲/۲۸۵۰۵۱۰)

☆ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک بھی نیت دل کے ارادے کا نام ہے، امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے زبان سے نیت کرنے کو فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ہمارے فقہاء نے لکھا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے یہ الفاظ ادا کرنا (فرض یا واجب نہیں) بہتر ہے



# توحیدیوں کے نزدیک قرآن مجید کو چومنے اور اونچی جگہ رکھنے کا کوئی حکم نہیں قرآن کو پیٹھ بھی کر سکتے ہیں

ماہنامہ  
توحید  
شعبہ اسلامیات  
جلد 13 شمارہ 137 رجب 1432ھ جون 2011ء

باب ہفتم  
قرآن مجید کو پشت کرنا  
میں نے اپنی مسجد میں اگلی صف کے سامنے ریل خرید کر رکھوائے اور قرآن کریم رکھ دئے تاکہ تلاوت کی جگہ مل جائے۔ چار حضرات نے اٹھائے کہ یہ قرآن کریم کی ہے لہذا یہ بھی آئی پشت کر لیتا ہے اور خطیب صاحب خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوں تو قرآن کریم جو نیچے رکھے ہوئے ہیں ان سے وہ لوگ بول جاتے ہیں۔ سیری گزرتی ہے کہ آپ اس بارے میں رضائی فرمائیں۔ (علامہ حسین بھٹی اسلام آباد)

قرآن مجید اللہ کی مقدس کتاب اور اس کے شعائر میں سے ہے جس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دشمنوں کی سرزمین میں قرآن مجید لے جانے سے منع فرمایا تاکہ اس کے مقدس کو پامال نہ کیا جائے۔ قرآن مجید کا احترام اس کی تلاوت کرنا اس کے معانی میں غور و فکر کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔ احترام کی بعض اقسام جو ضرورت سے ناکم ہیں اور لوگوں میں اختلاف ہیں جیسا کہ اسے چوتھوں کو ملتی جگہ پر رکھنا وغیرہ کا شرعی حکم نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کو پڑھنے کے لئے اسے قریب رکھنا یا دھارنا مناسب ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی طرف پشت نہ کرنا یہ بھی احترام کی وہ قسم ہے جس کا شریعت نے ہمیں تکلف نہیں فرمایا۔ کیونکہ مسلمانوں اور جن گھروں میں کثرت سے اس کی تلاوت ہوتی ہے وہاں کثیر تعداد میں قرآن مجید کے نسخے موجود ہوتے ہیں اور ان کی طرف پشت نہ ہونے پر یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ شریعت نے اس کا ہمیں پابندی نہیں بلکہ مسلمانوں کو اس سے احتیاط کرنا چاہیے۔ قرآن مجید رکنا معیوب نہیں بلکہ اچھا عمل ہے۔ تلاوت کی صورت کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ ہائی رہا خطبہ کے وقت خطیب صاحب کا منبر کے اوپر بیٹھنا یہ بھی قرآن مجید کے احباب کے معنی نہیں۔ حرمین شریفین میں تلاوت کے لئے بہت سی جگہیں پر کثیر تعداد میں قرآن مجید رکھے ہوئے ہیں اور جگہ جگہ پر چھت کے قریب کام بھی ہو رہا ہے مگر کوئی اسے معیوب نہیں سمجھتا۔ اگر کسی تلاوت کو اس پر اعتراض ہے تو وہ قرآن مجید کو اٹھا کر ہلکی سی دھمکی میں رکھ سکتا ہے کیونکہ خطبہ تو پڑھنے میں ایک مرتبہ مختصر وقت کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہاں اگر جمعہ کے دن تلاوت کی صورت قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور خطیب صاحب منبر پر آ کر بیٹھ جائیں تو شرعاً تلاوت کرنے والے پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ تلاوت خطیب کا منبر پر بیٹھنا قابل اعتراض ہوگا۔ لہذا تلاوت کی صورت کو ایک ایسے عمل سے جماعت اجرو ثواب سے روکا جائے اور اس پر اعتراض کیا جاسکے۔

﴿ 1738 ﴾

<p>ایمان کی دولت کا امین</p> <p>ماہنامہ</p> <p>درمۃ التوحید</p> <p>اسلام آباد</p>	
<p>جلد 13 شمارہ 137 رجب 1432ھ جون 2011ء</p>	
<p>مجلس ادارت</p> <p>مولانا عطاء الرحمن</p> <p>پروفیسر حمایت الشدنی</p> <p>مولانا محمد اعظم خاں</p>	<p>ایڈیٹر</p> <p>حافظ مقصود احمد</p> <p>نائب ایڈیٹر</p> <p>ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن</p>
<p>مجلس مشاورت</p> <p>☆ محمد آذکھو</p> <p>☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی</p> <p>☆ چوہدری محمد ارشد</p> <p>☆ عبداللہ بن شیخ محمد اسلام</p>	<p>فہرست مضامین</p> <ol style="list-style-type: none"> <li>1 اکتالی نوم کا حشر</li> <li>2 انبیاء کی تعلیمات (شیر)</li> <li>3 آیت کبریا کا معنی (پروفیسر)</li> <li>4 ریل کے متعلق فقہ کا مسئلہ (۲)</li> <li>5 ہندو اور جات کا طالع (۲)</li> <li>6 لاش نامی قرآن مجید</li> <li>7 لاش کی حرکت سے کافرت (۲)</li> <li>8 دشمنوں پر ہتھیار سائنس</li> <li>9 شہادت کا تاج</li> <li>10 مسلمانوں کے اس سے مراد ایمان کا تقویہ</li> <li>11 عزت کا لفظ</li> <li>12 سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا</li> <li>13 قرآن مجید کو پشت کرنا (پاپالتوی)</li> </ol>
<p>نمائندگان</p> <p>راولپنڈی : سید انصار احمد</p> <p>0322-5143240</p> <p>سیالکوٹ : چوہدری رحمت اللہ</p> <p>0300-8615800</p>	<p>لی شہر : 20 روپے</p> <p>دور رسالہ : 200 روپے</p>
<p>مرکز دعوت التوحید جامع مسجد تہ امتیاز شہید 9/4 - اسلام آباد</p> <p>فون: 4438752 فیکس: 4438752</p> <p>E-mail: altouheed@yahoo.com</p>	



یہ رسالہ غیر مقلدین اہل حدیث کا مرکزی اور مستند رسالہ ہے

[illegible]



غیر مقلدین اہلحدیث کے نزدیک مزارات صحابہ شرک کے ذرائع ہیں، اور مزارات صحابہ و اہلبیت کو ختم کرنے پر سعودی نجدی حکومت کے اقدام کو سراہا ہے (معاذ اللہ)

درسن حدیث	وزن قرآن
مسلمان کو تکلیف دینا	کعبۃ اللہ کا احترام
<p>عَنْ أَبِي صَرْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللَّهُ وَمَنْ شَقِيَ مُسْلِمًا شَقِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ (ابن ماجہ - ترمذی)</p> <p>ترجمہ</p> <p>جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اللہ اسے تکلیف دے گا جس نے کسی مسلمان پر سختی کی اللہ اس پر سختی کرے گا۔</p> <p>تشریح:</p> <p>حدیث میں مسلمانوں کو باہمی چپقلش، باہم لڑائی جھگڑوں اور ایک دوسرے کے لیے تکالیف کا ذریعہ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جو الفاظ مستعمل ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ایسے لوگوں کے لیے بددعا کی ہے یا انہیں سبیبہ کی ہے کہ مسلمان کو تکلیف دینے کی سزا، اللہ ہر صورت میں دے گا چاہے وہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی۔ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو باہم دیگر لڑائی۔ جھگڑے۔ اختلافات ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے۔ ایک دوسرے کو مارنے پٹنے یا زہانی تکلیف دینے سے ممانعت کی گئی ہے اگر ان احادیث پر عمل ہو جائے تو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔</p>	<p>وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. (ص: ۲۶)</p> <p>ترجمہ</p> <p>اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔</p> <p>تفسیر:</p> <p>آیت میں ابراہیم علیہ السلام کو دو امور کا حکم دیا گیا تھا (۱) شرک سے پاک رکھنا (۲) اور عبادت کے لیے آنے والوں اور وہاں قیام پذیر افراد کے لیے اس کو مناسب حالت میں رکھنا۔</p> <p>ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جب شاہ سعود کے خاندان نے بھی بیت اللہ سے چار مصلے ختم کر کے افتراق کا ذریعہ ختم کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف آوازیں اٹھیں اور جب اللہ کے حکم اور ابراہیم کی سیرت پر عمل کر کے شرک کے ذرائع (مزارات) کو ختم کر دیا گیا تو آج تک کچھ ملکہ، قومیں اور تنظیمیں سعودی حکمرانوں کو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں۔ عبادت گزاروں اور وہاں کے باشندوں کی دیکھ بھال بھی اللہ کا حکم تھا اس پر محمد اللہ سعودی حکمران بہتر انداز سے عمل پیرا ہیں تو پھر ان کے خلاف سازشیں کرنے کا کیا جواز ہے۔</p>

صحیفہ ۲ اہلحدیث

☆ یاد رہے کہ اگر مزارات پر کچھ جاہل عوام غیر شرعی افعال کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کی آڑ میں مزارات کے خلاف زبان اور قلم سے زہرا گلنا ثابت کرتا ہے کہ اہلحدیث فرقے کے لوگوں کے دلوں میں مزارات اولیاء کے متعلق کتنا بغض و عداوت ہے



# غیر مقلدین اہل حدیث فرقے کے مرکزی رسالے میں یزید کو رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہ اور بے قصور لکھا

دسمبر ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 59 ☆ بمطابق محرم الحرام 1432ھ

کتاب و سنت کا داعی و خصوصی ترجمان تفہیم الاسلام محلہ بہاول پور احمد پور ترقی	زیر نگرانی مولانا محمد یعقوب شیخ ملاہٹ محلہ ملک سوہیہ محلہ (سولہ رپہ)	زیر نگرانی مولانا محمد شریف خان چکواہی ریحہ کوٹہ محلہ سولہ رپہ
مولانا ابوظکر ضیاء حفظہ اللہ	حافظ عزیز احمد خان	رشید اللہ خان عزیز

مفتی محمد عبدالحق خان عزیز

مولانا عبدالرزاق فاروقی البہاشی، پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاول پوری  
مولانا حکیم فیض اللہ خان، مولانا عبدالرزاق سلفی عنایت پوری

مجلس ادارات

مولانا مفتی سراج احمد حفظہ اللہ، مولانا عبدالستار علی پوری حفظہ اللہ  
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرار علی فاروقی، محترم چوہدری محمد جاوید حفظہ اللہ  
مولانا محمد یونس شادمانی حفظہ اللہ، محترم میاں محمد جمیل حفظہ اللہ  
محترم سجاد اللہ چوہدری حفظہ اللہ، محترم حاجی عبدالرشید حفظہ اللہ  
محترم حاجی حسن قواب حفظہ اللہ، محترم محمد عاطف عزیز حفظہ اللہ  
محترم محمد اشفاق گوندل حفظہ اللہ، مولانا ابو معاویہ مصطفوی حفظہ اللہ  
محترم چوہدری عبدالسلام حفظہ اللہ، مولانا عبدالرحیم اعظمی حفظہ اللہ

مجلس مشاورت

محترم محمد سلیمان فاروقی، محترم چوہدری مرید احمد سراج، محترم محمد مصلح یوسف سلفی  
محترم محمد آصف سیٹھی، محترم چوہدری محمد اعجاز حسن، محترم محمد وقاص شیخ  
محترم مولانا مظہر الحق خان، محترم ڈاکٹر محمد ارشد کبیر، محترم شیخ عبدالغفار  
محترم محمد اشفاق سلفی، محترم قاضی محمد شمس الحق، محترم شیخ محمد شمس الحق، محترم محمد زبیر سلفی  
محترم قاری محمد جادونی، محترم ہار شاد الحق رند حادہ، محترم ڈاکٹر عبدالغنی

نوٹ:- ”تفہیم الاسلام“ ایک خبر نامہ کی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ وارانہ تصورات سے آزاد و کلام  
و حق کی روشنی میں قلمبر حکماء و دانشوروں کے رائے سے کلی طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

خط و کتابت: ادارہ ”تفہیم الاسلام“ محلہ رحمان آباد (شکاری) سالانہ چندہ- 300 روپے  
کلیںہ آباد: سب ایڈیٹرز احمد پور ترقی محلہ بہاول پور 0333-6357567 ہدیہ فی شمارہ- 25 روپے



اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو باطل قرار دینا اکابر صحابہ کو گالی دینے کے مترادف ہے (معاذ اللہ)

دسمبر، 2010ء

23

مجلہ تفہیم الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم و تحقیق

## یک نظر بریزید بن معاویہؓ

رمح قلم :- مولانا عبدالرحیم اعظمی اکریمی ڈیروی حفظہ اللہ

کے حالات حاضرہ میں بھی ہمارے لئے مقام گروتہ ہے کہ اس میں اہل اسلام کے خلاف اور دین اسلام کو منہ دینے اور مسلمانوں کا پس میں لانے کی کئی بے شمار کوششیں کی جا رہی ہیں اور کتنے نام و نہاد مسلمان فیروں کے اشتعال پر کام کر رہے ہیں اور کتنی حد تک اسلام پر عمل پیرا نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ آمین۔

**یزید بن معاویہؓ کے بارے میں مورخین و**

**محققین اور علماء اسلام کی تحقیقات و خیالات**

۱۔ مولانا محمد قادی نعمانی آف تونسہ شریف اپنی تالیف بساطہ الامین ص ۶ طبع اول جنوری 1974ء میں لکھتے ہیں کہ سہلی ذہنیت کے ان دانشمندان کو کیا معلوم کہ خلافت یزید کو باطل قرار دینا ان رفیع المرتبہ صحابیوں کے حق میں کتنی بڑی گالی ہے جنہوں نے نہ صرف یزید کی بیعت کی تھی بلکہ حضرت حسینؓ کا بیعت امکان خروج سے دیا۔

۲۔ صحابہ کرامؓ کی اکثریت یزید کے ہی ساتھ تھی اور وہ یزید کی بیعت کو جائز نہیں سمجھتی تھی خود حضرت حسینؓ اپنی فضیلت اور حق خلافت پر کربلا میں انہیں صحابہؓ کو بطور گواہ پیش کیا کرتے تھے۔ (مقدمہ سامعین ص ۱۰۰ حرم)

۳۔ محمود احمد مہاسی اپنی تالیف میں لکھتے ہیں 'ومنع من شیعہ و لیسہ لانہ مسلم ولم یقت بالہ، رضی لفضل حسین و اما الفرحم علیہ لاجالہ بل مستحب بل فترحم علیہ لی جملة المسلمین والصلو منہن عموما لی الصلوۃ۔ (بحوالہ ہدایہ التہاب خلافت معاویہ و یزید) یعنی امام غزالیؒ نے یزید پر سب وشم کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور یہ ثابت نہیں کہ وہ کفر حسین سے راضی تھے۔ رہا ان پر

یہ قہر نہیں ہے کہ ماہ محرم حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور اسلامی سال کا ماہ اول ہے۔ اس ماہ کی آمد سے جہاں سے سال کی آمد کا مژدہ آتا ہے وہاں کچھ غم ناک یادوں کو بھی تازہ کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے یہ محرم الحرام اہل اسلام کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتا ہے جس میں عظیم واقعہ سانحہ پیش آیا ہے شہادت حسینؓ اور واقعہ کربلا کے نام سے معروف ہے۔ اس عنوان سے مختلف کاتب فکر اہل تشیع، اہل سنت و یونیندی، اہل سنت بریلوی اور اہل حدیث حضرات کا نظر سر منظر کرتے ہیں جس میں مختصر طور پر شہادت حسینؓ یا واقعہ کربلا بیان کر کے یزید بن معاویہؓ کے علاوہ مختصر خواتمے جن کی تعلیم محدود ہوتی ہے وہ عیسیت خطیب و واعظ نہ معلوم مسائل و تاریخی واقعات پر اتنی طویل گفتگو کر جاتے ہیں جس کا سلسلہ امتناعی ہو کر رہ جاتا ہے اور بن کچھ نہیں پاتا اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ داخلہ و خارجہ اسلام کے انچارج و مالک وہ خود ہوں کیونکہ ان کے جیسوں میں سخت بریزید کے نعرے بلند کیے جاتے ہیں اور اس کو دائرہ اسلام سے بھی خارج کر دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں خالق کل، مالک کل، رازق کل نے یہاں تک ارشاد فرمادیا ہے کہ لا تسبوا اللہین بعدہون من دون اللہ۔

اگرچہ یہ آیت شرکین کیلئے ہے لیکن اس میں بھیج اہل اسلام کیلئے مقام گروتہ ہے، تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن سبا مسیحائی یہودی نے اسلامی جامہ پہن کر اور دوسرے منافقوں سے تقویت پا کر اور بہت سے لوہوں کو فریب دے کر سب سے پہلا فتنہ امت مسلمہ میں برپا کیا جس نے اسلام کے مٹائے ہوئے خاموشی امتیاز اور نسلی صحبت کو تعلیمات اسلامیہ اور مقاصد ایمانیہ کے مقابلے میں پھر زعمہ اور بیدار کر کے مسلمانوں کو جلائے مصائب اور خانہ جنگی میں معروف کر دیا۔ نیز موجودہ دور



## اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو رحمتہ اللہ علیہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے (معاذ اللہ)

دسمبر، 2010ء

24

مجلہ تفہیم اسلام

خطایہ کہ یزید شراب پیتا ہے، نرا دل نہیں پڑتا اور احکام قرآنی سے تجاوز کرتا ہے۔ یہ سن کر محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بہ ابن ابی طالب نے فرمایا تم یزید کے بارے میں جن باتوں کا ذکر کرتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں دیکھیں۔ حالانکہ میں نے اس کے یہاں قیام کیا تھا اور وہاں قیام میں نے دیکھا کہ یزید پابندی سے ایچہ نرا ادا کرتا، نیک اعمال میں پوری دلچسپی لیتا اور نفسی مسائل کا حجاب دیتا اس کے ساتھ وہ سنت نبوی ﷺ کا ماننا تھا جس سے نہیں چھوڑتا۔ (مزید ملاحظہ ہو رسالہ بعنوان خلافت یزید و معاویہ از خطیب مذکور جس کا ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری۔ زید۔)

۶۔ مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدبر ماہنامہ "نبات کراچی" لکھتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت جائز نہیں یہاں تک کہ اس کا شمار یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہل سنت کے عقیدے پر ہے۔ (ماہنامہ نبات کراچی شمارہ اگست ۱۹۸۱ء)

۷۔ فضیلۃ الشیخ حسان بن محمد آل غیس التمیمی اہل تہذیب "آئینہ پیام تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حسینؑ کی شہادت میں یزید بن معاویہ کا کوئی ہاتھ نہ تھا اور اسی بات یزید بن معاویہ کے دفاع کے قبیل سے نہیں بلکہ حق کے دفاع کیلئے ہے۔ یزید نے سیدنا حسینؑ کو اس لیے بھجا کہ وہ امام حسینؑ کو کوفہ میں داخل ہونے سے روک دے اس نے (یزید) سیدنا حسینؑ کو آپ کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ امام حسینؑ بذات خود یزید کے حلق حسن عن رکھتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دونا کہ میں اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں۔ (کتاب آئینہ پیام تاریخ)

۸۔ امام الانبیاء خاتم الانبیاء، امام الہدیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی سیدنا عبداللہ بن عباسؓ جن کو امت محمدیہ ترجمان القرآن کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ وہ یزید کے درمست حامی تھے اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ بھی یزید بن معاویہ کے معارج تھے۔

(کتاب شہداء بن رشید)

(ہفتی صفحہ نمبر 22 پر)

(یزید رحمہ اللہ علیہ کہنا جس سے جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور ہم ان پر رحمت کی دعا اپنا دماغ میں مسلمان دوستوں کے شمول میں مانگا کرتے ہیں۔)

معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم نہیں دیا چنانچہ کتاب بعنوان شہداء کہلا جو امام ابن کثیر کی کتاب الہدایہ والہما یہ جلد ہفتم کے کچھ حصے ترجمہ ہے۔ میں لکھا ہے کہ سلطان بن ابی مروان اس شخص نے یزید کو یزید کہا اور آپ (امام حسینؑ) زمین پر گر پڑے مگر اس (طعن) نے آپ ﷺ کو روکا کیا اور سرکات کرتے سے جدا کر کے غولی بن یزید کے حوالے کیا۔ بعض کہتے ہیں آپ کا قاتل ضرور ہے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ ابن زیاد کو یزید پسند نہیں رکھتے تھے اس لیے اس سے بھی معزول کرنا چاہتے تھے لیکن اپنے ظالم سرجوں کے غصہ سے ناچار صحرہ کے علاوہ کوفہ کی ہی زیارت سوچنی پڑی۔ کتاب شہداء کہلا کہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید یہ سن کر (قتل حسینؑ) اظہار ہو گیا اور کہنے لگا۔ قتل حسینؑ کے بغیر ہی تمہاری طاقت و فراہم داری سے خوش ہو سکتا تھا، ابن سیدہ پر خدا کی لعنت واللہ (اللہ کی قسم) اگر میں وہاں موجود ہوتا تو حضور گذر کرتا۔ اللہ تعالیٰ حسینؑ پر رحمت کرے اس کا صدارہ سر پیش کرنے والے کو کوئی انعام نہیں دیتا۔

۴۔ محقق اصغر فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ایک مسئلہ یزید پر سب وشم کا ہے جسے بد قسمتی سے درواج عام حاصل ہو گیا ہے اور بڑے بڑے علماء لہامہ بھی یزید کا نام برے الفاظ سے لیتے ہیں بلکہ اس پر لعنت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اس کو جب حسین اور حب اہل بیت کا لاری کا خدا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اہل سنت کے حراج اور مسلک سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ فقہان علماء اہل سنت نے یزید پر سب وشم کرنے سے بھی روکا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ بعنوان ماہرم اور مسلمان)

۵۔ علامہ محبت الدین الخطیب لکھتے ہیں کہ یزید کی سیر و کردار کے بارے میں محمد بن حنفیہ کی شہادت و گواہی کے بعد کسی تصدیق کی ضرورت نہیں، جب ابن زبیرؓ کا داعی عبداللہ بن مطیع لوگوں کو یزید کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر رہا تھا اور یزید کی جانب سے ان باتوں کو منسوب کر رہا تھا جاس میں نہ تھیں۔



## یزیدی کی جھوٹی تعریف و حمایت کر کے غیر مقلدین اہل حدیث فرقے نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ یکے یزیدی ہیں

دسمبر، 2010ء

22

ماہنامہ تنظیم الاسلام

### بقیہ:- یک نظر بر یزید بن معاویہؓ

۹۔ واقعہ حضرت ابو جعفر باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا وہ شخص جس نے بیت اللہ پر دیباچہ کا پردہ چڑھایا وہ یزید بن معاویہؓ ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

۱۰۔ حضرت معاویہؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اپنے بعد کس کو خلیفہ بنا چاہو گے۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار اس طرح فرمایا کہ چونکہ اس وقت لڑکے ہی لڑکے موجود رہ گئے ہیں اور ان سب لڑکوں پر میرا بیٹا خلافت کا زیادہ مستحق ہے۔ لہذا اس کو ولی مہر عطا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

”کہا جاتا ہے کہ امیر معاویہؓ کے بعد یزید کو ان کی جگہ خلیفہ بنایا گیا یہ بہت برا حکم ہوا۔ کیسا ظلم ہوا؟ اگر امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو خلافت دے کر کسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا تو میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت علیؑ کے بعد پھر ان کے بیٹے حسنؑ کو کیسے خلیفہ بنایا گیا؟ (یہ الفاظ علامہ العصر احسان النبی علیہ السلام کے ہیں جو انہوں نے اپنے خطاب بعنوان ”واقعہ کربلا“ میں فرمائے تھے)

الرام ایک یزید بن معاویہؓ کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے اور سکوت اختیار کرنا بہتر ہوگا۔ یزید کے خلاف روایات سب شیعوں اور منافقوں کی کفری ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور لعنت بر یزید کے الفاظ سے پرہیز کرنا افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ تم آمین

### جنوری 2011ء کے چند اہم مضامین

اہل حدیث نام کا ثبوت ..... از ڈاکٹر عبداللہ جابر دالمانوی  
صنف نازک کا قتل ..... از مولانا بشیر احمد جھنگیل  
قرآن کے متعلق مذاہب عالم کی الہامی کتب میں بشارات ..... از حمید اللہ خان عزیز  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ..... از ڈاکٹر عبدالماجد بھٹی

”حضرت حسینؑ بڑے نمازی، بڑے روزہ دار، بڑے حج کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنة کو کثرت سے کرنے والے تھے۔ (استیعاب دلائل الغلبۃ) عمومی اعتبار سے آپؑ کو اللہ نے جیسی قدر عطا کی تھی۔ اسی طرح فیاضی سے آپؑ کی اس راہ میں خرچ کرتے تھے۔ (تہذیب الاسلام للہودی ۱۲۴)

ابن مساکر لکھتے ہیں کہ سیدنا حسنؑ اللہ کی راہ میں کثرت سے فحرات کرتے تھے۔ (ابن مساکر ص ۲۳۲، ۲۳۳)

نبی کریم ﷺ نے حسن و حسین کے حلق فرمایا تھا:

ہما و ہما علی من العلیا (بخاری ۲۷۵۳) ”یہ میرے سدا کے دو پھول ہیں۔“

حرید فرمایا: ”اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھا اور ان سے بھی محبت رکھ جو ان سے محبت کرتے۔“ (ترمذی: ۳۷۶۹)

بھی فرمایا: الحسن والحسین سید الشہاب اہل الجنة۔ (مسند احمد ۳۳۹۳۰ ترمذی ۳۳۹۳۰ حدیث ۳۷۶۸)

”حسن اور حسین جنت کے نوجوان مردوں کے سردار ہیں۔“

ایک اور جگہ فرمایا: فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی ۳۳۳۳۰ کتب المناقب حدیث: ۳۷۸۱)

انفرض عرم کا مہینہ سوگ کا مہینہ نہیں بلکہ حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔

### المدينة شین لیس سٹیل اینڈ کراکری سٹور

اپنی پیاری بیٹیوں کے جہیز کی مکمل ورائٹی بازار سے بارعایت خریدیں۔ نت نئے ڈیزائنوں کے ساتھ۔

پروپرائیٹرز: میاں محمد عثمان، میاں محمد حسین

Mob: 0300-6801665, 0332-7367947

ذبیحہ نواب روڈ، نزد جنرل پوسٹ آفس، احمد پور شرقیہ



غیر مقلد اہل حدیث نے اپنی کتاب کے مقدمے میں مسلک اہلسنت یعنی بریلوی مسلک کے عقائد کو مشرکانہ قرار دیا اور اسے جہالت کی پیداوار لکھا

مقدمہ

۲۳

بریلویت

مقدمہ

بریلویت

تاریخ و عقائد

مؤلف

امام العصر علامہ احسان الہی ظہیر شہید

مترجم

عطاء الرحمن ثاقب

ادارہ ترجمان السنہ

الحمد لله الذي لا اله الا هو وحده والفضل على سببه محمد  
حاشية الانبياء الذي لا اله الا هو وعلى اله واصحابه ومن تبع مسلكهم في الفتى  
بهدية من يوم الدين و بعد!

دوسرے بہت سے غیر اسلامی فرقوں پر کتب تصنیف کرنے کے بعد میں برصغیر  
پاک و ہند میں کثیر تعداد میں پائے جانے والے گروہ "بریلویت" پر اپنی یہ تصنیف  
قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش کر رہا ہوں۔

اس گروہ کے عقائد بعض دوسرے اسلامی مکتبوں میں تصوف کے نام پر رائج ہیں۔  
غیر اللہ سے فریاد رسی اور ان کے نام کی منتیں ماننا جیسے عقائد سابقہ دور میں بھی رائج  
منتشر رہے ہیں۔ بریلوی حضرات نے ان تمام مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی رسوم و  
روایات کو منظم شکل دے کر ایک گروہ کی صورت اختیار کر لی ہے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام عقائد اور  
رسمیں ہندو ثقافت اور دوسرے ادیان کے ذریعہ سے مسلمانوں میں داخل ہوئیں اور  
انگریزی استعماری وساطت سے پروان چڑھی ہیں۔

اسلام جدوجہد کا درس دیتا ہے مگر نہ بریلوی افکار و تعلیمات نے اسلام کو رسم و رواج  
کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ نماز روزے کی طرف دعوت کی بجائے ان کے مذہب میں عرس و  
قوالی اپنی پرستی اور نذر و نیاز دے کر گناہوں کی بخشش وغیرہ ایسے عقائد کو زیادہ اہمیت  
مائل ہے۔ میں بریلویت کے موضوع پر قلم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا  
بریلویت چونکہ جہالت کی پیداوار ہے اس لیے جوں جوں جہالت کا دور ختم ہوتا چلا



سعودی مفتی کے نزدیک حلقہ باندھے لا الہ الا اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

کھائے، بلکہ یہ بات محرمات شرکیہ میں سے ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ، أَوْ لِبَعْضِ شَيْءٍ»

اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

اس حدیث کی ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے تخریج کی ہے۔ نیز اس بارے میں اور بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے اس بات پر اہل علم کا اجماع بیان کیا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں۔ لہذا ہر مسلم پر واجب ہے کہ وہ اس سے پرہیز کرے اور سابقہ باتوں اور تمام گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرے اور راہ حق پر ڈٹا رہے اور ان باتوں میں رغبت رکھتے ہوئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر اور رحمت بڑا اجر ہے اور اس کے غضب اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے حق کی محافظت کرے۔ اور قسطنطین تو اللہ ہی سے ہے۔

ہمارے ہاں بعض لوگ حلقہ باندھے اور اپنی کمروں پر دیوالباندھے

استغفار کرتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

سوال : ہمارے ہاں ایک رواج یہ ہو چلا ہے کہ بعض لوگ حلقہ بنا لیتے ہیں اور وسط میں سفید دیوالباندھ لیتے ہیں۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کہتے، استغفار کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب : یہ رواج بدعت ہے جسے نہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور نہ سلف صالحین نے کیا اور نہ اس کا حکم دیا نہ ہی اسے برقرار رکھا۔ لہذا یہ بدعت ہوئی۔ جسے چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو پہلے اس میں نہ تھی وہ مردود ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ میں فرمایا : ۱۰۳

سوال : مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ نے یا سلف صالحین نے عرب شریف کا نام مملکت سعودیہ عربیہ رکھا۔

یہ تو آپ کی بدعت ہے

فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماعۃ الشیخ /

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز



## سعودی مفتی کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے

وَأَمَّا الرَّكُوعُ فَعَقِّمُوا فِيهِ الرَّثَّ ، وَأَمَّا الشُّجُودُ فَاجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ ، فَقَعْنِ أَنْ يَسْتَجَابَ لَكُمْ .

رکوع میں اپنے پروردگار کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں بت دعا کیا کرو۔ پس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ »

بند اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو۔ لہذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو۔

اور صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس تشدد سکھایا تو فرمایا : ”پھر جو سائل تم اللہ سے چاہو کرو۔“ اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں : ”پھر جو دعا تمہیں پسند ہو اور اچھی لگے وہ کرو“ اور اس معنی میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو ان مقامات میں دعا کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں جو دعا بھی مسلمان پسند کرتا ہو خواہ یہ دعا آخرت سے متعلق ہو یا دنیوی مصالح سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی گناہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور دعائیں ہی مانگے۔

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمایا کرتے تھے؟

سوال : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا میں اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے؟ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

مرہم۔ م۔ الریاض

جواب : جو کچھ ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے اور جو بعض لوگ فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یہ بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زَدٌ »

جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مردود ہے۔

۸۱

فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ الشیخ

عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

☆ جبکہ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے (مسلم، کتاب المساجد وتوضیح الصلوٰۃ، حدیث 1338، ص 239، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)  
دعا مانگنے کے آداب میں سے ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی جائے اور یہی سنت طریقہ ہے۔  
حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرہ انور پر مل لیتے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1492، ص 221، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
سعودی نجدی مفتی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں اور بدعات کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔



سعودی مفتی اپنے فتوے میں واضح لکھتا ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی (حالانکہ ایسا فتویٰ گمراہیت کی طرف لے جاتا ہے)

رکنا نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر انہیں اس بات پر سخت غم لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ ”تم نے طلاق کیسے دی تھی؟“ رکنا کہنے لگے۔ تین طلاق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا ایک ہی مجلس میں؟“ رکنا نے جواب دیا: ”ہاں“۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ایک ہی طلاق ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس سے رجوع کر لے۔“ چنانچہ رکنا نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

سلیمن - م - یہ کالج مواض

جواب: اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لوگ اس معاملہ میں جلدی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے صلت تھی۔ تو اب کیوں نہ ہم اسے تین طلاق ہی ماننے کیوں نہ کریں۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے اہل علم کی ایک جماعت اور کئی دوسروں نے بھی اس بات کو اختیار کیا ہے اور امام محمد بن اسماعیل صاحب السیرۃ بھی اس بات کے قائل ہیں اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات اختیار کی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی پسند کی ہے کہ دوسری اور تیسری طلاق صرف طلاق یا رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور اس کی کوئی وجہ بھی ذکر کی نہیں۔ لیکن میں دلائل شرعیہ سے ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو ان کے دوسرے قول کی تائید کرتی ہو۔ نہ ہی میں صاحب رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی چیز جانتا ہوں جو اس کی سہولت ہو اور درست بات یہی ہے کہ جب ایک ہی کلمہ سے تین طلاق کہا جائے تو اسے اسی حد تک محدود رکھا جائے (یعنی ایک ہی طلاق سمجھا جائے)۔

دی ابو رکنا دلی حدیث تو وہ اس موضوع میں صریح نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں بھی کلام ہے جو معصوف ہے کہ داؤد بن حصین مکرّم سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو ایک جماعت نے کمزور قرار دیا ہے۔ جیسا کہ یہ بات تقریباً اور تفسیر اور ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں داؤد بن حصین کے بیان سے معلوم ہو سکتی ہے۔

فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اُردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ الشیخ

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز



## تین طلاقیں تین ہی ہیں

کوئی بھی مسلمان اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی جبکہ اس کے برعکس غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو ایک واقع ہوگی۔

یاد رہے کہ تین طلاقیں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی کہلائیں گی۔ تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان، چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ اور پوری امت کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
ترجمہ: طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ دینا (سورہ بقرہ آیت 229، پارہ 2)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں (سورہ بقرہ، آیت 230، پارہ 2)

## ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں تین ہی ہیں

حدیث شریف: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ سرور کونین ﷺ نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو (بحوالہ: دارقطنی جلد چہارم، ص 12)  
حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا پھر اس شوہر نے طلاق دے دی پس سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تاوقتیکہ دوسرا شوہر پہلے کی طرح صحبت سے لطف اندوز نہ ہو (صحیح بخاری جلد 2 ص 791، صحیح مسلم، جلد 1، ص 432)

تین طلاقیں تین ہی ہیں۔ اگر تین طلاقیں ایک ہوتی تو کبھی بھی سرور کائنات ﷺ بیوی کو شوہر سے جدا ہونے کا حکم نہ فرماتے۔ اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاوے اس ضمن میں ملاحظہ ہوں۔



### حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

جناب معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقیں کے ساتھ جدا ہوگئی (زاد المعاد جلد پنجم، ص 57، فتح القدیر، جلد سوم، ص 330)

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا کہ تین طلاقیں سے تیری عورت تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی ساری طلاقیں اپنی عورتوں پر تقسیم کر دے (سنن دارقطنی جلد 4، ص 21، زاد المعاد، جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3 ص 330، سنن الکبریٰ، جلد 7، ص 335)

### حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے) میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کر دیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقیں سے وہ تم سے جدا ہوگئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 6، ص 395، مجمع الزوائد جلد 2، ص 338، زاد المعاد جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3، ص 330)

### حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق طلاق دی ہوتی تو رجوع کر سکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔



(صحیح بخاری، جلد 2 ص 792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”وعصیت اللہ فیما امرک من طلاق امرأتک“ اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں (صحیح مسلم جلد اول ص 476)

فائدہ: اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب و ممنوع امر ہے بہر حال اگر کسی نے اس طرح اکھٹی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔

## غیر مقلدین کی دلیل

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی۔ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تین طلاقیں دینے کے بعد وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی؟ انہوں نے نیت ایک ہی کی تھی تو حضور ﷺ نے کہا کہ رجوع کر لو۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

## دوسری دلیل

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین ہوں گی لہذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے جو حضور ﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا۔ یہ تین طلاقیں کا مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبدیل کیا غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

## غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

محترم حضرات اگر ہم پچھلی حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آ جائے گی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی۔ حدیث میں طلاق کے الفاظ یوں موجود ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے طلاق دی، طلاق، طلاق) یوں طلاق دی حضور ﷺ نے فرمایا تم اس سے رجوع کر لو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولا ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے



طلاق دی، طلاق، طلاق) یعنی وہ طلاق ایک ہی دیتے دو سے اس کی تکرار کرتے صحابہ کرام کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق ایک ہی دیتے دو سے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ ”مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کیا ہے، مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دو سے میں نے تکرار کی۔  
مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں جاؤں گا۔ ایک مرتبہ ہی دو سے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دو سے اس کی تکرار کی ہے، یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا روایت ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دو سے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنا دیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہل حدیث جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی۔

حدیث شریف: حضور ﷺ ایک دن منبر پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب اتباع سنت خلفائے الراشدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)



## سعودی مفتی کے نزدیک میت کے گھر میں ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہے

میت کے گھر میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال : میت کے لیے اس طرح قرآن کی قراءت کہ ہم میت کے مقام یا اس کے گھر میں قرآن کے کچھ نسخے رکھ دیتے ہیں۔ بعض ہمسائے اور بلان پہچان والے مسلمان آتے ہیں۔ وہ مثل کے طور پر قرآن کا ایک پارہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں اور اس پر کچھ اجرت نہیں لیتے۔ . . . تو اس طرح کی قراءت اور دعائیت کو پہنچ جاتی ہے اور کیا اسے اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟  
میں آپ سے اقلہ کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کا شکریہ۔ . . یہ خیال رہے کہ میں نے سنا ہے کہ بعض علماء اسے مطلق حرام سمجھتے ہیں۔ بعض مکروہ سمجھتے ہیں اور بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔

عبد الرحیم۔ ج۔ الریاض

جواب : ایسے اور اس سے ملتے جلتے کام کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ کام نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم ائمہ سے منقول ہے کہ وہ مودوں کے لئے قرآن پڑھتے ہوں۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زَوَّارٌ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہ ہو وہ مود ہے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا اور بخاری نے اپنی صحیح میں مطبوعہ بیان کیا اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ أَخَذَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنَّا فَهُوَ زَوَّارٌ »

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مود ہے۔

اور صحیح مسلم میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خلیفہ میں یوں فرمایا کرتے تھے :

« إِنَّا بَعْدُ : فَإِنْ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُخَذَّنَاتُهَا ، وَكُلُّ بَذْعَةٍ ضَلَالَةٌ »

اما بعد! اے فک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے اور سب سے برے کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ یہ الفاظ لیاہ لکھے ہیں «كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» (اور ہر گمراہی کی سزا جہنم ہے)۔

البتہ فوت شدہ لوگوں کے لیے صدقہ کرنے اور ان کے حق میں دعا کرنے سے انہیں فائدہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے افعال کے مطابق اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے۔ . . . اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے اور اسی

۲۱۷

# فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ الشیخ /  
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

☆ جن سعودیوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہو ان سے ہمارا سوال ہے کہ جو آپ لوگ سر پر

رومال رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟



## سعودی مفتی کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ منانا دین میں نئی بدعت ہے (معاذ اللہ)

ہوتے ہیں۔ البتہ جس نے جموت باندھا وہ ضرور گنہگار ہے اور جو شخص انہیں تقسیم کرے یا اس بات کی دعوت دے یا اسے لوگوں میں رائج کرے 'سب گنہگار ہیں۔ کیونکہ یہ سب کام گناہ اور زیادتی کے کام پر تعاون کے' نیز بدعت کو رائج کرنے اور اس کو قبول کرنے کی طرف رغبت دلانے کے باپ سے ہیں۔

ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر برائی سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں اور جس نے کوئی بدعت گھڑی ہے اس کے مقابلہ میں اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ پر جموت باندھا اور اس جموت کو رواج دیا اور لوگوں کو ایسے کام پر لگا دیا جو انہیں نقصان ہی دے سکے ہے 'قائدہ نہیں دے سکتا' اس سے ایسا معاملہ کرے 'جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے دعا گو ہیں . . . جس پر تنبیہ پہلے گزر چکی ہے۔

# فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

کیا مسلمانوں کے لئے میلاد النبی کی محفل منعقد کرنا جائز ہے؟

سوال : کیا مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ ۳ ربیع الاول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے دن کی مناسبت سے مسجد میں جلسہ کریں۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بریت مبارک کا تذکرہ ہو۔ مگر دن کو عید کی طرح چمٹی نہ منائیں؟ ہم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنة ہے کچھ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنة نہیں؟

جواب : ۳ ربیع الاول کو اور نہ ہی کسی اور دن مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کی بنا پر جلسہ وغیرہ کرنا چاہئیں۔ اسی طرح انہیں کسی دوسرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یوم پیدائش نہیں منانا چاہیے۔ کیونکہ یوم پیدائش منانا دین میں نئی بدعت ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنا یوم پیدائش نہیں منایا۔ حالانکہ آپ دین کے مبلغ اور اپنے پاک پروردگار کے طریقوں پر چلانے والے تھے اور نہ ہی اس کا حکم دیا۔ پھر نہ تو خلفائے راشدین نے یہ دن منایا اور نہ ہی کسی بھی دوسرے صحابی یا تابعی نے۔ حالانکہ وہی دور خیر القرون تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :  
مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ ، فَهُوَ رَدٌّ (متفق علیہ)۔

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔  
اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت جسے بخاری نے مطبوعہ بیان کیا ہے کے الفاظ یہ ہیں :

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا ، فَهُوَ رَدٌّ  
جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مردود ہے۔

۲۲۳

جزء اول

سماتہ اشیح /  
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے سعودی عرب کا قومی دن منا کر مبارکباد دیں دیں؟



سعودی مفتی نے اہلسنت کے عقیدہ علم غیب کی تائید کر دی

120

اندری لب و لسان  
(نویسندگان)

مسئلہ علم فیہ

میں ہم جب اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ عظیم فیہ اللہ کاغیر ہے کوئی رسول و فرشتہ فیہ نہیں جانتا تو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فیہ جانتے تھے اور جو قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے وہ بھی تو فیہ ہی ہے اور اس قسم کے دلائل دیتے ہیں۔ ایک دلیل وہ قرآن مجید کی اس آیت سے دیتے ہیں۔

[illegible]

اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تھا اس لئے وہ محب جانتے تھے۔ آپ اس دلیل کا کیا جواب دیتے ہیں کیا اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ ﷺ محب جانتے تھے۔ بلکہ کرم اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَلَدِهِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَلَدِهِ

﴿فَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْأَرْضُ لِلَّهِ أَتَمَّ النَّسَبِ﴾ (النحل ۲۷/۱۶)

اور فرمایا:

فَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ صَلَاةَكَ لِذِكْرِي وَلَوْ كُنْتَ أَكْثَرُ غَافِلِينَ  
وَمَا تَسْأَلُنِي فِيهِ (الأعراف ٧/١٨٨)

وَمَا تَنْتَظِرُ (الأعراف ١٨٨)

”اے خیر! کہہ دیجئے میں اپنی جان (ذات) کے لئے کسی نفع، نقصان، مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوں تو اس کی بھلائی حق کر لیتا اور مجھے کوئی برائی (عقوبت، نوب، بیماری وغیرہ) نہ پہنچتی۔“

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں مثلاً اہل حق میں سے جسے چاہتا ہے، جتنا چاہتا ہے غیب پر مطلع کر دیتا ہے۔  
 کیونکہ اس نے فرمایا ہے:

﴿صَلِّمُ التَّنْبِئَةِ فَلَا يُلْهِمُهُمْ عَلَىٰ عَمِيهِمْ لَسَاءَ﴾ إِلَّا مَن أَرْزَقْنِي مِن رَّسُولِي فَلَا يَمَسُّكُمُ مِنِّي يَذَرُوا  
وَمِنَ الظَّالِمِينَ صَعَقًا﴾ (النمل ٢٦/٢٧)

”وہ لب جلتے ہوئے ہیں اپنے لب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ محرم رسد کو پہنچنے والے تو اس تک پہنچنے والے پہنچا کے آگے جیسے گھرانہ روانہ کرتا ہے۔“

رسول کو حاصل ہونے والے اس علم میں وہی بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر منزل فرمائی اور قرآن بھی اس وہی کا ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ انبیاء و رسل معظمین سے بھی یہی سطرہ رہا ہے۔ لیکن ان کا علم ذاتی نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں خبر دیتا ہے۔ ان خصوص سے یہ جہت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر فیصہ کا علم دے دیا ہے۔ بلکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ نے ہمارا اس قدر فیہی سطوات انہیں بتا دیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاوى اللجنة الدائمة  
للبحوث العلمية والإفتاء

فتاویٰ

دارالافتاء یسعی عرب

ایڈیٹر

سید الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ (رحمہ)

فصل في شرح عبد الرزاق عيسى بن محمد  
فصل في شرح عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن

دارالکتاب و ادارت البحوث العلمیۃ والافتاء

مفتی محمد رفیع احمد بن عبد الرزاق الدوشی

زوجہ مولانا عطاء اللہ ساجد مدظلہ  
چند روزہ قبل فوت ہوئی۔

رابعہ مولانا صفی الرحمن مبارکیوی مختصر

پیشتر - دشتری بپوشند

پیشتر - دیشری بنوئند

☆ ہم اہلسنت وجماعت سنی بریلوی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور انبیاء کرام علیہم السلام کا عطائی ہے

اور جس قدر چاہتا ہے، اپنے محبوب بندوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے



سعودی مفتی نے گنبدِ خضراء کی تعمیر کو اہل بدعت کا کارنامہ قرار دے دیا (معاذ اللہ)

172

تصوف

تصوف

نوبلی (۱۲۵۸)

تصوف اور گنبد نما قبروں کے بارے میں سوال

تصوف کی حقیقت کیا ہے؟ کیا تصوف کے کچھ اچھے پہلو اور کچھ برے پہلو ہیں؟ کیا تصوف اللہ سے الگ کوئی چیز

94

(۱۱) گزارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ صوفیہ کے ہاں المحصرۃ النسوة کا تصور کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

(۳) تبارے ہاں سواخان میں بعض مولوی قبر گنبد ہائے کی دلیل کے طور پر جب رسول اللہ ﷺ کی قبر ہے ہونے گنبد کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

گنبد کا ذکر کرتے ہیں۔ دین میں اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) فوٹی، قلبی، راجل، آگون، جس مضمون میں صوفیہ یہ ہم لیتے ہیں، ان کی کیا حقیقت ہے؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحَدَّثَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَتَذَكَّرُ:

صوف سے حلق سوات کے ہرے میں آپ نے ہم کی کلب "مصلح مسکین" اور عبد الرحمن ابو کی  
کلب "منہ من المصلح" کا نام لکھا ہے

۳۴) نبی ﷺ کے مرقہ مبارک پر قبہ چاہا اس بات کی دلیل میں کہ مولانا ابوالفتح اور نیک لوگوں کی قبروں پر گھبراہٹ مانتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کی قبر رقبہ آب ﷺ کی اوصیت سے طے نہ ہوئی تھی۔

میں سے کسی نے بھلا ہے۔ بلکہ یہ کام اہل بدعت نے کیا ہے اور صحیح حدیث میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت ہوا ہے:

”جس نے اصرار اس رویہ میں کوئی نیا کام نہ کرے (دراصل اس میں سے نہیں ہے) وہ کھل جیل ہے۔“

اور صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابو ایوبؓ سے فرمایا:

وَالْأُتْبَعُكَ عَلَى مَا يَنْتَبِي خَلْبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ نِسْلًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا  
مُشْرِقًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ

”کیا میں نہیں اس کام کے لئے نہ سمجھوں؟ بس کے لئے مجھے رسل اللہ ﷺ نے سمجھا تھا کہ میں اس لئے

بھج رہا اور کہ تو کوئی قصہ نہ ملے بلکہ یہ مجھ کو اور کوئی کوئی قبر پر رکھ دے۔  
 یہ حدیث اہم مسلم نے روایت کی ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ سے اتنی قبر گنہگاریت نہیں نہ ان کے گھر سے۔

ل جیت ہے، بلکہ بی جیم سے اس کی ترقی جیت ہے، اس لئے اب کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ نفل و مت

173

**فہرست**

کے بے گھر ہونے کا معنی قبر نہیں ہے، گھبراہٹ کی خبر کو دلیل بنائے۔

وَبِاللَّهِ التَّوَكُّلُ وَمَلَى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

المجلد الثالث : محمد بن قعود ، محمد بن خنيزان ، جاب عبدو ، عبدالرزاق غني ، عبدالحسين بن

فہرست (۱۸۹۹ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاوى اللجنة الدائمة  
للبحوث العلمیة والإفتاء

# فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

چلادوم

سماحة شيخ عبد العزيز بن محمد بن عبد الله بن باز حفظه الله.

فیہ الشیخ جبار الزقاق عقیفی و  
فیہ الشیخ عبد الرحمن بن عبد الرحمن الفدران حنفی

فضيلة الشيخ عبد الله بن قعود حفظه الله      فضيلة الشيخ عبد الله بن سليمان المنيع حفظه الله

وارا کیر، اداڑت البوڑا الحلیۃ والافار۔

مفتی محمد رفیع، محمد رفیع بن عبد الرزاق الدمشقی رحمہ اللہ

زیر مولا اعطی اللہ ساجد شریف  
پس از آنکه از او بیرون شد

مراجعہ مولانا مصطفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

کتاب الفقه السنی

پیشرز۔ دھڑری بھوش

☆ اس فتوے سے سعودی مفتی اور سعودیوں کی گنبد خضراء سے عداوت و بغض ثابت ہوا







سعودی مفتی نے گستاخ اور بے ادب ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا فتویٰ دیا

169

نزدانہ

169

”دہشت“ کا لفظ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کے حاشیوں میں کی دعوت کے لئے پڑے ہیں۔ جبکہ شیخ رحمہ اللہ کو مشرک و کافر  
والا مل سے پاک کرنے اور جبکہ رسول اللہ ﷺ کے رستے کے علاوہ سب راستوں کو چھوڑ دینے کی دعوت دیتے تھے  
حاشیوں کا مستند یہ ہے کہ لوگوں کو شیخ کی دعوت سے بھڑک کر یہ اور لوگوں کو اس راستے سے روکیں جس کی طرف وہ جاتے  
تھے۔ لیکن اس سے اس دعوت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ یہ دنیا میں زیادہ پھیل گئی اور جنسین اللہ تعالیٰ نے توفیق دی وہ  
کو اس کی حقیقت، مقصود اور کتب و سنت کی روشنی میں اس کے بلاکل معلوم کرنے کا زیادہ شوق پیدا ہوا۔ اس طرح وہ  
اس پر مبنی سے کھڑے ہو گئے اور دوسروں کو بھی اس کی طرف بلانے لگے۔ وہ اللہ  
وَبِالْحَقِّ التَّوْبِیْقُ وَصَلَّى اللہُ عَلٰی نَبِیْنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ  
اللجنة المدائنة: دکن: مہدی بن عثمان، تہ ص ۱۰۰، مہدی بن عثمان، ص ۱۰۰، مہدی بن عثمان، ص ۱۰۰

فہرست (۷۲-۴)

دو کتابیں ”مستملح السنہ“ اور ”شرح حدیث الترمذی“ کا تعارف

سچ اسلام کی تیرہ دھڑ کی ہمتوں کے حلقوں آپ کی کیا رائے ہے؟ "مسلمان اہل سنت" اور "شیعہ" کے درمیان؟

### التمويل ٣:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَإِلَيْهِ وَصَحْبِهِ وَوَعْدُهُ

۱۰۰ دوکان کہیں طم استہلال حسن بیان باطل کی پر زور ترویج سن کی پر زور تائید اور صحیح حیدر کے بیان کے خلاف سے  
محرر کہتے ہیں۔ ہماری سطوات کے مطابق رافضیوں کے رو میں حضانہ حسنہ کے پانے (موجے اور دوسرا) کی کوئی  
کتاب نہیں ہے۔ اور صحت نزول کی خبر صحیح حدیث کی کتاب "شرح صحت نزول" سے کمال ذکر کوئی کتاب نہیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
الجنة المعلقة (ركن: بعد من قوله بعد من قوله) قلب صدر: هذا الركن مني (صدر: هذا مني)

٢٨٧٢

اصلاح عقیدہ کے لئے مفید کتب

سوال: عقیدہ کہ کھجور کے لئے کون سی کتبیں مفید ہیں؟

الْحَمْدُ لَهُ وَحْدَهُ وَالْعُلُوهُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَعَدُّ:

فقیر و امیر کو یکساں کے لئے لوگوں کی کج راہ پر تھکی استعداد کے مطابق تکلف نہیں منہ دیتا ہر کئی وہ ہر شخص کو اپنے آپس کے ان علماء سے مشورہ لینا چاہیے جو اس کی حالت، اہم، فراست اور قوت بخراک اور تحصیل علم کی استعداد سے واقف ہوں۔

اس سلسلے میں حضورِ مہربان کے طور پر مندرجہ ذیل سننے والوں کو کلامِ لہجہ کا یہ عقیدہ دیا گیا کہ اور اس کی شریعتِ حمیدہ  
یہ کتاب الہیہ تصنیفِ شامِ عرب میں عبدالمہدی اس کی شرح جمیع امورِ الہیہ کتبِ شریعت اور اصولِ عقائد و فرائض و  
کتابِ مہدی کی تصنیف ہیں۔ مذکورہ طور پر یہ سلسلہ امتداد میں تیار کیا گیا کہ اس کتاب کو عقیدہ لہجہ اور اس کی شریعت

مجلس العاشر

فتاوى اللجنة الدائمة  
للبحوث العلمية والإفتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلالوم

سأله الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز حفظه الله.

فمداحه عبد الرزاق عفيفي عهده فمداحه عبد الرحمن العبدان عهده

فضيلة الشيخ عبد الله بن قهوج حفظه الله

وارا کیں ادارت البحوث العلمیۃ والاقتصادیۃ

مَعْدِيهِ، أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الدُّوَشِيُّ مَعْدِيهِ

زوج مولانا عطاء اللہ صاحب سند

فصل حینہ فی سجدہ سلی۔ مرنے کی طبع

مرشد، مولانا مصطفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

كتاب السيرة

پیشترز۔ دیشری بٹونز

☆ لہذا معلوم ہوا کہ سعودی اور سعودی مفتی ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی جیسے گستاخ اور گمراہ لوگوں کے پیروکار

اور جانے والے اور ماننے والے ہیں



البريلوية

بریلویت

فصلی (۳۰۹۰)

بریلویوں کے عقائد

پاکستان میں ایک خاص جماعت "بریلوی" یا "سورانی" جماعت کھلائی ہے۔ یہ ہم ان کے مسعود لیلہ کی نسبت ہے۔ میں آپ سے ان کے حلقہ دور ان "حیدرہ" کے حلقہ دور ان کے بچے لڑے پڑھنے کے حلقہ شری حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے بہت سے لوگوں کو امین حاصل ہو جائے جو ان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ میں ان کے بعض مشورہ حقائق عرض کرتا ہوں۔

(۴) رسول اللہ ﷺ ذمہ ہیں۔

(۴) رسول اللہ ﷺ حاضر حاضر ہیں۔ خصوصاً ملتہ جمعہ کے فوراً بعد جس مائیں میں آپ کا ذکر آپ حاضر ہوتے ہیں۔

(۳) حضور کہ رسول اکرم ﷺ کی شفقت پہلے ہی قبول ہو چکی تھی اور آپ اہل رب کا جنت میں داخلہ کروا دی گئے۔

(۳) لوگ ہولناک کام اور قہوں میں مرنے والے ہوتے ہیں۔ اس طرح کی عظمت رکھتے ہیں کہ ان کے پاس لڑنے والے

ہیں اور ان سے خلافتِ رسولی کی درخواست کرتے ہیں۔

(۵) قبیلوں پر گھوڑے اور روشنی کرتے ہیں۔

(۴) دارسل اللہ اور دارالعلوم کتب کے ہیں۔

(۷) ملازمین و خدیوین کے لئے اور آجین پھر آواز سے کئے والے سے مداح ملے اور اسے وہی قرار دیتے ہیں۔

(۸) لڑکے وقت مساک کہنے، قندھ جب کا اعلیٰ کہتے ہیں۔

(9) وضو اور اذان کے دوران اور نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کا اسم کرہی سن کر انھیں دیکھ لے چکے ہیں۔

(۳) لڑکے اور عورتوں کا ایک ہی کمرہ ہے۔

﴿إِنَّا أَنشَأْنَاهُ كَلَامًا مَّكِينًا﴾ (الاحزاب ۳۳/۵۶)

اس کے بعد ہم ملای تھکی طور پر بحر آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں۔

(۴) لکڑی کے پھل یا پھل کی صورت میں کڑے ہو جاتے ہیں اور پھر آواز سے فسرنا پڑتی ہیں۔

(۳) سلطان کے سپہ سالار نے بھی یہ فرمان قبول کر لیا اور اس کا حکم کر سواروں کے گن میں حصہ کرتے ہیں

اور عمل لایے ہوئے

(۳) مہر کی بنا کر انہیں جیل اسلام سے نقل و حرکت کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

蘇聯海軍

فكافوا على المينة الزائرة  
للمعشر العظيمة والواحدة

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب



سیدنا عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

فصل في بيان احوال الخلق في الدنيا

لَا يَشَاءُ عِبَادُ اللَّهِ أَنْ يَمُوتَ سَكَنًا  
فِي الْأَرْضِ وَلَا يَمُوتَ سَكَنًا

ولذا كمن احدثت البحوث التي ذكرناها

مَنْزِلَةُ أَحْمَدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَلِيٍّ

ترجمہ مولانا محمد اسحاق صاحب مدظلہ

اسلام آباد کے لیے

ترجمہ: مولانا حسنی علی خان مبارکپوری مفتاح

عَلَى الْمُسْلِمِينَ

پیشرز۔ دھڑری ٹیوٹرز

☆ الحمد للہ! عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفر یہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جہاں الحق، منزل کی تلاش، حق کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔



# سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

256

مسلک سے  
(۳) خود کو کج نیت اور کج حیدر کے حامل سمجھتے ہیں اور وہ سب کو کج نیت ہی سمجھتے ہیں۔  
(۴) ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟  
واقعہ یہ کہ میں کراچی میں طب (اکٹری) کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور یہی رہائش ایک مسجد کے قریب ہے جس پر اس بریلی عمارت کا کنٹرول ہے۔  
﴿الْمُحْتَضِلُّ وَالْمُحْتَضِلَةُ وَالْمُحْتَضِلَةُ عَلَى رُشُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَلْفِذُ﴾  
جس شخص کے یہی حکمت ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا ہتھکنڈہ ہے اور اگر کوئی نمازی اس کی اس حالت سے واقف ہوئے کے بعد وہ اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز کج نہیں۔ کیونکہ سوال میں مذکورہ امور میں سے اکثر کفریہ اور بد مذہبی ہیں۔ اس توحید کے خلاف ہیں جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور جو اس نے اپنی کتابوں میں بیان فرمایا۔ مذکورہ عقائد و اہل قرآن مجید سے صاف طور پر کھٹکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:  
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَؤُلَاءِ﴾ (البقرہ ۲۶۰)  
”اے ایمان والے! آپ بھی قوت ہونے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔“  
اور فرمایا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاویٰ اللجنة الدائمة  
للبحوث العلمیة والافتاء

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

(بلا نمبر)

— سیدنا شیخ عبد العزیز بن محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ —  
شیخ عبد الرزاق عقیلی رحمہ اللہ  
شیخ محمد بن عبد الرحمن بن عبد الوہاب رحمہ اللہ  
شیخ عبد اللہ بن قعود رحمہ اللہ  
شیخ عبد الرحمن بن یحییٰ بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

دارالکتاب اور دارالافتاء العلمیة والافتاء  
بیتہ: احمد بن محمد بن عبد الرزاق اللہ شمس رحمہ اللہ  
ترجمہ: مولانا عطاء اللہ شاہ رحمہ اللہ  
چاپ: دارالافتاء سعودیہ عربیہ  
راجہ: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیشکش: مشرقی بیورو

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا هَؤُلَاءِ﴾ (البقرہ ۱۸/۷۷)  
”یہ لوگ جو بد مذہبیت کرتے ہیں انہیں تم سے احسن انداز سے منع کرنا ہے۔ اگر وہ لوگ تمہاری جائیں تو اللہ اور انہیں چھوڑ کر اللہ کی سجدوں میں نماز پڑھی جائے۔ جب تک اہل ایمان اور ایمان والے یہ نہیں ایک ایسا مسجد بن کر رہتے ہیں کہ وہ کہیں کہیں نہ ہوں اور نہ وہ کہیں کہیں نہ ہوں۔“  
(۱۸/۱۹)  
”میں تم سے ایک سو ہزاروں گنا اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان سے بھی دور رہو اور ان سے دور رہو۔“  
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ  
اللجنة الدائمة: دارالافتاء سعودیہ عربیہ، دارالافتاء العلمیة والافتاء



الحمد للہ اعقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں، جام الاحق، منزل کی حلال، جن کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔



# سعودی مفتی نے میلاد، شب معراج منانا اور اذان کے بعد درود کو معاذ اللہ بدعت قرار دیا

290

بدعات

فتویٰ (۳۳۰)

## بدعت کی تعریف

آپ ہمیں وضاحت سے بیان کریں کہ بدعت کیا ہوتی ہے اور اس کی قسمیں کون کون سی ہیں؟  
 الختلاف والصلوة والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعثہ  
 بدعت سے مراد وہ عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے شریعت میں نازل نہیں فرمائی۔ خطا میلاد شب معراج کا تہوار منانا اور  
 اذان کے بعد مؤذن کا (سودی) کھ کھانہ آواز سے درود پڑھنا وغیرہ۔ بدعت اور اس کی اقسام کی وضاحت کے لئے بدعت  
 سے ملانے کے لئے لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:  
 (۱) کتب الحسن والمہمات "از شیخ محمد امجد اسلام مولوی۔  
 (۲) کتب الامتاع فی مصادر الامتاع "از شیخ علی بن حوئے۔  
 یہ دونوں صریح ملانے ہیں۔ ان سے بدعت پہلے نام محمد بن عثمان نے "کتب البدع والعیس" اور نام  
 شامی نے "کتب الامتاع" کے تحت  
 ویاہد الثوفیق وصلى الله على نبينا محمد وآلہ وصحبہ وسلم  
 اللہ جل جلالہ "رکعتی: بعد اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم" بعد از اذان یعنی بعد از اذان

فتویٰ (۱۷۱)

## بدعت آمیز عمل کا نقل قبول ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 من عمل عملنا فہو منہ ومن عمل عملنا فہو منہ  
 جس نے کئی کام کیا جو اللہ کے حکم کے مطابق ہیں تو وہ نقل قبول ہے۔  
 کیا یہ حق کا وہی عمل غیر قبول ہوتا ہے بدعت ہے یا اس کی وجہ سے اس کے تمام اعمال غیر قبول ہو جاتے ہیں؟  
 الختلاف والصلوة والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعثہ  
 بدعتیں کئی طرح کی ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو دین کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں کچھ وہ ہیں جن کا نقل قبول کے شرع  
 اور احکام سے ہے تو دین میں کسی غیر شرعی عمل کی کچھ ہوتی ہے۔ تو اگر بدعت کا وہ عمل ایسا ہو جو دین کے بنیادی اصولوں  
 کے خلاف ہے خطا میلاد کو پکڑنا تو یہ بدعت منکر ہے۔ ۱۷۱ ہے بدعت ہے (۱۷۱) حق تمام اہل حق غیر قبول ہو جاتے ہیں۔  
 اور اللہ ہی تعالیٰ ہے:  
 ﴿وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ مَا قِيلَ لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا﴾ (اللہ تعالیٰ ۱۷۱/۱۷۲)  
 ہم ان عملوں کی طرف آئیں گے جو اللہ نے کئے اور انہیں کچھ اور اللہ ہی تعالیٰ ہے۔  
 اگر بدعت کا نقل قبول کی جائے تو یہ خطا میلاد شب معراج کا تہوار منانا اور اذان کے بعد درود پڑھنا وغیرہ بدعت منکر ہے۔  
 کہ دین میں ایک نام شرع کرنا جائز ہے شریعت میں سورہ میں خطا میلاد شب معراج کا تہوار منانا اور اذان کے بعد درود پڑھنا وغیرہ بدعت منکر ہے۔

فتاویٰ دارالافتاء سعودی عرب

فتاویٰ دارالافتاء سعودی عرب

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سید محمد عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

فیضانِ حبیب اللہ راق حنفی رحمہ اللہ  
 فیضانِ حبیب اللہ راق حنفی رحمہ اللہ  
 فیضانِ حبیب اللہ راق حنفی رحمہ اللہ

دارالافتاء دارالافتاء دارالافتاء

مفتی محمد عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

ترجمہ مولانا عطاء اللہ صاحب حفظہ اللہ

ترجمہ مولانا عطاء اللہ صاحب حفظہ اللہ

پیشکش: دوسری بیروت

☆ مفتی صاحب! اذان کے بعد درود شریف پڑھنا تو حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اور آپ کے سعودی مجلس پر نماز کے بعد  
 درود و ابراہیم پڑھا جاتا ہے۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟  
 حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم  
 بھی کہو مگر کچھ پر درود بھیجو (ترمذی جلد دوم، الباب المناقب حدیث 1549، ص 669، مطبوعہ فرید پک لاہور)







## سعودی مفتی نے روضہ رسول کی زیارت کیلئے سفر کرنا ناجائز قرار دے دیا (معاذ اللہ)

158

مفتی کے مسائل

لفظ واجب ہے کہ مسجد میں صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہوں شرک کے تمام مظاہر سے پاک ہوں اور ان میں صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جائے۔ مسلمانوں پر بھی واجب ہے واللہ العولیٰ

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں

(سوال) نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) قبروں کی زیارت کے لیے سامان سفر یا عمامہ وغیرہ قبر میں کوئی بھی ہوں جائز نہیں ہے کیونکہ خود نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

«لَا تُشَدُّ الرِّمَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى» (مصیح البخاری، کتاب باب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، ج: ۱۱۸۹، وصحیح مسلم، الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، ج: ۱۳۹۷، ولفظ لا)

”تین مسجدوں: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سامان سفر نہ باندھا جائے۔“

مقصود یہ ہے کہ عبادت کے قصد و ارادے سے کسی بھی جگہ جانے کے لیے سامان سفر نہ باندھا جائے کیونکہ صرف تین ہی ایسی مخصوص جگہیں ہیں جن کی طرف سامان سفر باندھا جاسکتا ہے اور یہ مذکورہ بالا تین مساجد ہیں لہذا ان کے سوا دیگر کسی بھی جگہ کی طرف سامان سفر نہ باندھا جائے۔ اسی طرح نبی ﷺ کی قبر کی طرف بھی سامان سفر نہ باندھا جائے البتہ آپ کی مسجد کی طرف سامان سفر باندھا جاسکتا ہے اور مسجد میں پہنچنے کے بعد مردوں کے لیے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت مستحسن ہے جب کہ مردوں کے لیے آپ ﷺ کی قبر کی زیارت مستحسن نہیں ہے واللہ العولیٰ

قبروں سے تحرک اور ان کا طواف حرام ہے

(سوال) قبروں سے تحرک حاصل کرنے، طلب حاجت یا تقرب کے ارادے سے ان کے گرد طواف کرنے اور غیر اللہ کی حم کمانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) قبروں سے تحرک حاصل کرنا حرام اور شرک کی ایک قسم ہے کیونکہ اس طرح ایک جہ سے ایسی تائید و اہت کی جاتی ہے جس کی اللہ نے کوئی سند و دلیل نہیں فرمائی۔ سلف صالحین بھی اس قسم کی تحرک کے قائل نہ تھے لہذا اس اعتبار سے یہ کام بدعت بھی ہے۔ تحرک حاصل کرنے والے کا اگر یہ عقیدہ ہو کہ تصان سے چائے اور لٹکا بچانے میں صاحب قبر کو کوئی تاجر یا قدرت حاصل ہے تو یہ شرک اکبر ہوگا۔ جب وہ اسے طلب شفقت یا دفع محنت کے لیے پکارے یا اس کی عبادت کرتے ہوئے اس کے سامنے رگوں یا سہارے یا حصول تقرب یا صاحب قبر کی تعظیم کے لیے وہاں جانور ذبح کرے تو یہ بھی شرک اکبر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«وَمَنْ يَتَّبِعْ مَعَ أَقْوَامٍ أَكْثَرُ لَا يَفْقَهُنَّ تَوَاقُّوا حَسْبَهُمْ وَنَدَّ يَقُولُ لَا يَبْلُغُ الْكَافِرُونَ» (المومنون: ۱۱۷/۱۱۸)

”اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور مسجود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے پاس ہے۔“

## فتاویٰ ارکان اسلام

مفتی، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

تالیف:   
 محمد بن صالح العثیمین   
 ترجمہ:   
 مولانا محمد خالد سنین   
 مکتبہ دارالاحیاء



دارالاسلام   
 مکتبہ دارالاحیاء

☆ اس حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ زیادتی ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہئے جہاں تک روضہ رسول کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا تعلق ہے، اس ضمن میں حدیث پاک موجود ہے ”من زار قبری وجبت له شفاعتی“ جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے“ یہ حدیث امام دارقطنی علیہ الرحمہ نے اپنے سنن دارقطنی جلد دوم ص 278، اسی سند سے امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفاء شریف جلد 2 ص 83، حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے نوادر الاصول میں ص 148، امام عقیلی علیہ الرحمہ نے الضعفاء جلد 4، ص 170 اور امام دولابی علیہ الرحمہ نے الکتبی جلد دوم، ص 64 میں درج کی ہے۔ اس حدیث میں مسجد نبوی کی زیارت نہیں بلکہ روضہ رسول پر حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا گیا ہے لہذا سعودی مفتی سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مطالبے کو وسیع کریں۔



سعودی مفتی نے ”اللہ“ اور ”رسول“ کے نام آ منے سامنے لکھنا ناجائز قرار دیا ہے اگر کہیں لکھا ہو تو حضور ﷺ کا نام بنادیا جائے

179

مسائل کے مسائل

(سوال) طول بڑے سطل دعا میں کرنی چاہیے کیونکہ طول دعا تو خیر بھی ہو سکتی ہے اور شر بھی۔ اور آدی سب سے بڑا ہے جس کی طرف طول اور اس کے برابر ہوتا ہے اگر یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی امانت میں مدد فرمائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کسی معمولی چیز کا سوال نہیں کرنا چاہیے

(جواب) بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطے سے سوال کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: ”میں تجھ سے اللہ کی ذات کے واسطے سے یہ سوال کرتا ہوں۔“ تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) اللہ کی ذات اس سے کہیں عظیم ہے کہ انسان اس کے واسطے سے دنیا کا کوئی عمل کرے اور اسے حصول حصول کے لیے پہلے جائے۔ ہذا کسی کو اس طرح سوال نہیں کرنا چاہیے کہ تجھے اللہ کی ذات کا واسطہ یا اللہ کی ذات کے واسطے سے تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں وغیرہ۔

کیا ”اللہ“ اور ”رسول“ کے الفاظ آ منے سامنے لکھ سکتے ہیں؟

(سوال) ہم اکریہہ کہتے ہیں کہ یہ اردو پر ایک طرف خط ”لف“ لکھا ہوتا ہے اور دوسری طرف خط ”محمد ﷺ“ یا چاروں کتابوں یا قرآن مجید کے بعض نسخوں پر اس طرح لکھا ہوتا ہے تو کیا اس طرح اس الفاظ کا لکھا جانا جائز ہے؟

(جواب) ان الفاظ کا اس طرح لکھا جانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح تو نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے شریک اور مساوی قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی

ان الفاظ کو اس طرح لکھا ہوا دیکھے ہو اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ان کا سنی کون ہے تو وہ ان دونوں کو مساوی اور مماثل کہے گا لہذا رسول اللہ ﷺ کے اسم گرامی کو حذف کر دینا واجب ہے اور اب وہ کیا اللہ کا اسم پاک تو اس کے لیے کوہ غیاثہ کر کے طور پر استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں: اللہ اللہ اللہ لہذا اسے بھی حذف کر دینا چاہیے چنانچہ اس طرح دوسروں اور چاروں وغیرہ پر ”لف“ اور ”محمد ﷺ“ کے الفاظ نہ لکھے جائیں۔

کیا ایسا کہنا جائز ہے کہ ”اللہ آپ کا حال پوچھتا ہے؟“

(سوال) ان الفاظ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ”اللہ آپ کے حال کے بارے میں پوچھتا ہے؟“

(جواب) یہ الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں کہ ”اللہ آپ کے حال کے بارے میں پوچھتا ہے۔“ کیونکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں کہ اللہ سے پوچھنے کی ضرورت ہے اور یہ بہت غلط بات ہے۔ گناہ کا یہ بارود بھی ہو کہ اللہ سے کوئی چیز غلی ہے اور وہ پوچھنے کا لائق ہے۔ لیکن اس مہارت سے بھی معلوم ہوتا ہے لہذا اسے ترک کرنا واجب ہے اور اس کے بجائے اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے ہائیں کہ ”میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کی حالت فرمائیے“ اور ”میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے صبر فرمائیے۔“

کسی کو ”مرحوم“ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(سوال) کسی کو ”مرحوم“ کہنا یا یہ کہنا کہ ”اللہ نے اسے الہی رحمت سے احاطہ فرمایا ہے“ یا یہ کہنا کہ ”وہ اللہ کی رحمت کی طرف مائل

## فتاویٰ ارکانِ اسلام

مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی

تالیف: محمد امجد علی صاحب دہلوی

ترجمہ:

مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی

دارالاسلام  
کتاب خانہ دارالاسلام



☆ سعودی مفتی کی اسم محمد ﷺ سے عداوت دیکھئے، ہر ذی شعور مسلمان اس بات کو جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسی کے محبوب ﷺ کا نام ہونا حضور ﷺ کا بندہ خاص اور محبوب خدا ہونے کی دلیل ہے



سعودی مفتی کی اکم علمی کی ویل

صلوٰۃ النسيح حضور علیؑ سے ثابت نہیں ہے، حالانکہ ثابت ہے

305

نور علی شاہ

کیا تسبیح نماز پڑھنا ثابت ہے؟

५५४३८ (३२)

**سوال نمبر ۱۱۱**  
**نواز قیصر میاں صاحب سے عبارت تھیں ہے اس سے حلقہ حدیث کے بارے میں امام احمد رحمۃ فرماتے ہیں کہ کب تک ہے۔**  
**شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ امام احمد رحمۃ نے نواز قیصر کو کفر و تردید کا جب کہ کسی بھی امام نے**  
**اسے مستحب قرار نہیں دیا امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ نے تو اس نواز کے بارے میں بالکل یکہ شاعی نہیں۔ شیخ الاسلام**  
**ابن حجر رحمۃ نے اس کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل حق ہے۔ اگر یہ نواز صحیح اور نبی رحمۃ سے ثابت ہوتی تو اس تک**  
**ایسے طریق سے پہنچتی جس میں کوئی شک نہ ہوتا ملا کہ یہ جنس نماز بلکہ جس عبادت ہی سے خارج ہے کیونکہ کسی بھی عبادت میں یہ**  
**اختیار نہیں دیا گیا کہ اسے روزانہ کر دیا جائے یا ہفتہ میں ایک بار کر دیا جائے یا سال میں ایک بار یا عمر میں ایک بار کر دیا جائے جو نماز**  
**دیگر نمازوں سے مختلف ہوتی ہے تو کہ اسے بہت اہتمام کے ساتھ پامان کرتے ہیں اور اسے ان کی عبادت ہونے کی وجہ سے بہت**  
**مشہور ہونا چاہیے تھا لیکن اس نماز کا حاملہ ایسا نہیں ہے بلکہ معلوم ہوا کہ اس کے بارے میں کوئی علم شریعت نہیں ہے بلکہ وہ ہے کہ**  
**انہو کرام میں سے کسی ایک امام نے بھی اسے مستحب قرار نہیں دیا۔ ①**

## سہاگ رات دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم

(سوال) سہ ماہیات بھیگی کے پاس جاتے وقت اور کت لہلا پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سبکدوشی کے دن اپنے ہاتھوں سے کھانا کھا لیا اور بعض نے اپنے گھر سے کھانا لے کر کھا لیا۔ لیکن اس بارے میں مجھے رسول اللہ

ﷺ سے کوئی گج سب سے معلوم نہیں ہے، البتہ یہ شروع ہے کہ نبی کی خوشامی کلا کر پیدا ہوا ہے۔

وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَحْسَنَ مَا جَبَلْتَهَا

عَلَيْهِ السَّلَامُ (سنن أبي داود، النكاح، باب في طبع النكاح، ج: ٢١٦)

۱۲۔ اللہ میں اس کی خیر اور بھلائی کی اور جس پر تو نے اسے پیدا فرمایا ہے اس کی خیر و بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس

کی برائی اور جس چیز کو نے اسے بھی افرامال ہے اس کی برائی سے میری پتا میرا ہوں۔"

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک عورت کو دیکھا جو اپنے شوهر سے نفرت کرتی تھی اور اس کی جھڑپیں کرتی تھی۔ اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تیرے شوهر سے نفرت ہے تو اس سے نفرت کرنے سے باز رہو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تیرے شوهر سے نفرت ہے تو اس سے نفرت کرنے سے باز رہو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تیرے شوهر سے نفرت ہے تو اس سے نفرت کرنے سے باز رہو۔

● حاصل حق دینے کا یہ کہ کسی کی دھم لے کر اسے سب قرضوں کا مالک بن جائے۔ اور میں کہ ایک مرد کو سب قرضوں کی دھم سے لڑنے کا

کی صورت میں ایک ہی طرح کی چیزیں ہوں گے۔

⑤ "المصنف" لميلرز إلى: 191/0

فتاویٰ  
ارکانِ اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

## تاليف

**المسألة الأولى**

مَنْ كَانَ صَالِحًا سَلَاحُ الْعُجَمَاءِ

**ترجمہ**

مولانا محمد خاں الدین

وہابیوں کا کہنا ہے کہ ان کے پاس اس کی کاپی ہے۔



وزار اسلام

☆ دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا میں تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا تمہیں نہ سکھاؤں؟ کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے۔ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، نادانستہ یا دانستہ کئے ہوئے چھوٹے یا بڑے، پوشیدہ یا ظاہر، دس کام یہ ہیں پھر آپ ﷺ نے صلوٰۃ التبیح کی تفصیل بیان فرمائی (سنن ابوداؤد، جلد اول، باب صلوٰۃ التبیح، حدیث 1283، ص 482، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

☆ اس حدیث شریف کو امام ابوداؤد کے علاوہ ابن ماجہ، بیہقی، حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔



## سعودی مفتی کے نزدیک تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا بدعت ہے

حالات قرآن کی باتیں 306

دیر اس وقت شروع ہے جب نفل کے بعد خلوہ اپنی بیوی کی رحمتی کی گھر لے کر آئے۔ جب نبی ﷺ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اپنی شادی کی خبر دی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: "دیر کہ وہ ایک بکری ہی ہو۔" خود رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے موقعوں پر دیر کیا ہے۔

فتم قرآن کی مجلس سے دیر کرنا یا قریب سفر کرنا نبی ﷺ یا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے متصل نہیں ہے۔ اگر انہوں نے کیا کیا ہو تو کسی حدیث میں ضرور اس کا ذکر آتا جس طرح کہ دوسرے احکام شریعت ہم تک پہنچے ہیں۔ لہذا فتم قرآن کی مجلس سے دیر یا قریب کرنا بدعت ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے اس کام (دین یا دنیا کی کسی چیز) کو دیر کیا جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ باطل قبول ہے۔" اور فرمایا: "جس نے کوئی کام کیا جس پر خدا سزا دے گا وہ نہیں تو وہ (میں) مولا ہے۔"

وَبَارِكْ لِلتَّوْفِيقِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

المسجد العباسی، دکن: مہادیوی قیود، دکن: مہادیوی قیود، مہادیوی قیود، مہادیوی قیود

نوبت (۱۴۳۰ھ)

تراویح میں فتم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا

■ محرم طلعہ دین اندر جو ذیل مسئلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے تراویح میں قرآن فتم ہونے پر کوئی کلمہ پڑھنے کی چیز یا مٹھائی تقسیم کی تھی؟ کسی مٹھائی، پھول، پتی یا کسی مٹھائی میں سے کسی نے کیا کیا؟ اگر یہ کام غیر حقون میں ہو جائے ہے تو ہمیں کلب کا نام "بلد" طرہ اور طلع سے مطلع فرمائیں۔ اگر چہ میں تو ہمیں دلیل بتائیں کہ کیا یہ کام شرعاً جائز ہے جب کہ پانچویں سے کیا جائے اور یہ کام کرنے والا کلمہ پڑھنے کی اس چیز کا اس مٹھائی کو حرم کہتا ہے؟

■ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَرَحْمَۃُہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ:

ہماری معلومات کے مطابق نبی ﷺ یا کسی مٹھائی، پھول یا نام سے یہ چھٹ نہیں کہ جب تراویح میں قرآن فتم کرنے کے وقت کلمہ پڑھنے کی چیز یا مٹھائی تقسیم کرتے تھے اور اس کام کو محرم سے ہوا کرتے تھے۔ کہ یہ ہی لکھنا بدعت ہے کہ کہ یہ ایک مہلت کے بعد عمل میں لایا جاتا ہے اور اس مہلت کی وجہ سے اور اس کے وقت کے مطابق کی جاتی ہے اور دین میں لکھا ہونے والی ہر بدعت گمراہی ہے کہ اس سے شریعت پر عمل ہونے کا حکم لگایا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا دِينَهُمْ بِدِينِ الْآخَرِينَ﴾ (المائدہ ۴۸)

میں نے تہذیب کے لئے خدا دین عمل کرنا اور تم پر اپنی نعت پوری کر دی اور تہذیب کے لئے اسلام کو ہمارے دین پسند فرمایا۔

حضرت عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اس سے دلوں میں خوف پیدا ہو گیا اور انہیں ایک بار ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کہا ہے کہ یہ اللہ کے دے کی صحت ہے تو آپ ہمیں کوئی (نقص) دیکھتے فرمائیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

تألیف:   
محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ

مولانا محمد عارف الرحمن

مفتی اعظم پاکستان



دارالاسلام  
کتب خانہ دارالاسلام



سعودی مفتی کے نزدیک تدفین کے بعد ہاتھ اٹھا کر میت کیلئے اجتماعی دعا مانگنا بدعت ہے

331

دعا میں بدعت

تقریباً ۱۸۱۳ھ

افضل ترین ذکر

۱۲۰ کیا ذکر اس طرح کرنا مشروع ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۲۱ حکم ہے؟

۱۲۲ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَخُفَّةٌ وَالْعُلُوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَعْلُوَّةُ  
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کی گواہی دعا فرض ہے اس کے بغیر انسان سلفی نہیں  
ہوگا اور صرف لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا بدعت اور ٹوٹ کا پتہ ہے۔ کیونکہ شریعت نے اس ذکر کی ترغیب دہلی ہے اور یہ  
نبی ﷺ اور سلفہ تمام انبیاء علیہم السلام کا افضل ترین ذکر ہے۔ بقی رہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو دیکھنا ہمارے  
بیٹ انہی الفاظ کے ساتھ ذکر کرنا تو یہ شریعت میں نہیں آیا اور بھڑکی ہے کہ صرف وہی عمل کیا جائے جو شریعت میں ہے اور  
اسی ذکر پر اکتفا کیا جائے اس کے علاوہ ہر وقت نبی ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔  
وَبِطَائِفِ التَّوْفِیْقِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِیْنَا مُحَمَّدٍ وَآلِیْهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
المجلسۃ المسلمۃ، دکن: مہادیسی محمد، مہادیسی فہران، قتب مدور، مہادیسی مثنوی، مدور، مہادیسی ہی ۲

## فتاویٰ ارکان اسلام

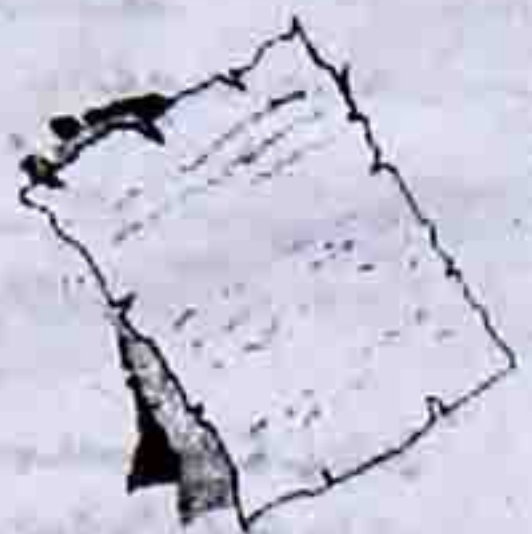
عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ (۱۳۷۱ھ)

میت کے دفن کے بعد مل کر دعا کرنا

۱۲۳ جب کئی شخص فوت ہوئے ہیں اس کے فصل کا جس اہتمام کیا جاتا ہے اور میت کو قبر میں لے جانے سے پہلے  
لوگ میت کے لئے دعا کرتے ہیں اور قبر کے پاس جگہ پڑھا جاتا ہے۔ جتنی پڑھ کر دعا کرتے ہیں تو لوگ ہر میت کے  
لئے دعا کرتے ہیں اور میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ جب قبر میں اہل دی جاتی ہے اور اچھی طرح لپک کر دی جاتی ہے  
اور اس پر پانی پڑھا جاتا ہے اور قرآن کی کئی سورت پڑھی جاتی ہے پھر آخر میں لوگ تیسری بار دعا کرتے ہیں کیا یہ اور  
درست ہیں؟

۱۲۴ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَخُفَّةٌ وَالْعُلُوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَعْلُوَّةُ  
میت کو فصل سے اگلی پہلے وقت یا کسی بھی دوسرے وقت میں میت کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دعا  
سے میت کو قیامت ہوگا ہے۔ لیکن اگر دعا نہ ہو تو دعا اور ہاتھ اٹھا کر دعا تو یہ بدعت ہے۔ ہمدی سطوت کے مطابق  
شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ بدعت دینی کے بعد اہل بیت کا دعا کرنا مشروع ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے بدعت ہے  
کہ آپ ﷺ میت کو دفن کر کے دعا کرتے ہیں تو جس رکعت اور کتنی  
اَسْتَغْفِرُكَ لَا أُجِیْبُكَ وَلَسْنَا لَوْ لَا اَنْتَ تَشْفِیْنَا الْاَنَّا نَشْفِیْكَ  
میں دعا کرنے کے لئے دعا کرنا اور اس کے لئے (اللہ تعالیٰ سے) بدعت قوی کا سوال کہ آپ اس سے سوال کیا  
۲۱۰۰

تالیف  
مفتی محمد صالح المنجد  
ترجمہ  
مولانا محمد خالد سنیت  
مفتی محمد صالح المنجد



دارالاسلام  
مفتی محمد صالح المنجد



سعودی مفتی کے نزدیک قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کرنا بدعت ہے۔ (حاجہ اللہ)

لہذا کے مسکن

340

اور فرمایا

﴿ وَمَا أَلْهَىٰ عَنْكُم مَّا رَجَعْتُمْ سَاءَ النَّاسِ ۚ يَوْمَ تُبْعَثُونَ ۚ هُوَ الَّذِي يَلْقَىٰ تِلْكَ الْأُمَّةَ ۙ  
الَّتِي رَجَعْتُمْ ۖ تَبِيعْتُمْ مَّا كُنْتُمْ قَوْمَانِ ۝ ﴾ (النمل: ٢٦-٢٧)

”اور وہی تو ہے جرات کو (سوائے کی حالت میں) انھاری دوا یعنی کر لینا ہے اور جو کچھ دن میں کرتے ہو اس کی خبر رکھتا ہے پھر جس دن کو اٹھا رہا ہے تاکہ (اسی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی امت میں پوری کر دی جائے پھر تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اس روز) وہ تم کو تھکادے عمل جو تم کرتے رہے ہو (ایک ایک کر کے بتائے گا۔“

میں غم شریعت یہ ہے کہ میت کو انہی پہلو پر قبلہ رخ کیا جائے۔ سائن نے جہاں مشاہدہ ذکر کیا ہے شاید وہ کچھ لوگوں کی جہالت کا شاخسانہ ہو نہ مجھے کبھی معلوم کہ اہل علم میں سے کسی نے یہ کیا ہو کہ میت کو پشت کے بل لایا جائے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ دیے جائیں۔

قبروں پر قرآن مجید پڑھنا اور دعا کرنا کیسا ہے؟

(سوال) قبروں پر قرآن مجید پڑھنے قبر کے پاس میت کے لیے دعا کرنے اور قبر کے پاس انسان کے خود اپنے لیے دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ۔ (۱) قبروں پر قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے کیونکہ نبی ﷺ اور حضراتِ مطہرہ کرام علیہم السلام نے ایسا نہیں کیا ہے اور جب نبی ﷺ اور حضراتِ مطہرہ کرام علیہم السلام نے ایسا نہیں کیا تو ہمیں اپنی طرف سے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حجِ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

وَكُلُّ مُخْتَلِفٍ إِنْجَاءٌ، وَكُلُّ بِذَنْبٍ خَلَاةٌ وَكُلُّ خَلَاةٍ فِي الْكَلْبِ لِمَنْ قَالَهُ، الْعَيْنُ، باب  
كَلْبَةُ الْعَبْدِ، ح: (١٥٧٩)

”ہر نیک کام چہت ہے اور ہر بد چہت خطا ہے اور ہر خطا (دور رخ کی) آگ میں لے جانے کی۔“  
مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ مسک صالحین صحابہؓ، فضلاء تابعین کرامؓ کی افواہ کر میں تاکہ خیر اور ہدایت پر ہوں کیونکہ نبیؐ نے فرمایا ہے:

إِنْ خَيْرَ الْحَبِيبِ يَكْبُ الْهِ وَخَيْرَ الْفَنِي مَنِّي مُعْتَدٍ لِمَا سَمِعَ، فَصَلِّ  
لَعْنَةُ الصَّلَاةِ وَالْعِلَّةِ، ح: (٨٦٧)

"ہمارے اعلیٰ کی کتاب ہمارے اعلیٰ کا لفظ ہے"

قبر کے پاس صبح کے لیے دعا کرنے میں کوئی منع نہیں۔ انسان قبر کے پاس کھڑا ہو جائے اور صاحب قبر کے لیے جراثیمی سے لکھن ہو دعا کرنے لگا۔ اے عطا اے عقل دے اے عطا اس پر عمل فرما اے عطا اے جنت میں داخل فرما دے اے عطا اس کی قبر کو کشادہ فرما دے وغیرہ۔

فتاویٰ  
ارکانِ اسلام

مالیہ

مَوْلَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ

مولانا محمد قاسم الدین



دار السلام  
کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی



## سعودی مفتی نے المدد یا رسول اللہ ﷺ پکارنے کو شرک اکبر (سب سے بڑا شرک) قرار دے دیا (معاذ اللہ)

### توحید کا قلعہ

علماء کرام کی جماعت

حسن التوحید باللہ الارویہ



#### توحید کا قلعہ

کچھ جاننے والے ہیں کہ وہ تمام صحیح، واضح، اور غیر اللہ کی قسم کی حرمت، اور اس کے حرام و شرک کام ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث کی کثرت کرتے ہوئے اسی ایک شاذ روایت سے چٹ جائے۔

امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابودقاس سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے (لات) اور (عزی) کی قسم کھائی، پھر نبی ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم کو: "لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَخَلْقُ لاَ شَرِکَ لَہٗ، لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہٗ الْعِزَّةُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ لَّبِیْرٌ"۔

یہ دعا پڑھ کر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے، اور اللہ کے واسطے سے مردود شیطان سے پناہ مانگو، اور پھر وہ بارہ اس طرح کے شرک کی کلمات پٹا رہا تو پناہ ملا۔

مذکورہ بالا الفاظ نبوی کے ذریعہ غیر اللہ کی قسم کی شدید حرمت، اور اس کا شرک شیطانی دوسرے ہونا ثابت ہوتا ہے، اور اس میں واضح طور پر وہ بارہ اس عمل کے خلاف سے منع کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دین میں

#### توحید کا قلعہ

مفت، اور نیت و عمل کی درستگی عطا فرمائے، اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات نفس کی بے پروی، اور شیطان کی گمراہیوں سے اپنی پناہ میں رکھے، یقیناً وہ اللہ سننے والا قریب ہے، اللہ ہماری اور آپ کی حفاظت فرمائے۔  
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ  
رسول اللہ ﷺ سے

مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت

مطلوبہ ہم بہت سے لوگوں کو "مدد یا رسول اللہ"، "مدد یا نبی اللہ" کے کلمات پکارتے ہوئے سنتے ہیں، بشریت اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی نے اس کے جواب میں فرمایا:

مدد یا نبی اللہ، مدد یا رسول اللہ، کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے، اس عمل کا معنی نبی ﷺ سے مدد طلب کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صحابہ اور ان کے قریبی اقارب پر پلٹنے والے علماء اہل سنت والجماعت تمام اس بات پر اتفاق ہیں کہ مردوں کو پکارنا انبیاء علیہم السلام واجب تو نہیں مگر فرشتے اور

سنیوں اسعودی مفتی نے تمہیں سب سے بڑا شرک کہا ہے، کیا اب بھی ان کے پیچھے نماز پڑھو گے؟



سعودی مفتیوں کے نزدیک آیہ الکہر سی لکھ کر گاڑی میں اس نیت سے لگانا کہ گاڑی مصیبت سے محفوظ رہے گی، شرک کی قبیل سے ہے

۱

توحید کا کلمہ

توحید کا کلمہ

۸

شرک یہ جہاز پھونک رہا ہے جو ہم لکھ رہے ہیں اور غیر مسلم کلمہ میں نہ آنے والی عبارتوں پر مشتمل ہوں اور بیماری کے اکتشاف یا جادو جہاز نے ہاتھوں میں بنانے میں جنوں سے مدد طلب کی گئی ہو۔ اور تھوڑے گنڈے سے مراد وہ دھاکہ یا ٹھری ہے جو کسی انسان یا جانور کو لٹا دی جائے اگر ان میں کتاب و سنت کے معانی بدرجہ حق میں لکھی ہوئی ہوں تو وہ اہل علم کے اتفاق کے ساتھ جائز نہیں ہیں بلکہ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق کتاب و سنت کی دھماکوں پر مشتمل تھوڑے بھی درست نہیں ہیں کیوں کہ یہ شرک کے اسباب میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہاز پھونک تھوڑے اور محبت کا ستر یہ سب شرک ہیں۔"

۱۔ حالت کے لئے گمراہ گاڑی میں رکھنا قصداً درست نہیں ہے، جس نے کوئی چیز نکالی وہ اسی کے پروردگار کا کیا؟ (امام ترمذی حاکم)۔ ۲۔ کسی شخص کو حصولِ ترک کے لئے پھونپا اور خوشی اور غمروں وغیرہ سے ترک حاصل کرنا توحید کے معانی ہے اس سے توحید بگڑتی ہو اس میں خرابی پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ خانہ کعبہ کو شرک کیلئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا: "بجگ میں جانا ہوں کہ تو ایک حجر ہے تو کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو جھپٹ لیا ہوتا تو مجھے بوسہ دیتا۔"

۳۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اولیاء، شیطانوں اور جنوں وغیرہ کے نام پر جانور ذبح کرنا تا کہ ان کو راضی کر کے ان سے نفع حاصل کیا جائے اور ان کے شر سے بچا جائے توحید کے معانی شرک اکبر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہیں اللہ کے نام

اسی طرح کسی کاغذ تانے یا لوہے کے ٹکڑے پر اللہ کا نام یا آیت الکرسی لکھ کر گاڑیوں میں لٹکا دینا یا قرآن شریف گاڑی کے اندر اس اقتدار سے رکھنا کہ اس سے گاڑی ہر طرح کی آفت و بلا اور خطرہ وغیرہ سے محفوظ رہے شرک کی قبیل سے ہے۔ اسی طرح پھیل کی کھل کا کوئی لٹایا یا اس آٹھ کی کھل کا خطرہ



☆ سعودی مفتیوں کے نزدیک خانہ کعبہ کو تمکک کے لئے چھوٹا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے توحید بگڑتی ہے (معاذ اللہ) جن کے نظریات ایسے ہوں۔ کیا یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے وفادار ہو سکتے ہیں؟



سعودی مفتیوں نے حرمین شریفین میں فساد برپا کرنے والے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو  
شیخ الاسلام اور قدس اللہ روحہ لکھا (معاذ اللہ)

۹۷

**توحید کا کلمہ**

فَلَا تُعْبَدُ لَهُ وَفَرِيكَ لَهُ وَأَنْ تُعْبَدَ لَهُ وَفَرِيكَ لَهُ. أَنَا مُعْبَدُ  
 شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب قدس اللہ روحہ کی کتاب توحید کا کلمہ  
 کتاب التوحید کے مختلف موضوعات کی شرح ہم پہلے کرچکے ہیں چنانچہ  
 ہم نے اس کتاب کی شرح میں پوری وضاحت کے ساتھ مفصل نفع علی  
 مطبوعات درج کی ہیں جو علم واصل سے قطعی رکھے والوں کیلئے فائدہ  
 دہ مضید اور استاذہ کیلئے فن تدریس میں محسن و مددگار ثابت ہو سکے  
 لہذا اخت ترین ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ طبع کرا کے  
 شہر عام پر لایا جائے، اور اس بارے میں نے مناسب سمجھا کہ اہل سنت  
 والجماعت کے محل مقام اصول و فروع پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ بھی  
 شامل کروں، میں اللہ سے دعا کہ اس سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں۔  
 اہل سنت والجماعت اللہ۔ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں  
 آخرت کے دن اور ابھی بری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں، اور اس بات کی  
 کو ای دیتے ہیں کہ اللہ سنانہ تعالیٰ ہی پروردگار عبادت کا سزاوارد معبود  
 صفات کمال میں یکساں اور بے مثل ہے، چنانچہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ

۹۸

**توحید کا کلمہ**

فَلَا تُعْبَدُ لَهُ وَفَرِيكَ لَهُ وَأَنْ تُعْبَدَ لَهُ وَفَرِيكَ لَهُ. أَنَا مُعْبَدُ  
 شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب قدس اللہ روحہ کی کتاب توحید کا کلمہ  
 کتاب التوحید کے مختلف موضوعات کی شرح ہم پہلے کرچکے ہیں چنانچہ  
 ہم نے اس کتاب کی شرح میں پوری وضاحت کے ساتھ مفصل نفع علی  
 مطبوعات درج کی ہیں جو علم واصل سے قطعی رکھے والوں کیلئے فائدہ  
 دہ مضید اور استاذہ کیلئے فن تدریس میں محسن و مددگار ثابت ہو سکے  
 لہذا اخت ترین ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ طبع کرا کے  
 شہر عام پر لایا جائے، اور اس بارے میں نے مناسب سمجھا کہ اہل سنت  
 والجماعت کے محل مقام اصول و فروع پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ بھی  
 شامل کروں، میں اللہ سے دعا کہ اس سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں۔  
 اہل سنت والجماعت اللہ۔ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں  
 آخرت کے دن اور ابھی بری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں، اور اس بات کی  
 کو ای دیتے ہیں کہ اللہ سنانہ تعالیٰ ہی پروردگار عبادت کا سزاوارد معبود  
 صفات کمال میں یکساں اور بے مثل ہے، چنانچہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ

**توحید کا قلعہ**

علماء کرام کی جماعت

حسن التوحید بالحق الأبدی



دار الفکر

دار القاسم

☆ یاد رہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنے وقت کے امام، امام شامی علیہ الرحمہ نے ظالم، جابر اور قاتل لکھا ہے



## حرف آخر

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام عقائد و نظریات دیوبندی، جماعت اسلامی، غیر مقلد الہمدیث اور سعودی نجدی مکاتب فکر کے اکابرین اور پیشواؤں کی مستند کتابوں سے درج کئے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لئے اصل کتاب کا ٹائٹل صفحہ اور گستاخانہ عبارت والے صفحہ کا اصل عکس بھی ساتھ دے دیا ہے۔

تعصب اور بغض کی عینک اتار کر ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان جب اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ بظاہر کلمہ پڑھنے والوں، نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج کرنے والوں، قرآن مجید پڑھنے والوں، تبلیغیں کرنے والوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کرنے والوں اور بظاہر مذہبی حلیہ بنانے والوں سے ہمارا آخر اختلاف کیا ہے؟

اختلاف حلوے اور ماٹھے کا نہیں، اختلاف ڈیڑھ انچ کی مسجد کا نہیں، اختلاف مذہبی دکانداری چکانے کا نہیں، اختلاف کسی ذاتی بغض و عناد پر مبنی نہیں بلکہ دیوبندی، وہابی، الہمدیث اور سعودی نجدیوں کا ہم اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا اختلاف ان کی گستاخانہ عبارتیں ہیں جو کہ اب تک کتابوں میں شائع ہو رہی ہیں۔

گستاخیاں تو اکابر دیوبند و الہمدیث و نجدی نے کیں مگر موجودہ دور کے دیوبندی، الہمدیث اور سعودی نجدی اس لئے مجرم ہیں کہ وہ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کو اپنا پیشوا، رہنما اور عالم مانتے ہیں اور ان کی گستاخانہ کتابوں کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ یہی ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے۔

میں کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص آپ کے والدین کے تعلق ایسی باتیں کہے تو کیا آپ اس سے تعلق رکھیں گے؟ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ اس سے میل ملاپ پسند کریں گے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!!

یاد رکھو! ہمارے والدین سے زیادہ عظمت ہمارے آقا ﷺ کی عظمت ہے۔ ان کی عظمت و شان پر ہمارے ماں باپ قربان! کیا اس رسول ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور دم بھرنا ہمیں ان گستاخوں سے تعلقات، محبت، میل ملاپ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے پر کیسے آمادہ کرتا ہے؟

اگر کرتا ہے تو ذرا سوچو اس محبت میں ضرور نقص ہے۔ کیونکہ محبت تو اپنے محبوب کی طرف سے انکی اٹھانے والے کو بھی پسند نہیں کرتا، پھر تم کیسے عاشق رسول ہو؟ ذرا سوچئے.....!!!

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ آخر اختلافات کی بنیاد کیا



ہے؟ آپس میں فساد کروانا مقصد نہیں ہے۔ صرف اور صرف بد مذہبوں کی گستاخیوں سے پردہ اٹھا کر ان کے عقائد باطلہ اور عقائد فاسدہ سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق سرور کونین ﷺ نے چودہ سو سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔

حدیث شریف: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد میری امت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔ (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 2469، ص 434، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لمثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہے؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے، اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ ”ہدنة علی دخن و جماعة علی اقلء فیہا اولیہم“ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ”الہدنة علی الدخن“ کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جھے ہوں گے، اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مرجاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی چھری کرو (ابوداؤد، کتاب الفتن، حدیث 4236، ص 595، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

معلوم ہوا کہ ہر قرآن پڑھنے والا، ہر تبلیغ کرنے والا اور مذہبی حلیہ والا صراطِ مستقیم پر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عقیدہ اہلسنت پر زندہ رکھے اور اسی عقیدہ پر موت عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین

**اہم بات:** اے بھولے بھالے مسلمانو! بد مذہب کبھی بھی کھلم کھلا ان عقائد کا اظہار اور پرچار نہیں کریں گے کیونکہ اگر انہوں نے اس طرز عمل کو اپنایا تو کوئی مسلمان ان کے قریب نہیں آئے گا۔ ان کا کام شہد دکھا کر زہر کھلانا ہے۔ مطلب یہ کہ پہلے وہ آپ سے دوستی کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات آپ کو بتائیں گے پھر جب آپ ان کے بالکل قریب ہو جائیں گے تو یہ لوگ آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔



## اتحاد امت کے لئے چند تجاویز

آج کا یہ دور نفسا نفسی کا دور ہے۔ ہر طرف پریشانیاں، مصیبتیں منڈلا رہی ہیں، ہر کوئی مصیبت زدہ ہے، دھنی پریشانی کے ساتھ ساتھ مالی الجھنوں کا بھی شکار ہے۔ سب کا سب وبال کمزور ایمان اور شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔

اس لئے عالم کفر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور شرک و بدعت کے فتوؤں کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ کیوں نہ ہم ان چند اصولوں پر چلیں تو ہم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک اور قادر مطلق ماننا کہ وہ اپنے ہر نیک بندے کو جو چاہے علم، کرم، فضل، حیات اور بلندی کے خزانوں سے مالا مال کر سکتا ہے۔

2۔ سرکارِ اعظم ﷺ کو نبی آخر الزماں اور ہر عیب سے پاک ماننا، آپ ﷺ کی حیات میں، علم غیب میں، آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز میں کبھی عیب نہ نکالنا بلکہ ادب کا لحاظ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی عطاء سے با اختیار ماننا

3۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں کسی قسم کے نازیبا الفاظ کے استعمال سے گریز

4۔ حسنین پر یزیدیت کو فوقیت نہ دی جائے، یزید کو آڑ بنا کر اہل بیت اطہار پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

5۔ ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، امام شافعی علیہ الرحمہ، امام مالک علیہ الرحمہ، امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ سمیت کسی بھی امام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور نہ ہی ان کے فقہ پر کچھڑا چھالا جائے۔

6۔ اولیاء کرام چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے درجے پر ہوں، ان کی شان میں یا ان کے مزارات کے بارے میں کوئی زبان درازی نہ کی جائے جو لوگ مزارات پر خلاف شرع عمل کرتے ہیں، وہ غلط ہیں۔ با ادب حاضری دینے والوں پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

اسلام سب سے محبت کا درس دیتا ہے، کسی سے بھی بغض و عداوت یا کسی قسم کی انگلی اٹھانے کو منع کرتا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے بعد عمل کا کام شروع ہو جاتا ہے کیونکہ عقیدہ بنیاد ہے اور عمل اس کی منزلیں ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ان تمام فرائض پر سختی سے عمل کیا جائے، گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو، جس قدر ہو سکے، اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ جہاں غفور الرحیم ہے وہیں جبار و قہار بھی ہے، اس کی پکڑ بڑی شدید ہے، اس سے ہمیں ڈرنا چاہئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود بھی نیک عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ خود بھی اچھے عقیدے کا علم سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں، اگر ہم ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا نہ ہوئے تو قیامت کے دن تپتی ہوئی زمین پر اپنے رب جلالت کو کیا جواب دیں گے؟

موجودہ حکومت اگر فتنہ و فساد کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ اب تجاویز پر عمل کروائے تاکہ مسلمان اسلام کی حقیقی خوشبو کو پا سکیں اور جو اخبارات، پریس اور کتب خانے اہل اللہ کی گستاخیوں پر مضامین اور کتب شائع کرتے ہیں، ان پر پابندی عائد کرے، ان پریس کو سیل کرے۔ اگر حکومت مخلص طریقے سے یہ کام کرنے کو تیار ہے، تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔



## مصنف کی دیگر کتب



دو فتنے

شیخ امین ادریسی کا تعارف

ملک بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں

# مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بزمِ اللہ مسجد - کھارادر - کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>